﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 20 — جمعۃ المبارک 10/مئی 2013ء — 29/جمادی الثانی 1434 ہجری قمری — 10/ہجرت 1392 ہجری شمسی — شمارہ 19

مشکل کشائی کی دعا

حضرت عائشہؓ نے آنحضرت ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اے اللہ تجھے تیرے طاہر اور طیب اور مبارک نام کا واسطہ جس کا حوالہ دے کر دعا کی جائے تو تُو اسے قبول کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ تیرے سے مانگا جاتا ہے تو تُو عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ تجھ سے رحمت طلب کی جائے تو تُو رحم فرماتا ہے اور جب مشکل کشائی کا تقاضا کیا جائے تو تُو مشکلات دور فرماتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء، باب اسم اللہ الاعظم حدیث نمبر 3849)

جلسہ کی غرض حصول تقویٰ ہے۔تقویٰ ہر فتنہ سے بچنے کے لئے حصن حصین ہے۔جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی ہو۔

نماز کو چھوڑ کر ذکر الٰہی کوئی چیز نہیں۔ یہ بھی درست نہیں کہ نماز کافی ہے اور ذکر الٰہی کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ نماز تو ذکر الٰہی کی عادت ڈالتی ہے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرو۔ حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ خلافت کا دائمی نظام بھی حبل اللہ ہے۔ اس رسّی کو پکڑنے والا وہ ہے جو عبادت کی طرف توجہ کرتا ہے۔ خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔

آج اُمّت مسلمہ میں صرف جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کی وجہ سے محبت و پیار کا نمونہ پیش کر رہی ہے۔

حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 24 جولائی 2009ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُر حکمت نصائح پر مشتمل افتتاحی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ-
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ -اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ-صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ
غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے انعقاد کی جو اغراض بتائی ہیں اُن کو اگر مختصر الفاظ میں بیان کیا جائے تو وہ تقویٰ کا قیام ہے۔

تقویٰ کیا ہے؟ لغات میں لکھا ہے کہ اس کے معنی ہیں ''اپنے آپ کو گناہوں اور مشکلات سے بچانا''۔ تقویٰ کو اس طرح بھی واضح کیا گیا ہے کہ ایک شخص جو کانٹے دار جھاڑیوں میں سے گزر رہا ہو اور ہر ممکن کوشش کر رہا ہو کہ اُس کے کپڑے ان کانٹے دار جھاڑیوں میں اُلجھ کر پھٹنے سے بچ جائیں۔

ایک عرب شاعر نے اس کو یوں بیان کیا ہے ؎

خَلِّ الذُّنُوْبَ صَغِیْرَهَا
وَ کَبِیْرَهَا ذَاکَ التُّقٰی
وَاصْنَعْ کَمَاشٍ فَوْقَ
اَرْضِ الشَّوْکِ یَحْذَرُ مَا یَرٰی
لَا تَحْقِرَنَّ صَغِیْرَۃً
اِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحَصٰی

(تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر جلد اول صفحہ 75 زیر آیت سورۃ البقرۃ آیت 3 دارالکتب العلیمۃ بیروت 1998ء)

یعنی ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے بچو یہ تقویٰ ہے۔ اور اس طرح عمل کرو جس طرح وہ شخص احتیاط کرتا ہے جو کانٹے دار جھاڑیوں کے درمیان چل رہا ہو اور اُس چیز سے محتاط ہو جسے وہ دیکھتا ہے۔ چھوٹے گناہوں کو بھی معمولی نظر سے نہ دیکھو کیونکہ پہاڑ بھی چھوٹے کنکروں سے اور پتھروں سے مل کر بنتے ہیں۔

پھر ایک لغت مفردات میں لکھا ہے کہ کبھی کبھی تقویٰ اور خوف ایک دوسرے کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ (معجم مفردات الفاظ القرآن لامام راغب زیر مادہ ''وقی'')

جیسا کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ (البقرۃ:282)۔ اُس دن سے ڈرو جب تمہیں اللہ کے حضور لوٹایا جائے گا۔ پھر ایک جگہ فرمایا۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران:103)۔ یعنی اللہ سے ڈرو، جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ساتھ ہی فرمایا وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران:103)۔ اور نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پوری طرح فرمانبردار ہو۔ یعنی اس بات کا خیال رکھو کہ تمہیں فرمانبرداری کی حالت میں موت آئے۔ موت کے آنے کا وقت تو کسی کو نہیں پتہ۔ پس اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے ہمیشہ تقویٰ کی راہوں پر چلو۔ کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اُس کے احکامات سے دور لے جانے والا اور غافل کرنے والا نہ ہو۔ اور یہ اُسی وقت ہوسکتا ہے کہ اس بات پر کامل یقین ہو کہ موت کے بعد میں پوچھا جاؤں گا، میری جواب طلبی ہوگی۔ اور جب اس بات پر یقین ہوگا تو تقویٰ پر چلنے اور کامل فرمانبرداری دکھانے کی ایک مومن کوشش کرے گا اور کرتا ہے۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ میں جہاں ہمیں اس طرف توجہ رہتی ہے کہ ہم اپنے مقصدِ پیدائش کو سامنے رکھیں اور جو ہمارے فرائض ہیں اُنہیں ادا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں، وہاں اس طرف بھی توجہ جاتی ہے کہ اگر ہم اس کوشش کی طرف قدم بڑھانے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کا رحم اور بخشش ہمارے شامل حال ہوگی۔

ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے اُس کو دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب دوں گا۔ اور اگر برائی کرتا ہے تو اُس برائی کے برابر جزا دوں گا یا اُسے بخش دوں گا۔ اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب آتا ہے مَیں ایک گز اُس کے قریب ہوتا ہوں۔ اور جو ایک گز میرے قریب ہوتا ہے، مَیں دو گز اُس کے قریب ہوتا ہوں۔ اور جو میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے، مَیں اُس کے پاس دوڑتے ہوئے جاتا ہوں۔ اور اگر کوئی شخص دنیا بھر کے گناہ لے کر میرے پاس آئے گا بشرطیکہ اُس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو مَیں اُس کے ساتھ اتنی ہی بڑی بخشش اور مغفرت سے پیش آؤں گا اور اُسے معاف کردوں گا۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء ...... باب فضل الذکر والدعاء ......حدیث:2687)

پس یہ کوشش ہے جو ہر مومن کو کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے۔

اس بارے میں ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کرنی چاہئے اور کبھی نافرمان نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیشہ اُس کا شکر گزار ہونا چاہئے اور کبھی ناشکر گزار نہیں ہونا چاہیے۔ اور ہمیشہ اُس کو یاد رکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کو بھولنا نہیں چاہئے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی جلد 9 صفحہ 92 من مناقب ابن مسعود حدیث 8502 مطبوعہ داراحیاء التراث 2002)

یہ معیار ہیں جو تقویٰ کے بڑھانے کا باعث بنتے ہیں۔ اگر یہ باتیں ہمارے پیشِ نظر رہیں اور ہم خدا تعالیٰ کی طرف نہ صرف یہ کہ چل کر جائیں بلکہ دوڑ کر جائیں اور اُس کی رضا کے حصول کی کوشش کریں، اُس سے چمٹنے کی کوشش کریں تو پھر خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنے بندے سے بے انتہا بخشش اور مغفرت کا سلوک فرمائے گا۔

پس ہم میں سے ہر ایک کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کامل فرمانبردار بنے۔ شکر گزاری کے جذبات سے ہمیشہ بھرے رہنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کے بیشمار انعامات کو ہمیشہ یاد رکھے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہوئے اُس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھنے کی

کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَر۔ یعنی اللہ کی یاد یقیناً سب کاموں سے بڑی ہے۔ اور آیت کا یہ حصہ کہ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران: 103) اور نہ مرومگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو، کا بھی یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد ہمیشہ تمہارے پیشِ نظر رہے کیونکہ سب سے بڑی چیز یہی ہے جس کے حصول کی تمہیں کوشش کرنی چاہئے۔ اور جب تک اللہ تعالیٰ کی یاد ہمیشہ ہمیں ہر چیز سے مقدم نہ ہو، نہ ہی ہم کامل فرمانبردار ہو سکتے ہیں، نہ ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اُس کی طرف قدم بڑھانے والے کہلا سکتے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ موت کے وقت کا کسی کو علم نہیں اور جب علم نہیں تو مرنے کے بعد سوال جواب، جزا سزا کا خوف ایک مومن بندے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تقویٰ پر قدم مارنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور توجہ دلانے والا ہونا چاہئے۔ اور جب یہ خوف ہوگا اور اپنی بساط کے مطابق عاجز بندہ اپنے خدا کو یاد کرنے کی کوشش بھی کر رہا ہو گا تو خدا جس کی رحمت ہر شے پر حاوی ہے اُس بندے کو موت بھی اُس وقت دے گا جب وہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور بخشش سے حصہ پانے والا ہوگا۔

پس اللہ تعالیٰ نے اپنی بے انتہا وسیع رحمتوں کے اعلان کے باوجود جب عبادات اور اعمالِ صالحہ بجالانے پر قرآنِ کریم میں کثرت سے زور دیا ہے تو وہ اس لئے ہے کہ انسان اپنی سی کوشش جو کر سکتا ہے وہ کرے پھر بخشش اور مغفرت کے سامان اللہ کی رحمت اور فضل سے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی غلطیوں اور گناہوں کی اُس کے برابر سزا دیتا ہے جتنی غلطیاں ہوں۔ لیکن فرماتا ہے نیکیوں کی جزا دس گنا بلکہ سینکڑوں گنا تک بھی دے دیتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا وارث انسان اپنے نیک اعمال کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی وسیع تر رحمت اور فضل سے ہوتا ہے۔ لیکن اس کے لئے کوشش اور نیک نیتی سے کوشش کرنا انسان کا کام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ دلوں کو خوب جانتا ہے۔ اس لئے انسان کو اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے دلوں کے جائزے بھی لینے چاہئیں۔ اور یہ کوشش اُس وقت ہوگی جب دل میں تقویٰ ہوگا۔ یہ جائزے اُس وقت ہوں گے جب تقویٰ کی طرف قدم بڑھ رہے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقویٰ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''قرآنِ شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے۔ اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے''۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

پھر فرمایا: ''عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 50۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

اس زمانے میں چاروں طرف دنیا داری اور فتنوں کا زور ہے۔ بعض فتنے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر دین کے نام نہاد عالموں نے اس لئے برپا کئے ہوئے ہیں کہ تقویٰ کی کمی ہے۔ آج پاکستان دیکھ لیں، افغانستان دیکھ لیں، یہی کچھ ہے۔ مسلمان کہلانے کے باوجود مذہب کے نام پر جتنا خون کیا جا رہا ہے وہ سب اسلام کے نام پر دھبہ ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا کہ اسلام جو پیار اور محبت کا مذہب ہے اس کو ایک شدت پسند مذہب کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے اور مخالفینِ اسلام اس بات سے ناجائز فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ پس آج وہ احمدی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی توفیق پائی ہے، آپؑ کی تعلیم کی روشنی میں تقویٰ کے مضمون کو سمجھتے ہوئے اس حصنِ حصین اور مضبوط قلعہ میں محفوظ ہیں جو قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی کوشش کرتے ہیں۔ آج جب دنیا میں ہر جگہ فساد برپا ہونے کے نظارے نظر آتے ہیں تو احمدی ہی ہیں جو خالصتاً دینی غرض کے لئے اپنے جلسے مقرر کرتے ہیں اور اب یہ جلسے دنیا کے ہر ملک میں جہاں احمدیت قائم ہے منعقد ہوتے ہیں۔ اُن جلسوں کے نمونوں پر قائم رہنے کی کوشش کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں منعقد فرمائے اور اُن کی تتبع میں آج یہ یوکے کا جلسہ سالانہ بھی یہی مقصد لئے ہوئے شروع ہو رہا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس مقصد یا وہ مقاصد جن کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کا اجراء فرمایا تھا، ہمارا مطمح نظر ہونا چاہئے اور اُس کا خلاصہ، جیسا کہ مَیں نے کہا، یہی ہے کہ تقویٰ میں ترقی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے الفاظ میں اس جلسہ کی کچھ اغراض بیان فرمائیں، جن کو پڑھ کر اور سن کر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ اس زمانے میں جبکہ ہر جگہ فساد کی حالت طاری ہے، تقویٰ کے اس حصنِ حصین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ پکڑ کر ہی داخل ہوا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پر اگر انسان غور کرے اور ہمیشہ ذہن میں یہ رہے کہ مَیں نے تو اپنے آپ کو دوسروں سے منفرد رکھنے کے لئے آپؑ سے ایک عہدِ بیعت کیا ہوا ہے۔ جب اس عہد کا احساس ہوگا تو اپنے آپ کو دوسروں سے منفرد رکھنے کی طرف خود بخود توجہ پیدا ہوگی۔ پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ لیکن اگر دل کے اندر کا احساس نہ جاگے تو ہزاروں تقریریں اور نصائح سننے کے بعد بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بیشک یہ تقریریں سنتے رہیں، وقتی طور پر تو شاید تھوڑی دیر کے لئے دل نرم ہو جائیں لیکن مستقل توجہ نہیں ہوتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احبابِ جماعت کو جلسہ پر اس لئے بلایا تا کہ وہ حضور علیہ السلام کی صحبت سے فیضیاب ہو کر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ آپؑ نے فرمایا کہ ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی حاصل کر لیں کہ دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں۔ خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ زہد میں نمونہ بنیں۔ تقویٰ میں نمونہ بنیں۔ خدا ترسی میں نمونہ بنیں۔ پرہیز گاری میں نمونہ بنیں۔ نرم دلی میں نمونہ بنیں۔ باہم محبت اور مؤاخات میں نمونہ بنیں۔ انکسار اور تواضع پیدا ہو۔ راستبازی پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اب ہم میں جسمانی طور پر موجود نہیں ہیں تو کیا یہ تمام فیوض اور برکات جو اس جلسہ کے تھے ختم ہو گئے؟ اگر ختم ہو گئے تو ان جلسوں کے انعقاد کا کیا مقصد ہے؟ لیکن نہیں، ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ہمیں یہ فرمایا تھا کہ مسیح محمدی کی آمد کے بعد اسلام پر آنے والا اندھیرا دَور ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔

پس جو انقلاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی اس جماعت کے ذریعہ دنیا میں لانا چاہتے تھے اُس نے قائم رہنا تھا تو اسلام کے سورج نے ایک نئی شان سے دنیا پر چمکتے ہوئے اپنی روشنی سے دنیا کو منور کرنا تھا۔ پس بیشک یہ تمام خصوصیات، یہ نیکیاں جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے آپؑ کی صحبت کی وجہ سے آپؑ کے ماننے والوں، آپؑ کے ساتھیوں میں، صحابہ میں فوری اور واضح طور پر ظاہر ہوتی رہیں۔ ان ماننے والوں میں ایک انقلاب نظر آتا رہا۔ لیکن آپؑ ہمارے لئے قرآنِ کریم کی روشن تعلیم کی جو تفسیریں ہیں اُس کا ایک عظیم خزانہ چھوڑ گئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہ اعلان فرما گئے ہیں کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں، قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ یہ غلبہ تقویٰ میں ترقی کی وجہ سے اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی وجہ سے ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی یہ وعدہ ہے کہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (البقرۃ: 258) اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کا ولی اور دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ اُنہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لاتا ہے۔

پس جو لوگ اپنے ایمان میں کامل ہونے کی کوشش کریں گے، تقویٰ پر قدم ماریں گے اُن کے لئے یہ جلسے جو تقویٰ میں ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائے ہیں، نہ صرف اپنے اندر روحانی ترقیات پیدا کرنے کا باعث بنیں گے بلکہ دوسروں کے لئے بھی رہنمائی کا ذریعہ بنیں گے اور بنتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر سال دیکھتے ہیں کہ کئی کمزور ایمان والے بھی جلسوں میں شامل ہو کر ایک نئی روح اور عزم لئے ہوئے واپس جاتے ہیں۔ اور جو غیر از جماعت مہمان آتے ہیں اُن کے لئے بھی یہ احمدیت کے بارے میں سوچنے کا موقع ہوتا ہے۔ وہ یہ تاثرات قائم کرتے ہیں کہ احمدیت جو ہے یہ کوئی انوکھی چیز ہے، کوئی منفرد چیز ہے۔ لیکن ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اُن لوگوں کے لئے ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیرو ہیں۔ پس ہر احمدی کو ہمیشہ دعاؤں کے ذریعہ اور اپنی ظاہری کوشش کے ذریعہ، اعمال صالحہ بجا لانے کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے پیرو بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور سچے پیرو کس طرح بننا ہے؟

آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجبِ غضبِ الٰہی ہو۔ .... اگر تم صاف دل ہو کر اُس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا''۔ فرمایا: ''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ .... تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے''۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے مطابق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قومِ برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ''۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-307)

یہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان۔

پس آج اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی میں ایک بار پھر ہمیں موقع دیا ہے کہ اپنے عہدِ بیعت کی تجدید کرتے ہوئے اُن اعمال کے بجالانے کی کوشش کریں جو تقویٰ کی جڑوں کو مضبوط کرتے ہیں۔ اُس کھاد کو استعمال کریں جو تقویٰ کے درخت کی نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ اُس پانی سے اپنے دلوں کو سیراب کریں جس سے تقویٰ کے ثمر آور درخت پروان چڑھیں۔ اور اس کے لئے جن چند اہم باتوں کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نشاندہی فرمائی ہے۔ مَیں نے جو اقتباسات پڑھے ہیں اس میں جیسا کہ ہم نے دیکھا، آپؑ نے فرمایا کہ ''اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو''۔ انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے جو نیکی اور پاکیزگی کا بیج رکھا ہے اُس کی نشوونما کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نیکی کا وہ بیج جس کی وجہ سے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی یا اب تک احمدیت پر قائم رہنے کی توفیق ملی یا خلافت سے جڑے رہنے کی توفیق ملی اُس کو صیقل کرتے چلے جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اُس کو مزید چمکانے کی کوشش کرتے چلے جانا چاہئے۔ اپنے تقویٰ کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہم پہلے قدم قدم چل کر اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف بڑھتے تھے تو اب ایک مومن کو تیز چلنے کی کوشش کرتے ہوئے خدا کی طرف آنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ ہمارا پیارا خدا دوڑ کر ہمیں اپنی آغوش میں لے لے۔ آج ہر سعید فطرت ہی ہے جو احمدیت قبول کرتا ہے اور احمدیت پر قائم رہتا ہے۔ پس اس سعید فطرت کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے یا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''پاک قوتوں کو ضائع مت کرو''۔ اُن قوتوں کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے ایک مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے اور یہ جلسے اسی غرض کے لئے ہیں کہ یہاں کے ماحول کی وجہ سے جبکہ روحانی اور علمی مضامین بیان ہو رہے ہیں، نیکیاں کرنے کی تلقین کی جا رہی ہے تو پاک قوتوں کو نکھارنے کا موقع ملتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں ایک بزرگ کے پاس جایا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ نہیں گیا تو انہوں نے بڑا شکوہ کیا اور فرمانے لگے کہ کبھی تم نے قصاب کو گوشت کاٹتے وقت چھریوں کو ایک دوسرے سے رگڑتے دیکھا ہے۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا کہ ہاں دیکھا ہے۔ تو ان بزرگ نے کہا کہ وہ اس لئے چھریاں رگڑتا ہے کہ گوشت کی کٹائی کرتے ہوئے جو چربی چھریوں پر آ جاتی ہے وہ بھی صاف ہو جائے اور چھریاں تیز ہو کر آسانی سے کام کریں۔ اس طرح جب آپ آتے ہیں تو آپس کی روحانی اور علمی باتوں سے کچھ میرے اندر تیزی پیدا ہوتی ہے، کچھ آپ میں۔ اس لئے ملتے رہنا چاہئے۔

(ماخوذ از حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 53)

پس ایک مومن کا کام یہی ہے کہ اپنی پاک قوتوں کو ضائع کرنے کی بجائے اُنہیں اور چمکائے تا کہ جہاں اپنی اصلاح کا ذریعہ بنے وہاں دوسروں کے لئے بھی نفع رساں وجود بنے۔ اور پاک قوتوں کو نفع مند بنانے کے لئے آپؑ نے جو پہلی بات فرمائی وہ یہ ہے کہ خدا کی طرف جھکو۔ اور خدا کی طرف جھکنا کیا ہے؟ اُس کا ذکر اور اُس کی عبادت ہے۔ اور یہی چیز خدا کا قرب دلاتی ہے۔ اور اگر انسان حقیقی

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر246

مکرمہ ندیٰ محمد الشند غلی صاحبہ (2)

پچھلی قسط میں ہم نے مکرمہ ندیٰ الشند غلی صاحبہ کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔اس قسط میں باقی کے واقعات پیش کئے جائیں گے۔

دنیا کی خاطر دین کی قربانی نہیں دے سکتا!!

وہ بیان کرتی ہیں: میں جب دل سے احمدیت کی صداقت کی قائل ہوگئی تو مکرم محمد خیر محمد حسن صاحب نے میرے گھر رشتہ کا پیغام بھجوادیا۔ ہماری عمروں میں لگ بھگ 17 سال کا فرق تھا اس لئے میں نے شروع میں تو انکار کر دیا لیکن دعا اور استخارہ کے بعد انشراح صدر ہونے کی وجہ سے اس رشتہ کے لئے ہاں کردی۔میرے والد صاحب اس رشتہ کے سخت خلاف تھے۔چونکہ دین اور دینی امور سے تو والد صاحب کو کوئی سروکار نہ تھا لہٰذا انہیں محمد خیر صاحب کے احمدی ہونے پر تو کوئی اعتراض نہ تھا تاہم ہماری عمروں کے فرق کی بنا پر انہوں نے اس رشتہ سے انکار کر دیا۔

اس ابتدائی بات کے بعد محمد خیر صاحب واپس کینیڈا چلے گئے اور ایک سال بعد دوبارہ آئے تو رشتہ کی بات دوبارہ شروع ہوگئی۔ اس سال کے دوران میں نے عربی ویب سائٹ پر موجود مواد کا مطالعہ کیا اور کئی سوالات وغیرہ بھی ارسال کئے جن کے جوابات مجھے ملتے رہے۔احمدیت کو حقیقی اسلام یقین کرنے کے بعد میں والد صاحب کو اس شادی پر آمادہ کرنے کی کوشش کرنے لگی اور بالآخر ایک دن انہوں نے اس رشتہ کے لئے ہاں کر دی۔ اس ایک سال میں والد صاحب کی صحت بہت زیادہ خراب رہی تھی اور اتفاق یہ ہوا کہ میرے رشتے پر اظہار رضامندی کے اگلے دن ہی ان کی وفات ہوگئی۔

والد صاحب کی وفات کے بعد میرے بڑے بھائی نے میری شادی پر اعتراض کر دیا۔لیکن ان کا اعتراض عمر پر نہیں بلکہ محمد خیر صاحب کے احمدی ہونے پر تھا۔انہوں نے میری اس قدر مخالفت کی کہ دوبارہ اس موضوع پر بات کرنے کی صورت میں مجھے قتل کی دھمکی دے ڈالی۔ اسی شام کو ہمارے اہل خانہ میرے بھائی کا آخری فیصلہ سننے کے لئے جمع ہوئے تو محمد خیر صاحب بھی اس میں شامل ہوگئے۔ میرے بھائی نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ اگر محمد خیر صاحب احمدیت ترک کر دیں تو مَیں ان کے ساتھ اپنی بہن کی شادی کرنے کے لئے رضامند ہوں۔محمد خیر صاحب نے اس موقع پر بہت خوبصورت جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں دنیا کی خاطر اپنے دین کی قربانی نہیں دے سکتا۔وہ تو یہ کہہ کر ہمارے گھر سے نکل گئے اور سب پر خاموشی چھا گئی۔

محمد خیر صاحب خود بھی دعائیں کر رہے تھے اور احمدی احباب سے بھی انہوں نے دعا کے لئے کہا تھا۔اگلے دن میرے بھائی نے اچانک سب کو حیران کر دیا۔انہوں نے مجھے آکر سلام کیا اور رشتہ طے ہونے کی مبارک باد دی۔ مجھے کچھ سمجھ نہ آیا کہ ہوا کیا ہے؟ میرے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ میں نے کئی لوگوں سے جماعت کے بارہ میں پوچھا ہے اور سبھی نے یہی کہا کہ یہ لوگ مسلمان ہیں۔اس لئے اب مجھے اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے کسی سے کچھ نہ پوچھا تھا بلکہ اگر پوچھتے تو شاید ایسا جواب کہیں سے بھی نہ پا سکتے تھے۔اس لئے ان کی رضامندی محض خدا کا فضل تھا جو دعاؤں کی قبولیت کی وجہ سے ہوا تھا۔فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

دعا اور رؤیا

جیسا کہ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں صداقتِ احمدیت کی تو قائل تھی لیکن بیعت ابھی ارسال نہیں کی تھی اور مزید مطالعہ کر رہی تھی۔ان دنوں میں مَیں نے ایک عجیب خواب دیکھی۔ میں نے اپنے مرحوم والد کو خواب میں دیکھا۔ وہ بہت کمزور اور تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ان کی یہ حالت دیکھ کر میں برداشت نہ کر سکی اور خواب میں رونے لگی۔ کچھ دیر کے بعد منظر بدل گیا اور میں نے دیکھا کہ میرے والد صاحب نے مجھے فون کیا ہے اور خواب میں مجھے احساس ہے کہ وہ تو فوت ہو چکے ہیں پھر میرے ساتھ کیسے بول سکتے ہیں؟ بہر حال وہ فون پر مجھے کہتے ہیں کہ ایک نوجوان تمہارا رشتہ مانگنے کے لئے آئے گا اور مَیں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس رشتہ سے انکار نہ کرنا کیونکہ وہ نہ صرف تمہاری بلکہ تمہاری دونوں چھوٹی بہنوں کی بھی حفاظت کرنے والا اور ان کا مددگار اور ان کے ساتھ پدرانہ شفقت کا اظہار کرنے والا ہوگا۔اسی طرح انہوں نے کہا کہ: اے میری بیٹی مسیح موعود علیہ السلام آچکے ہیں لہٰذا ان کی بیعت کر لینا کیونکہ وہ خدا کی طرف سے ہیں اور سچے ہیں۔اسی طرح ان پر ایمان کے لئے اپنی والدہ اور بڑی بہن کو بھی تبلیغ کرنا کیونکہ وہ درست راستے پر نہیں ہیں۔تم اس گھر میں سب سے بڑی اور سمجھدار ہو اس لئے اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ ان کو بھی نماز کے لئے بلایا کرو۔ مَیں بہت بری حالت میں ہوں کیونکہ میں دنیا میں خدا سے دور تھا۔اس کے بعد یوں لگا کہ میرے والد صاحب میرے سامنے آگئے ہیں اور ایسے میں انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تصویر بھی دکھائی تا کہ میں امام الزمان کو اچھی طرح پہچان لوں، جس کے بعد یہ خواب ختم ہوگئی۔

جاگنے کے بعد مَیں اپنے والد صاحب کی حالت کو یاد کر کے روتی رہی اور ان کی نصیحت کے مطابق اپنی والدہ اور بہن کو بھی صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں دلائل سمجھاتی رہی۔ وہ بہت حد تک صداقتِ احمدیت کی قائل ہو جاتی تھیں لیکن جب میرا بھائی آتا تو وہ احمدیت کے خلاف ایسا زہر اگلتا کہ میری ساری محنت پر پانی پھر جاتا۔

اس رؤیا کے بعد بفضلہٖ تعالیٰ میں نے بیعت کر لی اور میری شادی بھی ہوگئی۔شادی کے بعد ایک روز میرے میاں ایک بڑی سی تصویر لے کر آئے اور مجھے کہا کہ اس کو اپنے کمرے میں لٹکا لینا یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر ہے۔ میں اسکو دیکھ کر دنگ رہ گئی کہ حضور علیہ السلام کی یہ تصویر بعینہٖ وہی تھی جو میرے والد صاحب نے خواب میں مجھے دکھا کر کہا تھا کہ امام مہدی آچکے ہیں اور سچے ہیں۔

اسی طرح اس رؤیا کے مطابق میرے میاں میری دونوں چھوٹی بہنوں کے لئے بھی رحیم اور شفیق ثابت ہوئے۔ فالحمدللہ۔

بیعت اور ایک غیر معمولی احساس

مَیں نے احمدیت کی صداقت کو پرکھنے اور دل سے مطمئن ہونے کے بعد بیعت ارسال کردی۔ بیعت فارم پُر کرتے وقت میری حالت اس بچی کی حالت کے مشابہ تھی جسے بیس سال بعد اچانک اپنی کھوئی ہوئی والدہ مل جائے۔ مجھے بیعت کر کے اپنی حفاظت کا احساس ہو رہا تھا۔مَیں امام الزمان کو مان کر عافیت کے حصار میں داخل ہوگئی تھی۔ اب مَیں نے ایسے صحیح اور حقیقی اسلام کو قبول کیا تھا جس میں ہر بات کا اطمینان بخش جواب ملتا تھا۔اب میں ایک ایسے جسم کا حصہ نہ رہی تھی جس کے کئی سر ہوں اور ہر سر مختلف فتویٰ دے کر ایک عجیب مخمصے میں مبتلا کر دیتا ہو بلکہ اب مَیں اخوت ومحبت کی اعلیٰ صفات سے آراستہ امام الزمان کی جماعت کا حصہ بن گئی تھی جس میں خلیفہ وقت سر کی حیثیت رکھتے ہیں اور تمام جماعت بحیثیت جسم اس کے تابع چلتی ہے۔

خلافت سے تعلق

حضور انور کے ساتھ اپنا تعلق جوڑنے کا احساس بھی بے نظیر ہے۔ مجھے ایسا روحانی باپ مل گیا جو میرے لئے دعائیں کرتا ہے۔ میری ہر تکلیف پر وہ مجھ سے زیادہ تڑپ اٹھتا ہے۔ ہر معاملہ میں راہنمائی فرماتا ہے اور خدا کی طرف جانے والے راستوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

بیعت کرنے سے لے کر آج تک میری یہی کیفیت ہے کہ خط لکھتے وقت اور الفاظ کا چناؤ کرتے وقت میرے ہاتھ کانپ رہے ہوتے ہیں۔لیکن جب حضور انور کی طرف سے جواب آتا ہے تو ایک ناقابلِ بیان سکینت اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔مَیں اس کو بار بار پڑھ کر بھی نہیں تھکتی۔

کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ میں اشک آلود آنکھوں سے حضور انور کی خدمت میں خط لکھتی ہوں: آپ کی خدمت میں اپنے مسائل بیان کرتی ہوں، اپنے دل کا حال رقم کرتی ہوں، بالکل ویسے ہی جیسے ایک بچی اپنے والد سے کرتی ہے، اور ایسے مواقع پر اکثر سوچتی ہوں کہ کاش میرے حقیقی والد صاحب میں بھی بعض ایسی صفات ہوتیں۔

بیعت کے بعد سے لے کر آج تک میرے ساتھ ایسے ہی ہوا ہے کہ جب بھی پریشانی کی حالت میں حضور انور کی خدمت میں دعا کا خط لکھتی ہوں تو خط لکھنے کے بعد سے ہی دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اطمینان اور سکینت اترنا شروع ہو جاتی ہے۔الحمدللہ۔

کتب وخطبات وخطابات اور جلسے

مجھے بفضلہٖ تعالیٰ عربی ویب سائٹ سے بہت سی کتب پڑھنے کا بھی موقع ملا اور اسلامی اصول کی فلاسفی، خطبہ الہامیہ، الوصیت اور تفسیر کبیر کی بعض جلدیں پڑھ کر بہت زیادہ متاثر ہوئی۔

اسی طرح ایم ٹی اے العربیہ کے جملہ لائیو اور ریکارڈڈ پروگرام مجھے بہت پسند ہیں۔سب سے زیادہ انتظار مجھے خطبہ جمعہ کا رہتا ہے۔میں لائیو تو خطبہ جمعہ کا ترجمہ سنتی ہی ہوں لیکن یہ نشر مکرر کے وقت سننے میں میرے لئے روک نہیں بنتا بلکہ نشر مکرر کے بعد بھی دل چاہتا ہے کہ پھر سنا جائے لہٰذا اس کے بعد میں عربی ویب سائٹ سے اس کا تحریری ترجمہ ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھتی ہوں۔

ایک رؤیا، ایک بشارت، ایک خواہش

مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ہمارا گھر فقر وفاقہ کی مجسم تصویر بنا ہوا ہے نہ ہمارے پاس مال ہے نہ طعام۔ میں اس گھر کے ایک کمرے میں بیٹھی ہوئی ہوں کہ میری والدہ صاحبہ آکر کہتی ہیں کہ تمہارے حضور جنہیں تم امام مہدی کہتی ہو وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ کل تمہارے گھر پر تشریف لا رہے ہیں۔میری والدہ غیر احمدی ہیں اس لئے ان کی اس بات سے مَیں متعجب ہوئی۔ اتنے میں میرا بھائی آگیا اور مجھے تسلی دینے کے انداز میں کہنے لگا کہ تم بے فکر رہو میں ان کے خاطر خواہ استقبال کا انتظام کر دوں گا۔ میں بہت پریشان تھی کیونکہ میرا یہ بھائی میرا شدید مخالف ہے اور قبول احمدیت کی بنا پر میرے ساتھ نہایت اہانت آمیز سلوک کرتا تھا اور کبھی کبھی مجھے اس کی مار بھی سہنی پڑتی تھی۔نہ میرا گھر مناسب تھا، نہ اس میں کھانا موجود تھا، نہ ہم حضور علیہ السلام کا شایانِ شان استقبال کر سکتے تھے۔ میں ہر لحاظ سے تہی دامن تھی۔ یہ سب سوچ کر مجھے بہت احساسِ محرومی ہو رہا تھا۔ ایسے میں خواب میں ہی میں ''احمد'' نامی اپنے ایک خالہ زاد کے گھر گئی اور اس سے درخواست کی کہ مجھے کچھ دیر کے لئے اپنا گھر دے دو تا کہ مَیں اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا استقبال کر سکوں۔لیکن اس نے میری بات سن کر مجھے اپنے گھر سے نکال دیا۔ جب مَیں بے نیلِ مرام گھر لوٹی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کو اپنے گھر میں تشریف فرما پایا۔ میری والدہ ان کے سامنے ہمارے معمولی سے کھانے رکھ رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر میں نے بڑی حسرت سے کہا کہ کاش ہمارے پاس حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے کچھ بہتر ہوتا۔ بہر حال مَیں نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں سلام کیا تو آپ نے فرمایا: مَیں تمہیں ایک بیٹے کی بشارت دیتا ہوں، تم اس کا نام احمد رکھنا۔

میں خواب میں ہی اپنی والدہ کے کان میں کہتی ہوں کہ ہم میاں بیوی نے تو فیصلہ کیا ہوا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں بیٹا عطا فرمائے گا تو ہم اس کا نام ''تیم'' رکھیں گے۔ اور چونکہ میرے خالہ زاد ''احمد'' نے مجھے اپنے گھر سے باہر نکال دیا تھا اس لئے میں اپنے بیٹے کا نام احمد نہیں رکھوں گی۔ یہ بات حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی سن لیتے ہیں اور دوبارہ اپنی بات دہراتے ہیں کہ تمہیں اللہ تعالیٰ بیٹا عطا فرمائے گا جس کا نام احمد رکھنا۔اس پر مَیں کہتی ہوں جی حضور میں ایسا ہی کروں گی۔ اس کے بعد آپ وہاں سے تشریف لے گئے۔ اور رؤیا ختم ہوگیا۔

جب میں نے یہ رؤیا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا تو آپ نے جواباً فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی شادی کے بعد اپنے شوہر کے پاس کینیڈا میں جانے کے تمام مراحل آسان فرمائے گا اور درحقیقت ایسا ہی ہوا۔ اس رؤیا کا ایک حصہ پورا ہونا باقی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بھی اپنے فضل سے پورا فرما دے۔ آمین۔

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے گھر میں

{ مکرمہ ندی الشند غلی صاحبہ کے معجزانہ طور پر محض چند ماہ میں کینیڈا کے ویزہ کے حصول اور نہایت نامساعد حالات

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا کا مُحسِن

(حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا خطاب فرمودہ 17 جون 1928ء بمقام قادیان)

(قسط4)

خادم کی شہادت

پھر بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے دوستوں سے بھی اچھا سلوک کرتے ہیں۔ بیویوں سے بھی اچھا معاملہ کرتے ہیں۔ بھائیوں سے بھی عمدگی سے پیش آتے ہیں۔ مگر اپنے نوکروں پر سختی کرتے ہیں۔ اس لیے یہ سوال ہوسکتا ہے کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کا سلوک نوکروں سے کیسا تھا؟ اس کے لیے ایک ایسے شخص کی شہادت پیش کی جاتی ہے جو بچپن سے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا اور آپ کی وفات تک آپ کے پاس رہا۔ وہ شخص انسؓ تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں خواہ مجھ سے کوئی کام کتنا ہی خراب ہو جائے کبھی رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم غصہ نہ ہوتے تھے۔ اور نہ ہی بُری نظر سے دیکھتے تھے۔ (بخاری کتاب الادب باب حسن الخلق) پھر آپ نے مجھے کوئی کام ایسا نہیں بتایا جو میں نہ کرسکتا تھا۔ اور جو کام مجھے بتاتے آپ بھی میرے ساتھ اس میں شامل ہوجاتے اور آپ کبھی سخت کلامی نہ کرتے تھے۔

معاملہ کرنے والے کی شہادت

پھر کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے دوستوں اور نوکروں سے بھی اچھا معاملہ کرتے ہیں۔ مگر جب کسی سے مشارکتِ مالی انہیں ہوجاتی ہے تو پھر ان کی حقیقت ظاہر ہوجاتی ہے۔ اس لئے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جن لوگوں کو معاملہ پڑا ہم ان کی شہادت پر نگاہ ڈالتے ہیں۔

قیس بن سائب ایک شخص تھا جس سے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے مل کر تجارت کی تھی۔ وہ مدتوں تک مسلمان نہ ہوا۔ فتح مکہ کے بعد وہ آپ کے پاس آیا اور کسی نے بتایا کہ یہ فلاں شخص ہے۔ آپ نے فرمایا میں تمہاری نسبت اسے زیادہ جانتا ہوں۔ اس سے مل کر مَیں نے تجارت کی تھی۔ اس نے کہا **نِعْمَ الشَّرِیْکُ لَا یُدَارِیْ وَلَا یُمَارِیْ وَلَا یُشَارِیْ** (ابن ماجہ کتاب التجارات باب الشرکۃ والمضاربۃ میں یہ الفاظ ہیں: "کُنْتَ شَرِیْکِیْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ۔ فَکُنْتَ خَیْرُ شَرِیْکٍ۔ کُنْتَ لَا تُدَارِیْنِیْ وَ لَا تُمَارِیْنِیْ") کہ اس سے اچھا شریک میں نے نہیں دیکھا۔ اس نے کبھی ٹھگی نہ کی، کبھی کوئی شرارت نہ کی، کبھی کوئی جھگڑا نہ کیا۔

وصال کے بعد کی شہادتیں

پھر کہا جاسکتا ہے کہ آپ بڑے آدمی تھے زندگی میں لوگ ان سے ڈرتے تھے اور کوئی مخالفانہ بات نہ کہہ سکتے تھے۔ اس لئے میں اُس زمانہ کو لیتا ہوں جب کہ آپ فوت ہوگئے کہ اُس وقت آپ کے متعلق کیا شہادت ملتی ہے۔

دوسری بیوی کی شہادت

اس زمانہ کے متعلق بھی پہلے میں آپ کی ایک بیوی کی شہادت پیش کرتا ہوں اور وہ حضرت عائشہؓ ہیں جو آپ کی نو 9 بیویوں میں سے ایک ہیں۔ کسی کی دو بیویاں ہوں تو اس کے متعلق شکایت پیدا ہو جاتی ہے مگر آپ کی نو 9 بیویاں تھیں اور بڑھاپے کی عمر کی تھیں۔ اور وہ بیویاں تھیں جن کو کبھی پیٹ بھر کھانا نہ ملا تھا۔ مگر کسی نے حضرت عائشہؓ سے جب پوچھا رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے خُلق کے متعلق تو کچھ بتایئے۔ تو انہوں نے کہا **کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنُ**۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 91 مطبع میمنہ مصر 1313ھ، سیرت ابن ہشام جلد 2 (عربی) صفحہ 140 مطبع مکتبہ فاروقیہ ملتان 1977ء) قرآن میں جن اخلاقِ حمیدہ کا ذکر ہے وہ سارے کے سارے آپ میں پائے جاتے تھے۔

حضرت عائشہؓ کی محبت کا یہ حال تھا کہ کسی نے انہیں دیکھا کہ روٹی کھا رہی ہیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ پوچھا یہ کیا؟ آپ کیوں رو رہی ہیں؟ تو کہا کیوں نہ روؤں۔ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے مگر کبھی چھنے آٹے کی روٹی مَیں پکا کر اُن کو نہ کھلاسکی۔ اب جو مَیں ایسی روٹی کھا رہی ہوں تو میرے گلے میں پھنس رہی ہے۔ اِس وقت اگر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم ہوتے تو میں انہیں یہ روٹی کھلاتی۔

کسی کو جب ذرا آرام مل جاتا ہے تو وہ اپنے پیارے سے پیارے عزیزوں کو بھول جاتا ہے۔ مگر حضرت عائشہؓ جو نوجوانی میں بیوہ ہوگئی تھیں، جنہیں کوئی دنیاوی آرام رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں حاصل نہ ہوا تھا وہ آپ کے اخلاق کی ایسی معتقد ہیں کہ جب انہیں اچھی چیز ملتی ہے تو کہتی ہیں کاش! رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم ہوتے تو میں انہیں کھلاتی۔

خلفاء کی شہادتیں

پھر میں آپ کے خلفاء کی شہادت کو لیتا ہوں۔ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی کسی کا قائم مقام بنتا ہے تو اس کی مذمّت کرتا ہے تا کہ اپنی عزت قائم کرے۔ سوائے اس کے جس سے خاص روحانی اور اخلاقی تعلقات ہوں۔

حضرت ابوبکرؓ کی شہادت

ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ جو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ ہوئے۔ جب اُن کے وقت میں سارے عرب میں بغاوت ہوگئی اور لوگوں نے کہہ دیا ہم ٹیکس نہیں دیں گے تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ ان لوگوں سے مقابلہ پیش آ گیا ہے اس لیے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے قبل جو لشکر روانہ کیا تھا، اُسے روک لیا جائے۔ پہلے بغاوت کو فرو کر لیا جائے اور پھر لشکر کو بھیجا جائے۔ مگر حضرت ابوبکرؓ کے دل میں رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی اتنی عظمت تھی کہ اپنے باپ کا نام لے کر کہنے لگے۔ کیا ابن ابی قحافہ کی یہ طاقت ہے کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے لشکر کو روک لے؟ خدا کی قسم! اگر دشمن مدینہ میں آ کر ہماری عورتوں کو گھسیٹنے لگے تو بھی میں رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے لشکر کو نہیں روکوں گا۔ (تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ 51 مطبوعہ لاہور 1892ء)

اس واقعہ کو سن کر کوئی کہہ سکتا ہے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بانی اسلام اپنے دعویٰ میں سچے تھے۔ ہم بھی کہتے ہیں بے شک صرف اِس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ مگر اِس سے یہ تو ضرور ثابت ہوتا ہے کہ وہ نہایت راستباز اور متقی انسان تھے کہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کے قول کا پاس ان کے شاگردوں کو غیر معمولی حد تک تھا۔

حضرت عمرؓ کی شہادت

دوسری شہادت آپ کے دوسرے خلیفہ کی پیش کرتا ہوں اور وہ بھی موت کے وقت کی۔ جب حضرت عمرؓ فوت ہونے لگے تو انہوں نے اس بات کے لیے بڑی تڑپ ظاہر کی کہ آپ کو رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں دفن ہونے کی جگہ مل جائے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہلا بھیجا کہ اگر اجازت دیں تو مجھے آپ کے پہلو میں دفن کیا جائے۔ (بخاری کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلم)

حضرت عمرؓ وہ انسان تھے جن کے متعلق عیسائی مورخ بھی لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایسی حکومت کی جو دنیا میں اَور کسی نے نہیں کی۔ وہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں۔ مگر حضرت عمرؓ کی تعریف کرتے ہیں۔ ایسا شخص ہر وقت کی صحبت میں رہنے والا مرتے وقت یہ حسرت رکھتا ہے کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اُسے جگہ مل جائے۔ اگر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی کہ آپ خدا کی رضا کے لیے کام نہیں کرتے تو کیا حضرت عمرؓ جیسا انسان اس درجہ کو پہنچ کر کبھی یہ خواہش کرتا کہ آپ کے قدموں میں جگہ پائے۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت

تیسری شہادت مَیں آپؐ کے تیسرے خلیفہ کی پیش کرتا ہوں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس قدر آپؐ کی عزت و احترام ان کی نظر میں تھا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں بغاوت ہوگئی اور باغیوں نے یہ منصوبہ کیا کہ ان کو مار دیں۔ اُس وقت حضرت معاویہؓ ان کے پاس آئے اور انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ چونکہ باغیوں کا خیال ہے کہ آپ کو مار کر کسی اَور صحابی کو خلیفہ بنالیں گے اس لئے آپ بڑے بڑے صحابہؓ کو باہر بھیج دیں۔ مگر اُس وقت جب کہ بغاوت پھیل رہی تھی اور حضرت عثمانؓ کو اپنی جان کا خطرہ تھا انہوں نے کہا: اے معاویہ! یہ کس طرح مجھ سے امید کی جاسکتی ہے کہ مَیں اپنی جان بچانے کے لیے ان لوگوں کو مدینہ سے باہر بھیج دوں جنہیں محمد صلّی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا تھا۔ گویا انہوں نے اپنی جان قربان کر دی مگر صحابہ کو باہر بھیجنے کے لیے تیار نہ ہوئے۔ اس لیے کہ ان کو محمد صلّی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا تھا۔

کیا یہ ادب اور یہ احترام اُس شخص کے دل میں پیدا ہوسکتا ہے جس نے ساری عمر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر آپؐ کی کوئی ٹھگی دیکھی ہو؟

حضرت علیؓ کی شہادت

حضرت علیؓ چونکہ آپ کے عزیز ترین رشتہ دار تھے اور اُن کی ساری زندگی ہی آپ کی صداقت کی شہادت میں پیش کی جاسکتی ہے۔ اس لیے ان کے کسی خاص واقعہ کو بیان کرنا مَیں ضروری نہیں سمجھتا۔

شہادت کا نتیجہ

یاد رکھو! شہادت اُسی وقت کے لوگوں کی ہوتی ہے۔ پس آپ کی بیوی کی شہادت پیش کی گئی کہ آپ کے اخلاق نہایت اعلیٰ تھے۔ پھر آپ کے دوستوں، دشمنوں کی شہادت پیش کی گئی ہے۔ پھر وفات کے بعد کے زمانہ کے متعلق شہادت پیش کی گئی ہے۔ پھر کیا یہ ہوسکتا ہے کہ موقع کے لوگوں کی گواہی تو قابلِ اعتبار نہ سمجھی جائے اور بعد کے لوگ جو کہیں اسے درست مان لیا جائے۔ موقع ہی کی گواہی اصل گواہی ہوتی ہے۔ اور موقع کے دوست دشمن سب کہتے ہیں کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم مقدّس وجود تھے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ بعد میں آنے والے لوگ آپؐ کو مقدّس نہ کہیں۔

خدا تعالیٰ کے لئے غیرت

دوسرا ثبوت آپؐ کے تقدّس کا وہ غیرت ہے جو آپؐ خدا تعالیٰ کے متعلق رکھتے تھے۔ ایک مشہور واقعہ ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کو خدا تعالیٰ کے لئے کس قدر غیرت تھی۔ جب اُحد کی لڑائی ہوئی تو اس میں بہت سے مسلمان زخمی ہوئے۔ خود رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم بھی زخمی ہو گئے اور دشمنوں نے سمجھا کہ آپ کو انہوں نے مار ڈالا ہے۔ یہ سمجھ کر مکّہ کے ایک سردار نے میدانِ جنگ میں بلند آواز سے کہا بتاؤ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی جواب نہ دو۔ کوئی جواب نہ پا کر اُس نے کہا ہم نے محمد کو مار دیا ہے۔ پھر اس نے کہا ابوبکر کہاں ہے؟ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نہ بولو۔ اس نے کہا ہم نے ابوبکر کو بھی مار دیا ہے۔ پھر اس نے کہا عمر کہاں ہے؟ حضرت عمر جوش سے بولنے لگے کہ مَیں تمہاری خبر لینے کے لیے موجود ہوں۔ مگر آپ نے انہیں روکا کہ جواب مت دو۔ اس پر اس نے کہا ہم نے عمر کو بھی مار دیا ہے۔ پھر اس نے کہا **اُعْلُ ھُبَلْ۔ اُعْلُ ھُبَلْ۔ ھُبَلْ** (جو مکہ کا ایک بت تھا) کی شان بلند ہو۔ کیونکہ ہم نے بتوں کے مخالفوں کو مار دیا ہے۔ اِس پر رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم جو ابھی فرما چکے تھے کہ خاموش رہو اور کوئی جواب نہ دو کیونکہ مصلحت اِسی میں تھی۔ بہت سے مسلمان زخمی تھے اور خطرہ تھا کہ کفار پھر لوٹ کر ان پر حملہ آور نہ ہوں۔ فرمانے لگے کہ جواب کیوں نہیں دیتے؟ کہو **اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَلُّ۔ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَجَلُّ**۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ احد)۔ اللہ ہی عزت والا اور شان والا ہے۔ اللہ ہی عزت والا اور شان والا ہے۔ اب دیکھو کہ باوجود ایسے نازک موقع کے کہ بہت کثرت سے مسلمان زخمی پڑے تھے اور بظاہر مسلمانوں کو شکست ہوگئی تھی آپ نے خدا تعالیٰ کی توحید پر حرف آتے دیکھ کر خاموش رہنے کو پسند نہ کیا۔ حالانکہ اپنی موت کی خبر کی تردید نہ کرنے دی۔ اُس وقت بولنے کا صرف یہی نتیجہ نظر آتا تھا کہ دشمن حملہ کر کے سب کو مار ڈالے۔ مگر جب آپ نے خدا تعالیٰ کی تحقیر سنی تو فوراً جواب دینے کا ارشاد فرمایا۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ سچی ہے۔ اُس کی سچائی پر خدا تعالیٰ کی 124 سالہ فعلی شہادت ہی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے اور ہونی چاہئے۔ دنیاوی لحاظ سے کمزور جماعت کی یہ ترقی اس وجہ سے ہے کہ وہ خدا جو نعم المولیٰ و نعم النصیر ہے ہمارے ساتھ ہے۔

اسلام کی خدمت کے نام پر جو بھی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اور اپنی طرف سے جو جہادی کارروائیاں بھی کر رہی ہیں، اُن کا نتیجہ سوائے اسلام کی بدنامی کے اور کچھ نہیں۔

اگر ہم ہر اسلامی ملک میں جھانک کر دیکھیں تو اُن میں صرف اپنے مفادات نظر آتے ہیں۔ رعایا اور عوام کی کسی کو کوئی فکر نہیں۔ صرف اپنے تخت اور اپنی حکومت کی فکر ہے۔ علماء ہیں تو وہ اپنا کام چھوڑ کر مسلمانوں کی دینی تربیت کرنے کی بجائے اقتدار کی دوڑ میں پڑے ہوئے ہیں۔ یا پھر کچھ ایسے ہیں جو اسلام کے نام پر دہشتگرد تنظیموں کو چلا رہے ہیں یا اُن کی مدد کر رہے ہیں۔ مسلمان، مسلمان کے خون کا پیاسا ہوا ہے۔

آج اس مذہب کو ان لوگوں نے اس قدر بدنام کر دیا ہے کہ دنیا میں کہیں بھی کوئی دہشتگردی کا واقعہ ہو تو پہلے مسلمان تنظیموں کا نام لیا جاتا ہے اور اکثر تنظیمیں اس کو قبول بھی کر لیتی ہیں۔ اور قبول نہ بھی کریں تب بھی اُن پر ہی شک جاتا ہے۔ ہر جگہ مسلمان، مسلمان کو قتل کر رہا ہے اور ظلم یہ ہے کہ مذہب کے نام پر کر رہا ہے۔

جن اسلامی ملکوں میں کھل کر دہشتگردی نہیں ہے۔ تو وہاں کے عوام کے حق ادا نہیں کئے جا رہے۔ انصاف وہاں نہیں ہے۔ غریب غریب تر ہو رہا ہے اور امیر امیر تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اسی طرح عوام جو ہیں وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتے اور جب عوام کو موقع ملے تو اُن کی طرف سے بھی ظلم کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ سب تقویٰ سے دُوری ہے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے اپنے آپ کو باہر نکالنا ہے۔

سوچنے والی بات ہے کہ ان حالات میں کوئی ایسا طریق ہونا چاہئے جو اصلاح پیدا کرے۔ کوئی ایسا شخص ہو جو اسلام کی تعلیم کی روح کو سمجھے اور آگے مسلمانوں میں جاری کرے۔ ہم احمدی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش قسمت ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ شخص اپنے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی میں بھیج دیا۔

اللہ تعالیٰ عامۃ المسلمین کے دل کھولے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو سمجھنے والے ہوں تا جن حالات و مشکلات سے یہ گزر رہے ہیں اُن سے نجات پائیں۔ آفات کے جو جھٹکے ان کو خدا تعالیٰ لگا رہا ہے اُس کے اشاروں کو سمجھیں اور تکذیب اور ظلموں سے باز آئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے مسلمانوں کو آپؑ کی بعثت کی ضرورت اور آپؑ کو ماننے کی اہمیت سے متعلق اہم نصائح۔

مکرم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب (ربوہ) اور مکرمہ قیصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کی وفات۔ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 اپریل 2013ء بمطابق 19 شہادت 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْاللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

اس آیت میں ایک حقیقی مومن کی حالت بیان کی گئی ہے۔ ایک حقیقی مومن کو تقویٰ کی تمام شرائط کو پورا کرنے والا ہونا چاہئے اور تقویٰ کا حق یا اُس کی تمام شرائط کیا ہیں؟ اس کی جو وضاحت ہمیں قرآنِ کریم سے ملتی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام حقوق اور بندوں کے تمام حقوق کا خیال رکھنا، ہر قسم کی نیکی کو بجالانے کے لئے تیار رہنا، اللہ تعالیٰ کے احکامات کو زندگی کے آخری لمحات تک بجالانے کی کوشش کرنا۔ اللہ اور رسول نے جو حکم دیئے ہیں، جو باتیں کی ہیں، جو پیشگوئیاں کی ہیں اُن پر ایمان لانا اور اُن پر یقینِ کامل رکھنا اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرنا۔ صرف مسلمان کا نام اپنے ساتھ لگانا یا اپنے آپ کو مسلمان کہنا ایمان لانے والوں میں شمار نہیں کرواتا۔ بلکہ یہ عمل ہے اور مسلسل عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل ہے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنا ہے جو تقویٰ کی شرائط کو پورا کرنے والا بنا سکتا ہے اور حقیقی مسلمان بھی وہی کہلاتا ہے جو یہ عمل کرنے والا ہو۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے مذاہب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے نکل گئے کیونکہ انہوں نے ان باتوں کا خیال نہیں رکھا۔ اگر تم نے بھی تقویٰ کا خیال نہ رکھا، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر توجہ نہ دی، اپنے فرائض کی ادائیگی پر غور نہ کیا، تو تم بھی ایسے لوگوں میں شمار ہو گے جو خدا تعالیٰ کی سزا کے مورد بنے۔ اور تمہاری موت بھی ایسی موت ہو گی جو نیک اعمال بجانہ لانے والوں کی موت ہوتی ہے۔ مسلمان ہونا کامل فرمانبرداری چاہتا ہے۔ پس ایک مسلمان کو ان باتوں کو اپنے مدّنظر رکھنا چاہئے۔ ایک حقیقی مومن کو خدا کا خوف ہمیشہ رہنا چاہئے اور اُن باتوں کی تلاش رہنی چاہئے جو خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بنائیں، حقیقی مسلمان بنائیں۔ اس کے لئے خواہ دنیاوی نقصان اٹھانا پڑے، ایک حقیقی مسلمان کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ ماں باپ، عزیز، رشتہ دار، معاشرہ، لیڈر، سیاسی لیڈر، مذہبی لیڈر غرض کہ کوئی بھی ہو، ایک حقیقی مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے احکام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے دور کرنے والا نہیں ہونا چاہئے۔ ہر شخص نے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر اپنا حساب خود دینا ہے۔ کوئی سیاسی لیڈر، کوئی عزیز، کوئی مولوی کسی کو بچانے والا نہیں ہو گا۔ کوئی پیر، کوئی گدی نشین کسی کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔

پس اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنا، اُس کے نشانات کو دیکھ کر اُن پر غور کرنا، اُس کے رسول نے جو تقویٰ کے راستے بتائے ہیں اُن پر چلنا، ظلموں اور زیادتیوں میں اپنے آپ کو شامل ہونے سے بچانا، اسلام کی حقیقی روح کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا، یہ ہے ایک حقیقی مسلمان کی حالت۔ ورنہ ایمان لانے کا دعویٰ صرف دعویٰ ہے جو تقویٰ سے خالی ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے دور ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ایسے

تقویٰ سے عاری لوگوں کی نہ عبادتیں قبول ہوتی ہیں، نہ قربانیاں، بلکہ ظاہری نمازیں بھی خداتعالیٰ کا قرب دلانے کی بجائے ہلاکت کا موجب بن جاتی ہیں۔ اور جو خدا تعالیٰ کے فرمانبردار ہوتے ہیں، اُس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں، اُس کی رضا کی خاطر ہر کام بجالانے والے ہوتے ہیں اُن کے دشمنوں کا بھی خدا تعالیٰ دشمن ہو جاتا ہے اور اُن کے دوستوں کا دوست ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جو بھی کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُس میں برکت ڈالتا ہے اُن کو کامیابیاں عطا فرماتا ہے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو اس کوشش میں رہتے ہیں کہ جب موت آئے تو ایسی حالت میں آئے کہ خدا تعالیٰ کے فرمانبردار اور حقیقی مسلمان بننے کی کوشش ہو۔ ہم احمدیوں کے لئے تو یہ نصیحت ہے ہی اور ہمیں اس کی کوشش میں لگا رہنا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ آخرین میں جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے نبی مبعوث ہوگا اُسے مان لینا اور ہم نے مان لیا تو اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنانا اور ڈھالنا اور اس پر قائم رہنا ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ہم نے یہ ذمہ داری ادا کرنی ہے۔ ہر احمدی کو یہ سامنے رکھنا چاہئے لیکن جیسا کہ میرے بعض الفاظ اور بعض فقروں سے ظاہر ہو رہا ہوگا کہ میں عامّۃ المسلمین کو بھی اس حوالے سے توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ چنانچہ جب میں نے سیاسی لیڈروں یا مولویوں کا حوالہ دیا تو یہ اُن کے لئے بھی تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ایک طبقہ ایسا ہے جو ہمارے پروگرام دیکھتا اور سنتا ہے اور اس کا اظہار بھی ہوتا رہتا ہے کہ اُن تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ پس اس حوالے سے مَیں اُن لوگوں تک بھی یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں جو یہ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ گزشتہ دنوں مجھے پاکستان سے ہی ایک خط آیا اور اس طرح کے بعض دفعہ آتے رہتے ہیں۔ چند دوست جو غیر از جماعت ہیں اکٹھے بیٹھ کر ایم ٹی اے دیکھتے ہیں یا انہوں نے احمدیت کا کچھ مطالعہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ تمام باتیں جو آپ کرتے ہیں، یہ سن کر اور زمانے کے تمام حالات دیکھ کر ہمیں یقین ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام سچے ہیں اور جماعت احمدیہ حق پر ہے۔ ہماری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں لیکن ہم میں معاشرے کا اور مولوی کا خاص طور پر مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں بزدل سمجھ لیں کہ ہماری تمام ہمدردیوں کے باوجود، ہماری خواہش کے باوجود ہم جماعت میں اس خوف سے شامل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ایک شخص نے اپنے غیر از جماعت دوسرے دوست کو کہا کہ اگر یہ جماعت سچی ہوئی تو پھر ہمیں خدا کے عذاب سے بھی ڈرنا چاہئے جس سے اللہ تعالیٰ نے سچوں کے لئے ڈرایا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے کا ارشاد فرما رہا ہے۔ جماعت احمدیہ سچی ہے اور یقیناً (سچی) ہے۔ اُس کی سچائی پر خدا تعالیٰ کی 124 سالہ فعلی شہادت ہی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے اور ہونی چاہئے۔ باوجود منظّم مخالفتوں کے جو حکومتوں کی طرف سے بھی کی گئیں اور کی جارہی ہیں، باوجود علماء کے فتوؤں کے، اُن علماء کے فتوؤں کے جو سچائی سے ہٹے ہوئے ہیں، اُن کے کہنے کی وجہ سے بعض ملکوں میں خاص طور پر پاکستان میں مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ باوجود احمدیوں پر مظالم ڈھائے جانے کے، اُن کے مالوں کو لُوٹنے کے، اغواء اور قتل کرنے کے، گھروں کو جلانے کے، ملازمتوں سے برطرف کرنے کے، بچوں کو سکولوں اور کالجوں میں ٹارچر دینے اور اُنہیں پڑھائی سے روکنے کے یہ لوگ نہ صرف اپنے ایمان پر قائم ہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کے لئے تیار ہیں۔ پس یہ احمدیت کی سچائی کا، ایمان کا کافی ثبوت ہونا چاہئے۔ اور ساری روکوں کے باوجود بھی جماعت پھر بھی ترقی کر رہی ہے۔ پس ایک دنیاوی لحاظ سے کمزور جماعت کی یہ ترقی اس وجہ سے ہے کہ وہ خدا جو نعم المولیٰ و نعم النصیر ہے ہمارے ساتھ ہے۔ اور یہی خدا تعالیٰ نے مومنوں کی نشانی بتائی ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت اُن کے شاملِ حال رہتی ہیں۔

اب اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں تو اسلام کی خدمت کے نام پر جو بھی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اور اپنی طرف سے جو جہادی کارروائیاں بھی کر رہی ہیں، اُن کا نتیجہ سوائے اسلام کی بدنامی کے اور کچھ نہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ مَیں اپنے راستے میں جہاد کے لئے نکلنے والوں کو کامیاب کرتا ہوں، اُنہیں کامیابیاں عطا فرماتا ہوں تو کون سی کامیابی ہے جو انہوں نے حاصل کی ہے؟ مسلمان ہی مسلمان کو قتل کر رہا ہے۔ اسلحہ ہے تو وہ بڑی طاقتوں سے لیا جارہا ہے۔ مسلمانوں کے پاس تو اپنی نہ کوئی فیکٹریاں ہیں، نہ اسلحہ خانے ہیں یا اس کے کارخانے ہیں۔ اب شام میں بھی جو کچھ ہو رہا ہے، وہاں کے حکومت مخالف جو لوگ ہیں، یا گروپ ہے یا مختلف قسم کے گروہ ہیں جو اکٹھے ہوگئے ہیں، اُن کا مغربی دنیا سے یہی مطالبہ ہے، وہ یہی کہہ رہے ہیں کہ اگر تم حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہو تو ہمیں اسلحہ دو۔ اب یہ اسلحہ حکومت کا بھی اور حکومت مخالف گروہوں کا بھی، دونوں میں سے کسی کے بھی خلاف جو استعمال ہو رہا ہے، یہ کون لوگ ہیں جن کے خلاف استعمال ہو رہا ہے؟ (ظاہر ہے کہ) صرف مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔ تقویٰ نہ حکومت میں ہے اور نہ دوسرے گروہ میں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری نہ ایک گروہ میں ہے، نہ دوسرے میں ہے۔ پس یہ دونوں طرف سے تقویٰ سے عاری لوگ ہیں اور یہی دین سے دُور ہٹنے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ردّ کرنے والے لوگ ہیں۔

امیر تیمور ایک مسلمان حکمران گزرا ہے جو معمولی حیثیت سے اُٹھا اور دنیا کے بہت بڑے وسیع علاقے میں اُس کی حکومت قائم ہوئی۔ وہ کہتا ہے کہ جب جنگوں کے لئے مَیں نکلتا ہوں یا کسی ملک پر حملہ کرنا ہو تو مَیں یہ دیکھتا ہوں کہ وہاں جو مسلمان بادشاہ ہیں، وہ عوام کا حق ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اور یا دین پر قائم ہیں کہ نہیں۔ اگر عوام کا حق نہیں ادا کر رہے، نہ ہی وہ دین پر قائم ہیں اور ظلم و بربریت اُن ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے تو میں پھر اُن پر حملہ کرتا ہوں اور اُن کو زیر کر لیتا ہوں اور پھر وہاں ایسا نظام جاری کرتا ہوں جو اسلامی نظام ہو۔ اس وجہ سے جو مجھے کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کی مدد و تائید کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ بہرحال جس طرح وہ بیان کرتا ہے، اُس کی بہت سی پالیسیاں انصاف پر مبنی تھیں جس کی وجہ سے وہ کامیابیاں حاصل کرتا رہا۔ بعض ظلم بھی اُس سے ثابت ہوتے ہیں لیکن لگتا یہ ہے کہ اُس زمانے کے بادشاہوں میں شاید سب سے بہتر وہ تھا تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی مدد فرماتا رہا۔ اُس نے اپنا ایک اصول یہ بتایا کہ حکومت کرنے کے لئے انصاف، حکمت، دانائی، غریبوں کا بھی خیال رکھنا، عوام کا خیال رکھنا، حکومت کے کارندوں کا بھی خیال رکھنا۔ جہاں حملہ کیا اور جن ملکوں کو زیر کیا، اُن کے عوام کا بھی حق ادا کرنا، ظلم نہ کرنا ہے۔ اگر کسی چیز کے دس حصے بنائے جائیں تو کہتا ہے میری کامیابی کے نو حصے ان چیزوں پر مشتمل ہیں اور ایک حصہ صرف تلوار کا ہے۔

(ماخوذ از تزک تیموری مترجم سید ابوالہاشم ندوی صفحہ 20، 73 تا 77، 116 تا 120۔ سنگ میل پبلیکیشنز لاہور 2001ء)

اب اگر ہم ہر اسلامی ملک میں جھانک کر دیکھیں تو اُن میں صرف اپنے مفادات نظر آتے ہیں۔ رعایا اور عوام کی کسی کو کوئی فکر نہیں۔ صرف اپنے تخت اور اپنی حکومت کی فکر ہے۔ علماء ہیں تو وہ اپنا کام چھوڑ کر مسلمانوں کی دینی تربیت کرنے کی بجائے اقتدار کی دوڑ میں پڑے ہوئے ہیں۔ یا پھر کچھ ایسے ہیں جو اسلام کے نام پر دہشتگرد تنظیموں کو چلا رہے ہیں یا اُن کی مدد کر رہے ہیں۔ دینی مدرسوں میں جہاد کے نام پر بچوں کی عسکری تربیت کی جاتی ہے۔ اسلحہ کے استعمال اور دہشتگردی کے لئے استعمال ہونے والے بم بنانے کے لئے طریقے سکھائے جاتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ کس کے خلاف استعمال ہونا ہے؟ مسلمانوں کے۔ مسلمان، مسلمان کے خون کا پیاسا ہوا ہوا ہے۔ اسلام جو امن اور محبت کا مذہب ہے، جس کا مطلب ہی یہ ہے کہ امن، حفاظت اور تکلیفوں اور مشکلات سے نکالنے والا۔ آج اس مذہب کو ان لوگوں نے اس قدر بدنام کر دیا ہے کہ دنیا میں کہیں بھی کوئی دہشتگردی کا واقعہ ہو تو پہلے مسلمان تنظیموں کا نام لیا جاتا ہے اور اکثر تنظیمیں اس کو قبول بھی کر لیتی ہیں اور قبول نہ بھی کریں تب بھی اُن پر ہی شک جاتا ہے۔

گزشتہ دنوں امریکہ میں جو میراتھن (Marathon) ہو رہی تھی۔ ان کے کھلاڑی دوڑ رہے تھے تو وہاں دو بم دھماکے ہوئے ہیں اور جو ظلم ہوا ہے تو فوراً وہ لوگ جو اسلام مخالف ہیں، جو اسلام کو بدنام کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں، انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ مسلمانوں نے کیا ہوگا۔ کسی تنظیم کا نام نہیں لیتے۔ وہ تو مسلمانوں کا بحیثیت مجموعی کہتے ہیں۔ وہ تو شکر ہے کہ اس دفعہ ان تنظیموں کی طرف سے بھی انکار کیا گیا ہے کہ ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اگر صرف یہی بیان دیتے تو کافی تھا لیکن کیونکہ تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری، اطاعت اور اُس کے احکامات پر عمل کرنے سے یہ لوگ عاری ہیں، اُس سے دور ہٹے ہوئے ہیں، اس لئے ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ ہم نے کیا تو نہیں لیکن جس نے بھی کیا ہے اُس نے بہت اچھا کیا ہے اور ہم اُس کی حمایت کرتے ہیں۔ تو ان نہتّوں پر حملہ کر کے جو دنیا سے جمع ہوئے ہوئے تھے، کیا ملا؟ یا ان حمایت کرنے والوں کو اس سے کیا حاصل ہوگا؟ ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ ہم سے زیادہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی اور کو محبت نہیں ہے۔ اور دوسری طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور تعلیم کے خلاف باتیں کی جاتی ہیں۔ محبت کرنے والے تو محبوب کی چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی اہمیت دیتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جنگ میں بھی معصوموں، بچوں، عورتوں، بوڑھوں، راہبوں کو نقصان پہنچانے سے منع کیا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ جلد 7 صفحہ 654 و 656 کتاب الجہاد باب من ینہی عن قتلہ فی دار الحرب حدیث نمبر 7 و 21 مطبوعہ دار الفکر) اور قرآنِ کریم نے تو جنگ کی اجازت دے کر بھی خاص طور پر ہر مذہب کی حفاظت کی ہے۔ کجا یہ کہ جنگ کے بغیر کئی جانوں کو تلف کر دیا، کئی لوگوں کو ان کے اعضاء سے محروم کر دیا۔ بہت سارے لوگ جو بچے ہیں ان کے بھی کسی کا بازو کاٹنا پڑا، کسی کی ٹانگ کاٹنی پڑی۔ اس لئے ایک امریکن نے، لکھنے والے جرنلسٹ نے یا کالم لکھنے والا تھا شاید، اخبار میں اُنہیں یہاں تک کہہ دیا کہ اس کا صرف ایک علاج ہے کہ تمام مسلمانوں کو قتل کر دو۔ تو یہ جرأت غیر مسلموں میں کیوں پیدا ہو رہی ہے؟ اس کو ہوا خود مسلمان دے رہے ہیں۔

یہاں مغرب میں تو اِکّا دُکّا یہ واقعہ ہوتا ہے، اُس کے بعد یہ باتیں سننی پڑتی ہیں۔ اسلامی ممالک میں تو بے چینی تقریباً ستر فیصد ممالک میں ہے اور روز کا معمول ہے۔ پاکستان میں دیکھ لیں۔ افغانستان میں دیکھ لیں۔ مصر میں دیکھ لیں۔ شام میں دیکھ لیں۔ لیبیا میں دیکھ لیں۔ صومالیہ میں دیکھ لیں۔ سوڈان میں دیکھ لیں۔ الجزائر میں دیکھ لیں۔ ہر جگہ مسلمان، مسلمان کو قتل کر رہا ہے اور ظلم یہ ہے کہ مذہب کے نام پر کر رہا ہے۔ اگر ظلم کرنے ہی ہیں تو کم از کم مذہب کے نام پر تو نہ کریں۔ اس قتل و غارت کو جہاد کا نام تو نہ دو۔ جن اسلامی ملکوں میں کھل کر دہشتگردی نہیں ہے تو وہاں کے عوام کے حق ادا نہیں کئے جارہے۔ وہاں انصاف نہیں ہے۔ غریب غریب تر ہو رہا ہے اور امیر امیر تر

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A. Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

***Mobile*: 07702896350 -- *24hrs Crime Line*: 07533667921**

ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اب سعودی عرب میں جو تیل کی دولت سے مالا مال ملک ہے، بڑا امیر ملک کہلایا جاتا ہے وہاں بھی غریب لوگ ہیں۔ غریب بیوائیں، یتیم بچے دو وقت کی روٹی کو ترستے ہیں۔ کہنے کو تو اسلام کے نام پر عورت کے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی ہے۔ کام کرنے پر ان لوگوں نے پابندی لگائی ہوئی ہے۔ لیکن اُس کی ضرورت کا خیال بھی جو حکومت کو رکھنا چاہئے تھا وہ نہیں رکھا جاتا۔ جو راشن مقرر کیا ہے، اگر کیا بھی ہے تو وہ بھی اتنا تھوڑا ہے کہ کسی کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ بادشاہوں کے اپنے محلوں میں تو دیواروں پر بھی سونے کے پانی پھرے ہوئے ہیں۔ تیل کی دولت کا بے انتہا فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ اُسے لٹایا جا رہا ہے اور جو رعایا ہے وہ بھوکی مر رہی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ٹی وی پر ایک پروگرام آیا تھا، ڈوکومنٹری دکھائی گئی تھی جس میں یہ حقائق بیان ہوئے تھے کہ کس طرح اُن سے سلوک کیا جاتا ہے، کس طرح کیسی حالت میں وہ لوگ رہتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے اسلامی ممالک کا حال ہے۔ بے چینی اور بے انصافی، ظلم و تعدی، حکومت کا حق ادا نہ کرنا، یعنی جو اُس کے ذمہ رعایا کا حق ہے۔ اور اسی طرح عوام جو ہیں وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتے اور جب عوام کو موقع ملے تو اُن کی طرف سے بھی ظلم کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ سب تقویٰ سے دُوری ہے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے اپنے آپ کو باہر نکالنا ہے۔

کہنے کو تو کہتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کامل اور مکمل تعلیم ہے اور یقیناً ہے لیکن ان کی یہ بات کہ اس وجہ سے ہمیں اب کسی مجدد کی ضرورت نہیں ہے، کسی مسیح و مہدی کی ضرورت نہیں ہے، کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے، یہ چیزیں غلط ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمانے کی اصلاح کے لئے ایسا شخص مبعوث ہوگا۔ خود زمانے کے حالات بھی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ مسلمان تعلیم کو بھلا چکے ہیں۔ مساجد تو ہیں لیکن علماء نے اُنہیں سیاسی اکھاڑے بنالیا ہے۔ قرآنِ کریم تو ہے لیکن وہ بھی صرف خوبصورت الماریوں کی سجاوٹ اور زینت بنا ہوا ہے۔ علماء اپنی مرضی کی تفسیریں کر کے، عوام کو، عامۃ المسلمین کو غلط راستوں پر چلا رہے ہیں۔ پس یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ ضرورت نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے کی ضرورت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ضرورت ہوگی۔ پس یہ علماء کسی طرح بھی اس کا انکار نہیں کر سکتے، یا اگر کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں، غلط کہتے ہیں۔ عوام الناس کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ یہ ضرورت ہے اور یقیناً ہے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر آئے اور مسلمانوں کے اس بگاڑ کی بھی اصلاح کرے اور اسلام کا جو غلط تصور غیر مسلم دنیا میں قائم ہو چکا ہے اُس کو زائل کر کے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلائے اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لائے۔ عوام کو ان علماء نے نبی کی بحث میں الجھا کر اپنے مقصد پورے کرنے شروع کئے ہوئے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ نے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود اور مہدی معہود کو نبی کے نام سے پکارا ہے تو پھر کسی اور کا کیا حق بنتا ہے کہ اپنی تشریحیں کر کے اُس کے اور اُس کے ماننے والوں کے خلاف ظلم و تعدی کا بازار گرم کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا، خود دنیا کے حالات اس بات کی گواہی دے رہے ہیں کہ باوجود قرآنِ کریم کے اپنی اصلی حالت میں موجود ہونے کے عموماً مسلمانوں کی دینی، روحانی، اخلاقی حالت جو ہے وہ گر رہی ہے۔ تقویٰ ختم ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی اطاعت اور فرمانبرداری سے مسلمانوں کی اکثریت باہر نکل چکی ہے۔ پس سوچنے والی بات ہے کہ ان حالات میں کوئی ایسا طریق ہونا چاہئے جو اصلاح پیدا کرے۔ کوئی ایسا شخص ہو جو اسلام کی تعلیم کی روح کو سمجھے اور آگے مسلمانوں میں جاری کرے۔

ہم احمدی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش قسمت ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ شخص اپنے وعدے کے مطابق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی میں بھیج دیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں قرآنِ کریم کے علم و عرفان کے خزائن کو وضاحت سے اپنی کتب میں بیان کر کے حق و باطل کے فرق کو ظاہر کر کے، اسلام کی برتری دنیا کے تمام ادیان پر ثابت کر کے، دشمنوں کو کھلے چیلنج دے کر اور اپنے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کی مہر ثبت کر کے، دشمنوں کے منہ بند کر کے، ایک لمبا عرصہ زندگی گزار کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گیا اور اپنے پیچھے خدا تعالیٰ کی تائیدات سے تا قیامت جاری رہنے والا سلسلہ چھوڑ گیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہوں پر آگے سے آگے بڑھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارضی و سماوی تائیدات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں مختلف آفات کی صورت میں بھی ظاہر ہوئیں، اُن کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ کیا اہلِ پاکستان کے لئے اور عامۃ المسلمین کے لئے یہ زلزلے، یہ آفات، یہ سیلاب، یہ دنیا میں مسلمانوں کی بے وقعتی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے؟ اب گزشتہ دنوں جو زلزلہ آیا، وہ صرف ایک ملک میں نہیں تھا۔ پاکستان میں بھی اُس سے نقصان ہوا۔ ایران میں بھی ہوا۔ افغانستان میں، شرقِ اوسط کے ممالک میں، بلکہ انڈونیشیا تک چلا گیا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی جو تقدیر چل رہی ہے اس پر مسلمانوں کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ توبہ کی ضرورت ہے۔ استغفار کی ضرورت ہے۔ نام نہاد علماء سے ڈرنے کی بجائے اُنہیں آئینہ دکھانے کی ضرورت ہے کہ کیوں ہمیں اسلام کی تعلیم کے خلاف باتیں بتاتے ہو۔ کہیں ایک واقعہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں سے ایسا بیان کر دیں کہ آپ نے ایسا کیا جو یہ تعلیم دیتے ہیں، یا ایسی تعلیم دی جو آجکل کے علماء دے رہے ہیں۔ پس یہ اسلام جو علماء ہمیں بتاتے ہیں، وہ اسلام نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام کی تعریف تو محبت، پیار، امن، سلامتی اور تکلیفوں کو دور کرنا ہے، نہ کہ اسلام کے نام پر اپنے ذاتی مفادات کی خاطر ان تکلیفوں کو اَور زیادہ کرنا ہے۔

پس ہر مسلمان کا فرض ہے کہ تقویٰ کو تلاش کر کے اُس پر قدم مارنے کی کوشش کرے۔ موت کو سامنے رکھے جس کا کوئی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میری اتنی زندگی ہے۔ اور وہ عمل کرے جو خدا تعالیٰ کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں اور اُس کے بندوں کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پیش کرتا ہوں جن سے آپ کی اہمیت اور مسلمانوں کو آپ کے ماننے کی ضرورت واضح ہو جاتی ہے اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ ترقی وہی لوگ کریں گے جو سچے دل سے عمل کرتے ہوئے مسیح موعود علیہ السلام کو مانیں گے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں جو خدا تعالیٰ کی بجائے دنیا کے بت کو عظمت دی گئی ہے، اس کی امانی اور امیدوں کو رکھا گیا ہے۔ مقدمات، صلح جو کچھ ہے وہ دنیا کے لیے ہے، اس بُت کو پاش پاش کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت ان کے دلوں میں قائم ہو اور ایمان کا شجر تازہ بہ تازہ پھل دے۔ اس وقت درخت کی صورت ہے مگر اصل درخت نہیں کیونکہ اصل درخت کے لیے تو فرمایا: أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ۔ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا۔ (ابراهیم :25 تا26) یعنی کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال یعنی مثال دینِ کامل کی کہ وہ بات درختِ پاکیزہ کی مانند ہے جس کی جڑھ ثابت ہو اور جس کی شاخیں آسمان میں ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہے۔ اَصْلُهَا ثَابِتٌ سے یہ مراد ہے کہ اصول ایمانیہ اس کے ثابت اور محقق ہوں اور یقین کامل کے درجہ تک پہنچے ہوئے ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل دیتا رہے۔ کسی وقت خشک درخت کی طرح نہ ہو۔ مگر بتاؤ کہ کیا اب یہ حالت ہے؟ بہت سے لوگ کہہ تو دیتے ہیں کہ ضرورت ہی کیا ہے؟ اُس بیمار کی کیسی نادانی ہے جو یہ کہے کہ طبیب کی حاجت ہی کیا ہے؟ وہ اگر طبیب سے مستغنی ہے اور اس کی ضرورت نہیں سمجھتا تو اس کا نتیجہ اس کی ہلاکت کے سوا اَور کیا ہوگا؟ اس وقت مسلمان اَسْلَمْنَا میں تو بے شک داخل ہیں مگر اٰمَنَّا کی ذیل میں نہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب ایک نور ساتھ ہو۔ غرض یہ وہ باتیں ہیں جن کے لیے مَیں بھیجا گیا ہوں اس لیے میرے معاملہ میں تکذیب کے لیے جلدی نہ کرو بلکہ خدا تعالیٰ سے ڈرو اور توبہ کرو کیونکہ توبہ کرنے والے کی عقل تیز ہوتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 566-565۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے طاعون کے نشان کی مثال دی ہے کہ:

’’طاعون کا نشان بہت خطرناک نشان ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھ پر جو کلام نازل کیا ہے وہ یہ ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ (الرعد:12) یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس پر لعنت ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ارادے کی اس وقت تبدیلی ہوگی جب دلوں کی تبدیلی ہوگی۔ پس خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے قہر سے خوف کھاؤ۔ کوئی کسی کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا۔ معمولی مقدمہ کسی پر ہو تو اکثر لوگ وفا نہیں کر سکتے۔ پھر آخرت میں کیا بھروسہ رکھتے ہو۔ جس کی نسبت فرمایا ہے۔ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيْهِ۔ (عبس: 35)‘‘۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 566۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)۔ اُس دن یعنی قیامت والے دن بھائی بھائی سے دور ہٹے گا، بھاگے گا۔

فرمایا: ’’دیکھو جس طرح جو شخص اللہ اور اُس کے رسول اور کتاب کو ماننے کا دعویٰ کر کے اُن کے احکام کی تفصیلات مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تقویٰ، طہارت کو بجا نہ لاوے اور اُن احکام کو جو تزکیۂ نفس، ترکِ شر اور حصولِ خیر کے متعلق نافذ ہوئے ہیں چھوڑ دے، وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے اور اُس پر ایمان کے زیور سے آراستہ ہونے کا اطلاق صادق نہیں آ سکتا۔ اسی طرح سے جو شخص مسیح موعود کو نہیں مانتا، یا ماننے کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بھی حقیقتِ اسلام اور غایتِ نبوت اور غرضِ رسالت سے بے خبر محض ہے اور وہ اس بات کا حق دار نہیں ہے کہ اس کو سچا مسلمان، خدا اور اُس کے رسول کا سچا تابعدار اور فرمانبردار کہہ سکیں کیونکہ جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قرآنِ شریف میں احکام دیئے ہیں اُسی طرح سے آخری زمانے میں ایک آخری خلیفہ کے آنے کی پیشگوئی بھی بڑے زور سے بیان فرمائی ہے اور اُس کے نہ ماننے والے اور اُس سے انحراف کرنے والوں کا نام فاسق رکھا ہے۔ قرآن اور حدیث کے الفاظ میں فرق (جو کہ فرق نہیں بلکہ بالفاظ دیگر قرآنِ شریف کے الفاظ کی تفسیر ہے) صرف یہ ہے کہ قرآنِ شریف میں خلیفہ کا لفظ بولا گیا ہے اور حدیث میں اسی خلیفۂ آخری کو مسیح موعود کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پس قرآنِ شریف نے جس شخص کے مبعوث کرنے کے متعلق وعدے کا لفظ بولا ہے اور اس طرح سے اُس شخص کی بعثت کو ایک رنگ کی عظمت عطا کی ہے، وہ مسلمان کیسا ہے جو کہتا ہے کہ ہمیں اس کے ماننے کی ضرورت ہی کیا ہے؟‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 551۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’اے نادان قوم! مَیں تمہیں کس سے مشابہت دوں۔ تم ان بدقسمتوں سے مشابہ ہو جن کے گھر کے قریب ایک فیّاض نے ایک باغ لگایا اور اُس میں ہر ایک قسم کا پھلدار درخت نصب کیا اور اس کے اندر ایک شیرین نہر چھوڑ دی جس کا پانی نہایت میٹھا تھا۔ اور اس باغ میں بڑے بڑے سایہ دار درخت لگائے جو ہزاروں انسانوں کو دھوپ سے بچا سکتے تھے۔ تب اُس قوم کی اُس فیّاض نے دعوت کی جو دھوپ میں جل رہی تھی اور کوئی سایہ نہ تھا اور نہ کوئی پھل تھا اور نہ پانی تھا تا وہ سایہ میں بیٹھیں اور پھل کھاویں اور پانی پئیں۔ لیکن اس بدبخت قوم نے اس دعوت کو ردّ کیا اور اُس دھوپ میں شدتِ گرمی اور پیاس اور بھوک سے مر گئے۔ اس لئے خدا فرماتا ہے کہ ان کی جگہ مَیں دوسری قوم کو لاؤں گا جو ان درختوں کے ٹھنڈے سایہ میں بیٹھے گی اور ان پھلوں کو کھائے گی اور اس خوشگوار پانی کو پیئے گی۔ خدا

نے مثال کے طور پر قرآن شریف میں خوب فرمایا کہ ذوالقرنین نے ایک قوم کو دھوپ میں جلتے ہوئے پایا اور ان میں اور آفتاب میں کوئی اوٹ نہ تھی اور اس قوم نے ذوالقرنین سے کوئی مدد نہ چاہی۔ اس لئے وہ اُسی بلا میں مبتلا رہی۔ لیکن ذوالقرنین کو ایک دوسری قوم ملی جنہوں نے ذوالقرنین سے دشمن سے بچنے کے لئے مدد چاہی۔ سو ایک دیوار اُن کے لئے بنائی گئی اس لئے وہ دشمن کی دست برد سے بچ گئے۔ سو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآنِ شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین مَیں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی صدی کو پایا۔ اور دھوپ میں جلنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسلمانوں میں سے مجھے قبول نہیں کیا۔ اور کیچڑ کے چشمے اور تاریکی میں بیٹھنے والے عیسائی ہیں جنہوں نے آفتاب کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ اور وہ قوم جن کے لئے دیوار بنائی گئی وہ میری جماعت ہے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہی ہیں جن کا دین دشمنوں کے دست بُرد سے بچے گا۔ ہر ایک بنیاد جو سست ہے اس کو شرک اور دہریت کھاتی جائے گی۔ مگر اس جماعت کی بڑی عمر ہوگی اور شیطان ان پر غالب نہیں آئے گا۔ اور شیطانی گروہ ان پر غلبہ نہیں کرے گا۔ اُن کی حجت تلوار سے زیادہ تیز اور نیزہ سے زیادہ اندر گھسنے والی ہوگی اور وہ قیامت تک ہر ایک مذہب پر غالب آتے رہیں گے''۔

فرمایا: ''ہائے افسوس ان نادانوں پر جنہوں نے مجھے شناخت نہ کیا۔ وہ کیسی تیرہ و تاریک آنکھیں تھیں جو سچائی کے نور کو دیکھ نہ سکیں۔ مَیں اُن کو نظر نہیں آ سکتا کیونکہ تعصّب نے ان کی آنکھوں کو تاریک کر دیا۔ دلوں پر زنگ ہے اور آنکھوں پر پردے۔ اگر وہ سچی تلاش میں لگ جائیں اور اپنے دلوں کو کینہ سے پاک کر دیں۔ دن کو روزے رکھیں اور راتوں کو اُٹھ کر نماز میں دعائیں کریں اور روئیں اور نعرے ماریں تو امید ہے کہ خدائے کریم ان پر ظاہر کر دے کہ مَیں کون ہوں۔ چاہئے کہ خدا کے استغناء ذاتی سے ڈریں''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21 صفحہ 313 تا315)

(اللہ تعالیٰ بڑا غنی ہے اُس سے ڈریں اور اپنی عاقبت کی فکر کریں)

فرمایا: ''اے لوگو! خدا کی اور خدا کے نشانوں کی تحقیر مت کرو اور اُس سے گناہوں کی معافی چاہو اور اُس کے سامنے اپنے گناہوں کے خوف سے فروتنی کرو۔ کیا تمہیں اُس قوم کا انجام بھول گیا جنہوں نے تم سے پہلے تکذیب کی؟ یا خدائے سزا دہندہ کی کتابوں میں تمہیں بری رکھا گیا ہے؟ پس اپنے بدخطرات سے خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے جاؤ، اگر ڈرنے والے ہو۔ ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور عداوت کرنے والوں سے پرہیز کرو۔ پھر فکر کرو کہ کیا تمہیں وہ ثبوت نہیں دیئے گئے جو تم سے پہلے کافروں کو دیئے گئے؟ اور کیا تمہارے پاس نشان نہیں آئے؟ کیا تم خدا کی تحقیر کرنے سے حقیر اور ذلیل نہیں ہو چکے؟ کیا تمہارے یہ تمام قرض، قرضداروں کی طرح ادا نہیں کئے گئے؟ پس اُس مُنعم حقیقی کی قَسم ہے جس نے مجھے اس محلّ میں وارد کیا اور میری تصدیق کے لئے باندھا اور کھولا اور مجھے اولاد دی۔ اور میرے لئے دشمنوں کو ہلاک کیا۔ اور اپنے نشانوں میں ایجاد اور اعدام کو دکھایا''۔ (بنانے اور بگاڑنے کے، دونوں طرح کے نشان دکھائے) ''اور مذاہب کے جلسہ میں پیدا کرنے کا نشان دکھلایا۔'' (یہ بھی پیشگوئی کے مطابق وہ جلسہ تھا جہاں آپ کی کتاب پڑھی گئی تھی) ''اور گوسالہ مقتول میں مارنے کا نشان دکھلایا۔ اور قولی نشان اور فعلی نشان دیکھنے والوں کے لئے دکھلایا۔ اور خدا تعالیٰ نے کسوف اور خسوف تم کو رمضان میں دکھلایا۔ اور میری بلاغت کے ساتھ تم کو ملزم کیا اور مجھ کو قرآن سکھلایا۔......''

فرمایا: ''اے لوگو! میں ربّ قدیر کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں۔ پس کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو اُس غیّور کبیر سے خوف کرے، یا غفلت کے ساتھ ہم سے گزر جاؤ گے؟ اور تم نے اپنے مکروں کو انتہا تک پہنچا دیا اور شکاریوں کی طرح حیلہ بازی میں بڑی دیر لگائی۔ پس کیا تم نے بجز خذلان اور محرومی کے کچھ اَور بھی دیکھا؟ اور کیا تم نے وہ امر پایا جس کو ڈھونڈا بغیر اس کے کہ ایمان کو ضائع کرو۔'' (وہ باتیں جو ڈھونڈیں، کیا تم نے پالیں؟ اس کے بغیر کہ تمہارا ایمان بھی ضائع نہ ہو) ''پس اے مسلمانوں کی اولاد! خدا سے ڈرو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدا نے کیسے میری بات کو پورا کیا۔ اور اپنی بخشش میرے لئے بہت دکھلائی۔ پس تمہیں کیا ہو گیا کہ خدا کے نشانوں کی طرف منہ نہیں کرتے۔ اور میرے لئے ملامت کے تیر پیکان پر رکھتے ہو۔ کیا تم نے اپنے زعم کا بطلان نہیں دیکھا اور اپنے وہم کی خطا تم پر ظاہر نہیں ہوئی؟ پس اس کے بعد مذمّت کے لئے کھڑے مت ہو اور بعد آزمائش کے جھوٹ کو مت تراشو، اور زبانوں کو بند کرو اگر تم متقی ہو۔ اُس آدمی کی طرح توبہ کرو جو شرمندہ ہوتا ہے اور اپنے انجام اور بدعاقبت سے ڈرتا ہے اور خدا توبہ کرنے والوں سے پیار کرتا ہے۔'' (حجۃ اللہ روحانی خزائن جلد12 صفحہ 193-192)

اللہ تعالیٰ عامّۃ المسلمین کے دل کھولے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو سمجھنے والے ہوں، تا جن حالات و مشکلات سے یہ گزر رہے ہیں اُن سے نجات پائیں۔ آفات کے جو جھٹکے ان کو خدا تعالیٰ لگا رہا ہے اُس کے اشاروں کو سمجھیں اور تکذیب اور ظلموں سے باز آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ تقویٰ پر چلیں اور اپنے قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور دنیا کو ہر وقت تباہی سے ہوشیار کرتے رہیں۔

اس وقت میں دو وفات یافتگان کا ذکر بھی کروں گا اور جمعہ کی نماز کے بعد ان کے جنازے بھی ہوں گے۔

پہلا مکرم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب کا ہے جو 6/اپریل 2013ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ چوہدری صاحب نے ایف اے پاس کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر اپنی زندگی وقف کی تھی، زندگی وقف کرنے کے بعد بطور انسپکٹر بیت المال قادیان میں کام کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جب صدر خدام الاحمدیہ تھے، آپ پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ آپ کو چار خدام کے گروپ میں جلسہ دہلی کے دوران خواتین کے پنڈال کی حفاظت کا موقع بھی ملا۔ جماعت کی تاریخ میں یہ مشہور واقعہ ہے اس موقع پر پتھراؤ بھی ہوا تھا جس میں ایک کارکن مکرم مشتاق باجوہ صاحب زخمی بھی ہو گئے تھے جو سوئٹزرلینڈ میں ہمارے مشنری اور مبلغ رہے ہیں۔ تقسیمِ ہند کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ آخر وقت تک قادیان کی حفاظت کے لئے ٹھہرے رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کو صرف چار دن پہلے واپس پاکستان بھجوایا تھا۔ پھر آپ ٹی آئی کالج لاہور میں بطور اکاؤنٹنٹ اور ہوسٹل ٹیوٹر کام کرتے رہے۔ پھر ٹی آئی کالج ربوہ میں بطور DPE اور انچارج لائبریری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ خلافت لائبریری میں بھی کام کیا۔ نصرت جہاں اکیڈمی میں انہوں نے بطور استاد کام کیا۔ بعد میں پھر سروس کے دوران ہی بی اے بھی کیا۔ اُس کے بعد ایم اے اسلامیات بھی کیا۔ کوالیفائیڈ DPE بھی تھے۔ 1953ء کے فسادات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کوئٹہ میں قیام کے دوران صدر خدام الاحمدیہ کی طرف سے جن خدام کو حفاظت کے لئے بھجوایا گیا اُن میں سے ایک چوہدری صاحب بھی تھے۔ اور جب ربوہ کی آبادی ہوئی ہے تو جماعت کی طرف سے جو پہلے انیس افراد بھجوائے گئے تھے، اس پہلے گروپ میں آپ شامل تھے۔ خدام الاحمدیہ میں صحت جسمانی کے مہتمم بھی رہے ہیں۔ والی بال اور ٹینس اور فٹ بال کے بڑے اچھے کھلاڑی تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے اور اپنا سب حساب اپنی زندگی میں صاف کر دیا تھا۔ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کا چندہ اپنے والدین، دادا اور پھوپھیوں وغیرہ بلکہ اگلی نسلوں میں دو پوتیوں کے بچوں کی طرف سے بھی ادا کیا کرتے تھے۔ بڑے نمازی، تہجد گزار تھے۔ ربوہ کے جو خاص لوگ ہیں ان کرداروں میں سے ایک تھے۔ جو مرضی ان کو کوئی کہہ دے، مَیں نے نہیں دیکھا کہ کبھی انہوں نے آگے سے جواب دیا ہو۔ خاموشی سے اور ہنستے ہوئے ہر بات کو سنتے۔ انتہائی شریف النفس، درویش صفت، خاموش طبع انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ یہاں کے ہمارے جو صدر انصار اللہ ہیں، چوہدری وسیم صاحب، ان کے بڑے بیٹے ہیں۔

دوسرا جنازہ جو ہے وہ مکرمہ قیصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کا ہے۔ ان کی وفات 13/اپریل کو ہوئی ہے۔ تقریباً 70 سال ان کی عمر تھی۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ام ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہو تھیں۔ ان کا کینسر ایک دم پھیل گیا جس کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی۔ بڑے عمدہ اخلاق کی مالک تھیں۔ بڑی ہنس مکھ، ملنسار، خلافت سے بڑا تعلق خاص طور پر میں نے نوٹ کیا۔ خلافت کے بعد ان کا مجھ سے بہت زیادہ تعلق بڑھ گیا۔ مالی قربانیوں میں بھی کچھ حصہ لیتی تھیں اور غریبوں کی بہت زیادہ ہمدرد تھیں۔ ان کے بعض غریب رشتہ داروں نے یا کم مالی کشائش والے رشتہ داروں نے بھی مجھے لکھا کہ ہمیشہ ہمارا خیال رکھا اور ان کو عزت دی، احترام کیا۔ ضرورتمندوں اور مستحقین کی خاموشی کے ساتھ مدد کیا کرتی تھیں۔ ملازموں کا بلکہ اُن کے رشتہ داروں کا بھی خیال رکھتی تھیں۔ جلسہ کے دنوں میں مہمانوں کی مہمان نوازی بہت کیا کرتی تھیں۔ آپ کے والد حضرت سعید احمد خان صاحب اور دادا مکرم کرنل اوصاف علی خان صاحب تھے جو حضرت نواب محمد علی خانصاحب کے خالہ زاد بھائی تھے۔ اور مرحومہ عبدالمجید خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور حضرت خان محمد خان صاحب کپورتھلوی کی پڑنواسی تھیں۔ پہلے آپ کے والد صاحب نے بیعت کی اور بعد میں آپ کے دادا نے۔ آپ کے والد صاحب پوچھنے پر کہ آپ نے پہلے کیوں احمدیت قبول کر لی؟ تو بڑے لہک کے یہ مصرعہ پڑھا کرتے تھے کہ 'پسند آیا ہمیں یہ دیں، ہم ایمان لے آئے'۔

ان کے جو پڑنانا تھے، حضرت خان محمد خان صاحب، وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بہت پرانے صحابہ میں سے تھے۔ اور یکم جنوری 1904ء کو اُن کی وفات ہوئی ہے، تو دوسرے دن نماز کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آج مجھے الہام ہوا ہے کہ ''اہلِ بیت میں سے کسی شخص کی وفات ہوئی ہے'' تو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے کہا کہ حضور کے اہلِ بیت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے سب خیریت سے ہیں تو پھر یہ الہام کس شخص کے بارے میں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ خان محمد خان صاحب کپورتھلوی کل فوت ہو گئے ہیں۔ یہ الہام مجھے اُنہی کے متعلق ہوا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے الہام میں اُنہیں اہلِ بیت میں سے قرار دیا۔ پھر ان کے بارے میں یہ بھی الہام تھا کہ ''ان کی اولاد سے نرم سلوک کیا جائے گا۔''

(ماخوذ از تذکرہ صفحہ 418 حاشیہ۔ ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اتفاق سے مَیں سپین میں ''تذکرہ'' کسی اور مقصد کے لئے دیکھ رہا تھا تو یہ الہامات بھی میری نظر کے سامنے سے گزرے۔ یہ دو الہامات ہیں جن میں ایک تو وفات کی خبر تھی، دوسرے ان کی اولاد سے نرم سلوک کیا جائے گا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی شان سے پورا ہوا۔ مکرمہ قیصرہ بیگم صاحبہ کے نانا جو خان محمد خان صاحب کے بیٹے تھے، انہوں نے ریاست کپورتھلہ میں ملازمت کے لئے درخواست دی تھی اور کافی کمپٹیشن (Competition) تھا۔ ان کو بگی خانہ کے لئے افسر بنایا گیا اور پھر وہ وہاں سے ترقی کرتے کرتے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہلِ بیت میں سے قرار دیا اور پھر ان کی پڑنواسی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بہو بھی بنی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے بچوں کو بھی نیکیوں کی توفیق دے اور جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔ ان کے خاوند مکرم میاں اظہر احمد صاحب کو بھی صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور صحت و عمر دے۔

بقیہ: خطاب حضور انور

از صفحہ نمبر 2

عبدِ رحمان بننے کی کوشش کرے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تم خدا کی ایک برگزیدہ قوم ہو جاؤ گے۔ تم وہ لوگ ہو جاؤ گے جو اُس کے خاص چنے ہوئے اور پسندیدہ لوگ ہیں۔ پس خدا کا پسندیدہ بننے کے لئے عبادات اور ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ انتہائی ضروری ہے کیونکہ یہی چیز ہے جو تقویٰ میں اضافے کا باعث بنتی ہے بشرطیکہ خالصتاً لِلّٰہ کی جائے۔

عبادات کا جو طریق خدا تعالیٰ نے ہمیں سکھایا ہے اُس میں سب سے بڑھ کر نماز ہے بشرطیکہ صحیح طرح ادا کی جائے۔ یہی نماز ہے جو پھر تقویٰ بھی پیدا کرتی ہے اور برائیوں سے بھی روکتی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّقُوْہُ (الانعام:73)۔ نماز کو قائم کرو اور اُس کا تقویٰ اختیار کرو۔ پس نماز کا قیام یہی ہے کہ اُس کو تمام شرائط کے ساتھ اور باقاعدگی کے ساتھ ادا کرو تو یہ تمہیں تقویٰ پر چلائے گی اور ہر برائی سے تمہاری ڈھال بن جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔ وَلَذِکْرُاللّٰہِ اَکْبَرُ (العنکبوت: 46)۔ کہ نماز قائم کرو، یقیناً نماز تمام ناپسندیدہ اور بری باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد، اُس کا ذکر سب کاموں سے بڑا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’نماز ہی ایک ایسی نیکی ہے جس کے بجا لانے سے شیطانی کمزوری دور ہوتی ہے اور اسی کا نام دعا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 679۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

شیطان چاہتا ہے کہ انسان اس میں کمزور رہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ جس قدر اپنی اصلاح کرے گا اس ذریعہ سے کرے گا۔ پس نماز میں سستیاں پیدا ہوتی ہیں تو وہ شیطان کے حملوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اور نماز ہی اصل میں دعا ہے اور نماز ہی پھر اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف عام حالات میں بھی متوجہ رکھتی ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیا، نمازیں نہ بھی پڑھیں تو یہ ذکر ہی نماز کا قائم مقام ہو گیا۔ یہ غلط بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ہر جگہ نماز قائم کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اس لئے فرض نمازوں کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کرنے کے بعد پھر نفلی نمازیں پڑھنے کا بھی حکم ہے تا کہ تقویٰ کے معیار بلند ہوں اور انسان ایک جگہ پر کھڑا نہ رہے۔ وَلَذِکْرُاللّٰہِ اَکْبَر جو یہاں کہا تو اس کا یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو ذکر نماز میں کیا جاتا ہے وہ سب سے بڑھ کر ہے۔ سورۃ الجمعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہ (سورۃ الجمعۃ:10)۔ یعنی جب جمعہ کے دن تمہیں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جلدی جلدی جایا کرو۔

پس نماز ہی سب سے بڑا ذکر ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء:104) یعنی اور جب بھی تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر یاد کرتے رہو اور جب اطمینان ہو جائے تو نماز کو قائم کرو، تمام شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ کیونکہ نماز مومنوں پر وقتِ مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

پس اگر جنگ کی حالت میں یا ہنگامی حالت میں، سفر کی حالت میں نماز قصر کرنے کا حکم ہے تو اس کمی کو کثرت ذکرِ الٰہی سے ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سے انسان غافل نہ ہو۔ اور پھر جب امن کی حالت پیدا ہو جائے، نارمل حالات پیدا ہو جائیں تو پھر وقتِ مقررہ پر نمازوں کی ادائیگی ہونی چاہئے۔ پس نماز کے علاوہ ذکرِ الٰہی کوئی چیز نہیں۔ ذکرِ الٰہی جو ہے نماز کا قائمقام نہیں ہو سکتا بلکہ ایک زائد چیز ہے جو عبادتوں میں کمی کو پورا کرنے کے لئے کرنے کا حکم ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد دل میں رہے۔ اور اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ اگر وقت پر نمازیں ادا کر رہے ہو تو کسی قسم کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے۔ نہیں، بلکہ یہ نمازیں اس لئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی یاد ہمیشہ رہے۔ اس لئے حدیث میں آیا ہے کہ ’’ایک نماز سے دوسری نماز تک کا انتظار کرنا ہی مومن کی علامت ہے۔‘‘ (سنن نسائی کتاب الطھارۃ باب الفضل فی ذالک حدیث143)

پس یہ انتظار اُس صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جب دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد بھی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بھی ہمارے سامنے یہی ہے۔ آپؐ کی زبان تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر اور شکر سے تر رہتی تھی لیکن احادیث میں ہمیں آپؐ کی نمازوں کی وقت پر ادائیگی اور نوافل کے قیام اور رکوع اور سجود کی لمبائی کا بھی ذکر ملتا ہے جس کا کوئی مقابلہ ہی نہیں کر سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ ’’میری زبان نیند میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہی ہوتی ہے۔‘‘

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب کان النبی ﷺ تنام عینہ ولا ینام قلبہ حدیث3569)

لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے اکثر حصے کو نوافل کی ادائیگی میں گزارتے رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اُس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہو گی اتنا ہی زیادہ تیزی، کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہو گا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دُوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا‘‘۔ فرمایا ’’اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اُسے دل کی تسکین، آرام اور محبت سے، اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرضِ زوال میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا۔ جب سے اسے ترک کیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔ دردِ دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 189۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

فرمایا: ’’نماز کیا ہے؟ ایک قسم کی دُعا ہے جو انسان کو تمام برائیوں اور فواحش سے محفوظ رکھ کر حسنات کا مستحق اور انعامِ الٰہیہ کا مورد بنا دیتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اللہ اسمِ اعظم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام صفات کو اس کے تابع رکھا ہے‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کا جو نام اللہ ہے، وہ اسمِ اعظم ہے اور تمام صفات اللہ تعالیٰ کی اسی اسم کے تحت ہیں) فرمایا کہ: ’’اب ذرا غور کرو۔ نماز کی ابتدا اذان سے شروع ہوتی ہے۔ اذان اَللّٰہُ اَکْبَر سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی اللہ کے نام سے شروع ہو کر لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ ہی پر ختم ہوتی ہے۔ یہ فخر اسلامی عبادت ہی کو ہے کہ اس میں اوّل اور آخر میں اللہ تعالیٰ ہی مقصود ہے نہ کچھ اَور‘‘۔ فرمایا ’’مَیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی عبادت کسی قوم اور ملّت میں نہیں ہے۔ پس نماز جو دُعا ہے اور جس میں اللہ کو جو خدائے تعالیٰ کا اسمِ اعظم ہے مقدم رکھا ہے، ایسا ہی انسان کا اسمِ اعظم استقامت ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 37۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے مستقل مزاجی سے اُس کی عبادت کی طرف اُس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ جو فرمایا کہ انسان کا اسمِ اعظم استقامت ہے۔ مستقل مزاجی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف مستقل جھکے رہنا ہے۔ تو بہر حال اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور وہ طریق جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، نمازوں کی ادائیگی کا ہے۔

پس جلسہ کے یہ دن جو ایک خاص ماحول لئے ہوئے ہیں، جہاں باجماعت نمازوں کی ادائیگی بھی ہوتی ہے اور نوافل کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے اور روحانی ترقی کے لئے اللہ اور رسول کی باتیں بھی ہوتی ہیں، ان دنوں میں ایک پاک تبدیلی ہمیں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ تمام چیزیں ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بننی چاہئیں۔

لیکن یہاں پھر مَیں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جلسے کے دنوں میں اگر نمازیں جمع ہوتی ہیں تو اس لئے کہ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کی سہولت اور جلسے کے پروگراموں کے لئے جن میں اللہ اور رسول کا ہی ذکر ہو رہا ہوتا ہے اور ایسے ہنگامی حالات میں یہ سہولت اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہے، اس لئے یہ نمازیں جمع کی جاتی ہیں لیکن مستقل کسی کو یہ عادت نہیں بنا لینی چاہئے۔ جلسہ کے تو تمام پروگرام ہی روحانی ترقی اور جلاء پیدا کرنے کے لئے ہیں۔ ان دنوں میں تو ہر شامل ہونے والا یہ محسوس کر رہا ہوتا ہے کہ ایک خاص روحانی کیفیت اس پر ہے۔ بلکہ کئی لوگوں کو اللہ تعالیٰ یہ نظارے بھی دکھاتا ہے کہ گویا نور کی بارش ہو رہی ہے، یہ اس لئے کہ سب کچھ ہی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو رہا ہوتا ہے۔

پس جو کوئی بھی اس جلسہ میں نیک نیت لئے ہوئے شامل ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ بلکہ ہر سال کئی غیر بھی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم نے ایک عجیب ماحول دیکھا ہے جو ہمارے دلوں پر عجیب کیفیت طاری کر رہا تھا۔ پس یہ دن ایسے ہیں جو عام دنوں سے مختلف ہیں۔ اس لئے اگر ان دنوں میں نمازیں جمع کرنے کی سہولت ہے تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی سہولت کے مطابق ہے۔ کسی نوجوان کو یا کسی کو بھی اس سے یہ تاثر نہیں لینا چاہئے کہ عام حالات میں بھی جمع کریں۔ عام حالات کے لئے کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا یعنی وقتِ مقررہ پر ادائیگی کا حکم ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس جلسہ میں شامل ہونے سے ہمارے روحانی معیار بلند ہونے چاہئیں۔ ہماری عبادتوں میں بہتری کی طرف قدم بڑھنے چاہئیں جو ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہوں۔ اور یہ اس وقت ممکن ہے جب ہم جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ’’خدا کی عظمت دلوں میں بٹھاؤ اور اُس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو‘‘، خدا کی عظمت دلوں میں بٹھائیں گے اور یہ عظمت اُس صورت میں دلوں میں بیٹھ سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ کو تمام طاقتوں کا سرچشمہ سمجھا جائے اور یہ صورت پیدا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ اور اُس کے فضل کی تلاش کے لئے پھر اُس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے اور یہی چیز ہے جو اُس کی توجہ کے عملی اظہار اور اقرار کا باعث بنے گی۔ جب تمام دنیاوی دھندے اور ذمہ داریاں بھول کر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہو گی تو یہی اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار ہے۔ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ (المنافقون: 10) اے مومنو! تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کریں۔ پس اس غفلت سے بچنا ہی توحید کے حقیقی اقرار کا ذریعہ بنتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جب تم یہ عملی اقرار کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے گا۔

(ماخوذ از رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ (البقرۃ: 153) کہ تم مجھے یاد رکھو، میں تمہیں یاد کرتا رہوں گا۔

پس اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بغیر جزا کے نہیں چھوڑتا بلکہ پھر اپنے لطف و احسان کا اظہار کرتا ہے۔ بندہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر سے اُسے یاد کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یاد کرنا کیا ہے؟ یہی کہ وہ اپنے بندے کو اُن انعامات سے نوازتا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’قرآن شریف میں ہے کہ اُذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ (سورۃ البقرہ : 153) یعنی اے میرے بندو! تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو۔ مَیں بھی تم کو نہ بھولوں گا۔ تمہارا خیال رکھوں گا۔ اور میرا شکر کیا کرو اور میرے انعامات کی قدر کیا کرو اور کفر نہ کیا کرو‘‘۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے۔ پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات صاف ہے۔ یہ پانچ وقت تو خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہئے۔ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 189۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس ہمیں عبادتوں اور ذکر اللہ کے وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمیں ہر دم اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھاتے رہیں۔ پھر تقویٰ کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں حقوق اللہ کی ادائیگی کے بعد حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا: ’’کینہ وری سے پرہیز کرو‘‘ اور پھر یہی نہیں کہ کینہ سے بچو بلکہ فرمایا ’’ہر ایک سے سچی ہمدردی سے پیش آؤ‘‘۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

اب جو اپنے ہیں، جماعتی طور پر بھائی بھائی ہیں، اُن سے تو کسی کینہ اور نقصان پہنچانے کا سوال نہیں اور نہ ہونا

چاہئے۔ فرمایا کہ اس سے پرہیز کرو۔ ایک احمدی کی یہی خصوصیت ہونی چاہئے کیونکہ تمہارے معیار یہ ہونے چاہئیں کہ تمام بنی نوع انسان سے ہمدردی کا جذبہ ہو اور یہی بات آپ علیہ السلام نے شرائطِ بیعت میں بھی رکھی ہے۔ جیسا کہ فرمایا ''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض لِلّٰہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160 اشتہار بعنوان ''تکمیلِ تبلیغ''، اشتہار نمبر 51 مطبوعہ ربوہ)

ہمدردی اُس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک دل ہر طرح کی کدورتوں اور کینوں سے پاک نہ ہو۔ غیروں سے اس ہمدردی کا اس قدر حکم ہے تو اپنوں سے تو اس سے بڑھ کر ہمدردی ہونی چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو۔ بے رُخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو۔ باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اُس سے قطع تعلق کرے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الھجرة حدیث 6076)

اور یہ جو حدیث ہے یہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق ہے جس کی تلاوت بھی کی گئی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران:104) کہ اللہ تعالیٰ کی رسّی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو۔

اس میں اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔ یہ رسّی کیا ہے؟ ایک تو اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں۔ وہ شریعت ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف کی صورت میں ہم پر اتاری ہے۔ کیونکہ اگر ان احکامات پر عمل نہ کیا اور اُن واقعات پر غور نہ کیا جو قرآنِ کریم نے انبیاء کے ذکر میں بیان کئے ہیں، یا کسی بھی صورت میں بیان کئے ہیں تو ان نتائج کا انسان مورد بن سکتا ہے جو پہلی قوموں پر گزرے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا واضح طور پر یہ فرمایا ہے کہ یہ واقعات صرف قصّے کہانیوں کے طور پر نہیں لکھے گئے بلکہ یہ پیشگوئیاں ہیں تمہیں ہوشیار کرنے کے لئے کہ اگر تمہارے اعمال بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق نہ ہوں گے تو تمہارا انجام بھی ویسا ہو سکتا ہے۔

(ماخوذ از چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 156-155)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''ہر راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے قبول کئے جاؤ''۔

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308)

اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ہمیں بڑی سختی سے یہ تنبیہ فرمائی ہے کہ ''جو قرآن کے سات سو حُکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے''۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

یہ ہمارے فائدے اور تقویٰ میں ترقی کے لئے ہے۔

پس جان بوجھ کر قرآنِ کریم کے کسی حکم کی نافرمانی کرنا، اُس کو ٹالنا اور پھر اس کا اعادہ کرتے چلے جانا اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکا سکتا ہے۔ اور جب ایسی صورت ہو تو پھر رسّی تو ہاتھ سے چھُٹ گئی۔ پس انسان کی جو اپنی تمام تر جو استعدادیں ہیں اُن کے مطابق کوشش ہونی چاہئے کہ برائیوں سے حتی المقدور بچا رہے۔ قرآنِ کریم کی حکومت اپنے پر لاگو کرے تا کہ ''حبل اللہ'' سے مضبوطی سے چمٹا رہے۔

پھر ''حبل اللہ'' اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہیں اور سب سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم الانبیاء ہیں، وہ حبل اللہ ہیں اور یہی ہمارا ایمان ہے۔ اور آپؐ کی سنت پر عمل کرنے کی کوشش ایک مومن کا فرض ہے۔ تبھی وہ اس حبل اللہ کو پکڑے گا۔ تبھی انسان اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے والا بھی بن سکتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ والسلام سے یہ اعلان کروایا تھا کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ (آل عمران:32) تُو کہہ دے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا۔

پس اس محبت کے حصول کے لئے تمام اُن باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کے نمونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے قائم فرمائے۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اس رسّی سے چمٹے رہنے کے لئے کیسے کیسے راستے ہمیں بتائے ہیں۔ اب جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آپؐ کے اُسوۂ حسنہ پر عمل کرنا جو خدا تعالیٰ تک پہنچانے اور اُس کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن سکتی ہے یہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسّی ہی ہے۔

پھر اس زمانے میں آپؐ کے غلامِ صادق کے ساتھ سچا تعلق ہے جو اللہ تعالیٰ کی رسّی ہے جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہدِ بیعت باندھ کر پکڑی ہے۔ یہ وہی حبل اللہ ہے جو ہماری نجات کا باعث ہے کیونکہ آپ علیہ السلام ہی ہیں جنہوں نے ہمیں اس زمانے میں زندہ خدا سے تعلق جوڑنے کے طریقے اور سلیقے سکھائے ہیں۔ آپ علیہ السلام ہی ہیں جنہوں نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کے اسلوب سکھائے ہیں اور یہ وہ رسی ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ (الجمعة:4) کہہ کر اُس کو پکڑنے کی تلقین فرمائی ہے۔

اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں خلافت کا دائمی نظام بھی وہ رسّی ہے جس کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے خوشخبری دی تھی۔ اور وہ خوشخبری یہ ہے کہ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا (سورۃ النور: 56) تم میں سے وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے، اُن سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کو امن کی حالت میں بدل دے گا۔

پس یہ بھی ایک انعام ہے جو خلافت کی رسّی کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو اس زمانے میں عطا فرمایا ہے جو جماعت کو جوڑنے کا ذریعہ ہے۔ آپس میں محبت اور پیار اور الفت قائم کرنے کا ذریعہ ہے، جو آپس کے للّٰہی تعلق کی وجہ سے ایک وجود بن چکے ہیں۔ اور یہی پیار اور محبت اور الفت ہے جو اللہ تعالیٰ کا ہم پر ایک احسانِ عظیم ہے جس نے جماعت کو تمکنت عطا فرمائی ہے اور یہی چیز ہے جو آج کل مخالفین کے غضب کو بھڑکانے والی بن رہی ہے اور دن بدن اُن کے غضب بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اس دور میں جب ہر وقت، ہر جگہ فتنہ و فساد کی آگ بھڑک رہی ہے تو ہم خلافت کے انعام کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس زمانے میں عافیت کا حصار ہیں، کی بیعت میں آ کر ان فتنوں سے محفوظ ہیں۔

پس اس رسّی کو بھی مضبوطی سے پکڑیں اور اس رسّی کو پکڑنے اور اس انعام سے فائدہ اُٹھانے والے بھی وہی ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے ہوں گے۔ اور عبادت کے لئے پھر خلافت سے منسلک ہونے والوں کو جو راستہ بتایا ہے وہ نمازوں کا قیام ہے۔ پس یہ حبل اللہ پھر عبادت کی طرف بھی توجہ دلائے گی اور حقوق العباد کی طرف بھی توجہ دلائے گی تا کہ اُن کی ادائیگی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے انعاموں کے وارث بنیں۔ آج مُسلم اُمّہ میں ایک واحد جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کے تعلق کی وجہ سے بھائی بھائی کا نظارہ پیش کرتی ہے اور کرنا چاہئے۔ پس اس انعام کی بھی قدر کریں اور جلسہ کے ان دنوں میں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ خلافت کے قیام و استحکام اور اپنے اُس کے ساتھ جڑے رہنے کے لئے بھی دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔

ان دنوں میں بھائی بھائی ہونے کا نظارہ پیش کرتے ہوئے ایک دوسرے کے لئے بھی بہت دعائیں کریں۔ واقفینِ زندگی اور واقفینِ نَو اور کارکنان کے لئے بھی بہت دعائیں کریں۔ سلام کو رواج دیں اور ہر طرف سلامتی کے پیغام بکھیرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان دنوں میں جلسے کی ان بیشمار برکات سے حصہ لینے والا بنائے جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی دعاؤں میں ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور موسمی حالات سے اور ہر قسم کے بداثرات سے ہمیشہ ہر ایک محفوظ رہے۔

پھر مَیں آپ کو دوبارہ توجہ دلاتا ہوں کہ ان دنوں میں دعاؤں کی طرف توجہ دیں، دعاؤں کی طرف توجہ دیں، دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ یہی چیز ہے جو ہماری بقا کا سامان کرنے والی ہے۔ ہماری نسلوں کی بقا کا بھی سامان کرنے والی ہے اور جماعت کی ترقی کے لئے بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

بقیہ: مصالح العرب از صفحہ نمبر 3

میں اپنے خاوند کے پاس پہنچ جانے کی داستان تو ان کے خاوند مکرم محمد خیر حسن کی کہانی میں گزر چکی ہے۔

لہذا اس تمام تفصیل کو چھوڑتے ہوئے صرف ایک اہم واقعہ کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔ مکرمہ ندیٰ الشندغلی صاحبہ کے میاں بیان کرتے ہیں:}

میری اہلیہ نے خواب میں مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کو دیکھا تھا۔ انہوں نے خواب میں ہی میری اہلیہ کو ایک گھر کی چابی دی تھی جو اس نے لے لی۔ ہمیں اس خواب کا کوئی مطلب سمجھ نہ آیا۔ پھر جب شام میں کینیڈین ایمبیسی بند ہوگئی تو ہمیں کہا گیا کہ اردن سے جا کر ویزہ لے لیں۔ وہاں جانا مشکل ٹھہرا تو بالآخر مشورہ کے بعد میں نے اپنی اہلیہ کو مصر جانے کی اجازت دے دی۔ وہاں دورانِ قیام اسے مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کے گھر میں جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ اپنی خواب کو غیر متوقع طور پر پورا ہوتے دیکھ کر وہ جذبات سے بے حد مغلوب ہوگئی تھی۔

(باقی آئندہ)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
15 لندن روڈ، مورڈن SM4 5HT
0092 47 6212515
0044 20 3609 4712

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ سپین 2013ء

مسجد بیت الرحمان ویلنسیا میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرا خطبہ جمعہ۔

خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو اُن کی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اہم نصائح۔

مسجد کا وزٹ کرنے والے افراد کی طرف سے مسجد کی خوبصورتی اور جماعت احمدیہ کے پُر امن رویہ اور محبت بھری تعلیم پر خراج تحسین۔

مراکش سے آنے والے وفد اور سپین کے مختلف احباب جماعت کی انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔

Alcante کا سفر۔Valle de Allcala کا وزٹ، میئر کی طرف سے استقبال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نیشنل مجلس عاملہ جماعت سپین، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سپین اور مبلغین سپین کی الگ الگ میٹنگ۔

مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ اور اہم ہدایات۔فیملی ملاقاتیں۔

سپین سے واپسی اور مسجد فضل لندن میں ورود مسعود۔

(ویلنسیا (سپین) میں حضور انور کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

4/اپریل 2013ء بروز جمعرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز ظہر عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اردگرد کے علاقہ میں، مختلف راستوں پر قریباً ایک گھنٹہ کی پیدل سیر فرمائی۔ ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر سے واپس تشریف لے آئے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمان میں تشریف لے جا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

....

مسجد کے افتتاح کے بعد سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے روزانہ، بڑی کثرت سے لوگ مسجد کی زیارت کے لئے آ رہے ہیں۔ ان میں زیادہ سپینش افراد ہیں جبکہ عرب لوگوں کی بھی ایک کثیر تعداد مسجد بیت الرحمٰن کو دیکھنے آچکی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق روزانہ 30 سے 40 افراد مسجد کا وزٹ کرتے ہیں۔ اب تک قریباً ایک ہفتہ کے دوران تین صد سے زائد احباب مسجد کا وزٹ کر چکے ہیں۔

مسجد دیکھنے کے لئے آنے والے افراد میں سے ایک گروپ مسجد کے محلّہ کے اُن لوگوں کا تھا جو مسجد کی تعمیر کے خلاف ہونے والی میٹنگ میں بھی شامل ہوئے تھے۔ یہ لوگ جب مسجد دیکھنے آئے تو ان لوگوں کو نہ صرف مسجد کے تمام حصوں کا وزٹ کروایا گیا بلکہ چائے اور ریفریشمنٹ کے ساتھ ان کی مہمان نوازی بھی کی گئی۔ اس گروپ میں ان کے سابق صدر، نئے صدر اور اس کی سیکرٹری بھی شامل تھی۔ ان لوگوں نے مسجد دیکھنے کے بعد مسجد کی خوبصورتی کو سراہا اور جماعت کے پُرامن رویہ اور محبت بھری تعلیم کی تعریف کی۔ اور مسجد کی تعمیر کے خلاف ہونے والی میٹنگ میں بعض لوگوں کی طرف سے نازیبا الفاظ اور حرکات کرنے والوں کی طرف سے معذرت کی اور جماعت کے رویہ کی تعریف کی۔

مسجد کا وزٹ کرنے والے اکثر لوگوں نے مسجد کی عمارت کی خوبصورتی کی تعریف کی اور کہا کہ یہ ہمارے علاقہ کی ایک نئی طرز پر تعمیر ہونے والی unique عمارت ہے۔ بعض نے کہا کہ کچھ عرصہ پہلے تک اس علاقے میں خالی زمین تھی جہاں درختوں اور جھاڑیوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ اب اس شاندار عمارت کی تعمیر سے اس علاقے کی خوبصورتی میں ایک نیا اضافہ ہوا ہے۔

سپین میں آباد عرب افراد نے بھی آکر جب مسجد دیکھی تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ سبھی نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور مبارکباد دی اور بتایا کہ ہم اپنے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے پریشان ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے بچوں کی دینی تعلیم کے لئے مسجد میں دینی کلاسز کا اجراء کیا جائے۔

مسجد بیت الرحمٰن کے علاقہ میں آباد عرب اور افریقن مسلمانوں کا ایک نماز سینٹر بھی ہے۔ جن دنوں مسجد کی تعمیر کے خلاف احتجاج کیا جا رہا تھا۔ احتجاج کرنے والوں نے ایک رات کو تمام دکانوں کے دروازوں پر "Stop Mezquita" (مسجد کی تعمیر کو روکو) کے اشتہار چسپاں کر دیئے اور امکان تھا کہ صبح جب دکاندار اپنی دکانیں کھولیں گے تو ان لوگوں کے ساتھ مسجد کے خلاف احتجاج میں شامل ہو جائیں گے۔ ان عرب اور افریقن مسلمانوں نے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد جب یہ صورتحال دیکھی تو انہوں نے تمام دکانوں پر سے یہ اشتہارات اتار کر پھاڑ دیئے اور اس طرح غیبی طور پر اللہ تعالیٰ نے ہماری مسجد کی تعمیر کے خلاف ہونے والے بڑے احتجاج کو ناکام بنا دیا۔ یہ عرب اور افریقن مسلمان بھی ہماری مسجد کو دیکھنے آرہے ہیں اور مسجد کی خوبصورتی کی تعریف کرتے ہیں۔ مرد، عورتیں اور بچے سبھی مختلف گروپس کی صورت میں آرہے ہیں اور مسجد کا وزٹ کرتے ہیں۔

مسجد بیت الرحمٰن کی تعمیر نے سارے علاقے کو خوبصورت بنا دیا ہے۔ موٹروے پر گزرنے والی ہزاروں گاڑیوں کے مسافر اس مسجد کو دیکھتے ہیں۔ مسجد کے اردگرد آباد گھروں کے مکین چلتے پھرتے اس مسجد کو دیکھتے ہیں۔ رات بھر مسجد کا روشن مینار اور گنبد اور رنگ برنگی روشنیاں سارے علاقے کی توجہ اپنی طرف کھینچتی ہیں، مسجد دیکھنے کے لئے آنے والے مہمانوں کی زبان پر یہی الفاظ ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر نے ہمارے علاقے کی خوبصورتی میں اضافہ کر دیا ہے۔

مسجد بیت الرحمٰن ویلنسیا (سپین)

اب انشاء اللہ العزیز وہ وقت بھی آئے گا کہ جب یہ لوگ مسجد دیکھنے کے لئے نہیں بلکہ اسلام کے نُور سے منور ہوکر خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے اس مسجد کا رُخ کریں گے اور یہ مسجد ان کے دلوں پر راج کرے گی۔

5/اپریل 2013ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن ویلنسیا میں تشریف لے جا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں

مصروفیت رہی۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور یہ دوسرا خطبہ جمعہ تھا جو مسجد بیت الرحمٰن ویلنسیا سے MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہو رہا تھا۔ اس خطبہ جمعہ کے لئے سپین کی مختلف جماعتوں سے احباب پہنچے تھے۔ سپین کے ہمسایہ ملک مراکش سے بھی دو افراد پر مشتمل وفد ویلنسیا پہنچا تھا۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور ویلنسیا کی سرزمین سے ایک بار پھر اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم دنیا کے کناروں پر MTA کے ذریعہ پہنچی۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ آل عمران کی دو آیات 104-105 اور سورۃ النحل کی آیت 126 کی تلاوت فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سپین کی اس دوسری مسجد کا افتتاح ہوا۔ جماعت ساری بڑی خوش تھی بلکہ ہے۔ اور میں نے اس کے حوالے سے کچھ باتیں آپ سے کہی تھیں۔ اسی حوالے سے بعض امور کی طرف اب مَیں مزید توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جیسا کہ ہم دنیا میں ہر جگہ دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے: ’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلّٰہ اُسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔ تب خدا برکت دے گا‘‘۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب خدا تعالیٰ کی خاطر اُس کے گھر کو آباد کرنے کی طرف توجہ ہو گی تو پھر عبادت کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہو گی۔ آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی طرف بھی توجہ کرنی ہو گی۔ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد کے حوالے سے ہی فرماتے ہیں کہ:

’’جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز با جماعت ادا کیا کریں‘‘۔ فرمایا ’’جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں‘‘۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں اس ملک میں تو ہم نے ابھی بے انتہا کام کرنا ہے۔ اُس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے جو آج سے کئی صدیاں پہلے کھوئی گئی۔ یہاں رہنے والوں کو دوبارہ دینِ اسلام کی خوبیاں بتا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے اور اس کے لئے سب سے اہم چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا، اُس سے مدد مانگنا اور ایک اکائی بن کر تبلیغ کا کام کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآنِ کریم، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافتِ احمدیہ یہ سب حبل اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی رسّی ہیں۔ اُن میں سے ایک کڑی بھی اگر ایک احمدی نظر انداز کرے گا تو وہ اُن لوگوں میں شمار ہو گا جو دوبارہ آگ کے گڑھے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ حبل اللہ کو پکڑنا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھنا اور اُس کا شکر گزار ہونا تب حقیقت کا روپ دھارے گا، تب یہ قول سے نکل کر عمل کی شکل اختیار کرے گا جب آپس کی محبت ہو گی۔ جب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے بھائیوں جیسا سلوک ہو گا تب ہی ایک احمدی حقیقت میں ہدایت یافتہ اور آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا جانے والا کہلائے گا۔ جب ہر قسم کے تفرقہ سے اپنے آپ کو پاک رکھے گا تبھی ایک احمدی حقیقی احمدی کہلائے گا۔ جب ہر قسم کی ذاتی اَناؤں سے ہر احمدی اپنے آپ کو بچائے گا، جب خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے محبت ہو گی تب ہی ایک احمدی حقیقی احمدی بنتا ہے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ جو اس نہج پر اپنی سوچوں کو ڈالیں، اپنے قول کو اس طرح ڈھالیں، اپنے عمل کو اس کے مطابق ڈھالیں۔ اور جب یہ معیار ہم حاصل کر لیں گے تو پھر ہی دوسروں کو بھی ہم دعوت دے سکتے ہیں اور پکار پکار کر اعلان کر سکتے ہیں کہ ’’آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے‘‘۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سپین ایک ایسا ملک ہے جہاں اب بھی ایک اچھی خاصی تعداد ہے، ایسا طبقہ ہے جس کا مذہب کی طرف رجحان ہے۔ یہاں دو دن پہلے جو سپینش لوگوں کے ساتھ ریسپشن (Reception) تھی تو میرے ساتھ یہاں ویلنسیا کی پارلیمنٹ کے صدر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ باتوں میں مجھے یہ اظہار کرنے لگے اور بڑی فکر سے یہ اظہار تھا کہ اب لوگ دین سے دور جا رہے ہیں، ہمیں اُن لوگوں کو دین کی طرف لانے کی طرف کوشش کرنی چاہئے۔ ابھی تک جن لوگوں سے بھی مغرب میں میرا واسطہ پڑا ہے تو عموماً اس لیول کے آدمی دین سے ہٹے ہوئے ہی ہوتے ہیں اور دنیا داری کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں اس سطح پر بھی مَیں نے دیکھا ہے کہ دین کی طرف رجحان ہے۔ مذہبی آدمی ہیں تو یہ فکر ایسے لوگوں کو بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ریسپشن میں مَیں نے اسلامی تعلیمات کے حوالے سے مختصراً مختلف پہلو بیان کئے تھے تو ایک خاتون جو مجھے سپینش لگیں، کھانے کے بعد ملنے آئیں، سکارف وغیرہ باندھا ہوا تھا تو انہوں نے بتایا کہ مَیں مسلمان ہوں۔ میں نے اُنہیں کہا آپ شکل سے تو سپینش لگتی ہیں اور یہ بھی بتایا کہ میں فلاں مسلمان تنظیم کی عہدیدار ہوں اور مجھے کہنے لگیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم بڑے اچھے رنگ میں تم نے بیان کی ہے اور مجھے اس کی بڑی خوشی ہوئی ہے۔ جب میں نے اُنہیں یہ کہا کہ آپ سپینش لگتی ہیں تو مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر جو پرانے مبلغ تھے، اُن کے ایک بیٹے جو میرے ساتھ کھڑے تھے، اُنہوں نے کہا کہ سپینش ہی ہیں اور اب انہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ انہوں نے لفظ convert ہوئی ہیں، استعمال کیا تھا۔ تو وہ خاتون فوراً بولیں کہ نہیں، مَیں convert نہیں ہوئی بلکہ مَیں اپنے دین میں، اپنے باپ دادا کے دین میں دوبارہ واپس آئی ہوں۔

تو یہاں ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کو اپنے آباؤ اجداد کے دین اور اپنی بنیادوں اور اپنی روٹس (Roots) کی تلاش ہے۔ پس ہمیں ایسے علاقوں میں، ایسے لوگوں میں بہت کوشش سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن بار بار مَیں کہہ رہا ہوں کہ اگر اس کام میں برکت ڈالنی ہے تو اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہمیں ڈھالنا ہو گا۔ حقیقی اسلام کی تلاش کی پیاس ہم ہی بجھا سکتے ہیں۔ ایک احمدی ہی بجھا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ سمجھو کہ اسلام کی ترقی کی بنیاد مسجد بنانے سے پڑ گئی تو ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دی کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو، تب فائدہ ہو گا۔ پس مسجد کے قیام اور مسجد کی آبادی میں اخلاص ہی کام آئے گا۔ نہ کہ کوئی چالاکی، نہ ہوشیاری، نہ علم، نہ عقل۔ گو یہ چیزیں بھی ساتھ ساتھ کام کرتی ہیں لیکن اخلاص پہلی اور بنیادی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول پہلی اور بنیادی چیز ہے۔ اور جب ذاتی مفادات اور عُہدوں اور اَناؤں سے اونچا ہو کر سوچیں گے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ مسجد بشارت پیدروآباد کی برکت بھی ہمیں نظر آئے گی اور مسجد بیت الرحمٰن ویلنسیا کی تعمیر کے خوش کن نتائج بھی ہم دیکھیں گے۔

ریسیپشن کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اتنے بڑے پیمانے پر یہ پہلی ریسیپشن جماعت احمدیہ سپین نے آرگنائز کی تھی جس میں ہمسایوں کے علاوہ پڑھے لکھے لوگ اور سرکاری افسران اور سیاستدان بھی آئے۔ ہر طبقے کے لوگ تھے اور بڑا اچھا اثر لے کر گئے ہیں۔ اکثر نے یہ کہا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم آج ہم نے پہلی دفعہ سنی ہے۔ بعض نے کہا ہم بڑے جذباتی ہو رہے تھے بلکہ بعض تو خدا تعالیٰ کا انکار کرنے والے ہیں، جنہیں ایتھی اسٹ (atheist) کہتے ہیں، انہوں نے بھی کہا کہ ہمیں بہت کچھ مذہب کے بارے میں پتہ چلا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنے والے مہمانوں میں ویلنسیا کی اسمبلی کے سپیکر بھی تھے۔ یہ کہیں گئے ہوئے تھے، شاید میڈرڈ گئے ہوئے تھے۔ یہاں رہنے والے جانتے ہی ہیں کہ کتنا فاصلہ ہے۔ ٹرین پر بھی تقریباً دو گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اُن کو آنے میں دیر ہو گئی تو اُن کے سٹاف نے یہ کہہ دیا کہ وہ نہیں آ سکتے۔ لیکن وہ پروگرام سے ایک گھنٹہ پہلے یہاں سٹیشن پر پہنچے اور اپنے ڈرائیور کو کہا کہ سیدھے مسجد چلو۔ اپنے کسی سرکاری کام سے گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ آج وزیرِ خارجہ کے ساتھ کوئی میٹنگ تھی، مَیں دوپہر وہاں گزار کے آیا ہوں۔ لیکن پھر بھی انہوں نے مسجد کے پروگرام کو اہمیت دی اور سیدھے یہاں تشریف لائے۔ پہلے ان کا خیال تھا کہ یہاں آدھا گھنٹہ بیٹھوں گا اور پھر چلا جاؤں گا۔ لیکن پھر کافی دیر بیٹھے، بڑی دلچسپی سے باتیں سنیں، باتیں کیں اور کہنے لگے کہ اسلام کی تعلیم بڑی خوبصورت ہے جو تم نے بیان کی ہے۔ اسی طرح کئی اور لوگ بھی تھے جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ سیاست دان تھے، وکیل تھے، ڈاکٹر تھے، ممبر آف پارلیمنٹ تھے تو سب نے بڑا اچھا تأثر لیا۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ پہلا فنکشن تھا جو سپین کی جماعت نے اس پیمانے پر آرگنائز کیا اور 108 کے قریب یہ سپینش افراد تھے جو یہاں آئے ہوئے تھے۔ ہمسائے جو پہلے یہاں مسجد بنانے کے مخالف تھے، اُن میں سے بھی کئی آئے ہوئے تھے۔ اُن میں بعض کو اگر کوئی شبہات تھے تو میری تقریر کے بعد وہ دُور ہو گئے۔ جن کا اُس وقت انہوں نے اظہار بھی کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں نے جو آیات تلاوت کی ہیں سورۃ آل عمران کی کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی ہو جو یَدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ کرنے والی ہو، جو بھلائی کی طرف بلانے والی ہو۔ پس جو جماعت بھلائی کی طرف بلائے اور نیکیوں کی تلقین کرے اور برائیوں سے روکے اور یہ جماعت سب سے پہلے مبلغین اور مربیان کی جماعت ہے۔ وہ پہلے مخاطب ہیں۔ کیونکہ آپ مربیان کو خلیفۂ وقت نے تربیت کے لئے اور تبلیغ کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی بھیجا ہے۔ آپ وہ واعظ ہیں جو نصیحت کرتے ہیں، جو یہ بات دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اگر نجات چاہتے ہو تو حبل اللہ کو پکڑ لو۔ اگر دنیا و آخرت سنوارنا چاہتے ہو تو محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دو۔ اگر خود مربیان اور مبلغین اعلیٰ معیار قائم نہیں کریں گے تو دنیا کو کس طرح نصیحت کریں گے۔ مربیان کا کام جماعت کی تربیت بھی ہے اور تبلیغ بھی۔

پس دونوں کاموں کے لئے بلند حوصلہ ہونا اور بلند

حوصلہ دکھانا بہت ضروری ہے۔ صبر کے اعلیٰ معیار قائم کرنے بہت ضروری ہیں۔ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنا اور کروانا بہت ضروری ہے۔ اپنے قول وفعل میں مطابقت رکھنا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، مربیان جماعت کی دینی اور روحانی ترقی کے لئے خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ پس اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ سخت حالات بھی آئیں گے۔ بعض لوگوں اور عہدیداران کے رویے ایسے بھی ہوں گے جو پریشان کریں گے۔ بعض موقعوں پر صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہوگا۔ آخر انسان انسان ہے لیکن فوراً دعا اور استغفار اور اس سوچ کو سامنے لائیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ جماعت کی تربیت کے اعلیٰ معیار بھی قائم کرنے ہیں اور بھٹکی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے بھی لے کر آنا ہے۔ جب یہ سوچ ہوگی تو کسی کی بات آپ کو اپنے مقصد کے حصول سے یا حصول کی کوشش سے ہٹا نہیں سکے گی۔ اَلْعِزَّةُ لِلّٰہ ہر وقت آپ کے سامنے رہے گا۔ آپ نے اپنی زندگیاں وقف کرنے کا جو ایک عہد کیا ہے وہ آپ کے سامنے رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عزت ہی آپ کے سامنے رہے گی نہ کہ اپنی، تو عہدیداران کے غلط رویّوں کی برداشت آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا رہی ہوگی۔ کیونکہ ہر قسم کے حالات میں آپ یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ پر عمل کر رہے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس مربی کا کام صرف اپنے آپ کو تفرقہ سے بچانا اور آگ کے گڑھے سے دور کرنا نہیں ہے بلکہ دنیا کو بھی تفرقہ سے بچانا ہے اور آگ کے گڑھے سے دُور کرنا ہے اور یہ کام جیسا کہ میں نے کہا، قربانی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ پھر دوسرے نمبر پر اس آیت کے تحت وہ گروہ بھی آتا ہے جو جماعتی عہدیدار ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ جماعتی عہدیداروں کے سپرد بھی ایک امانت ہے اور امانت کا حق ادا نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آسکتے ہیں۔ یہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ تم پوچھے جاؤ گے اور امانت کا حق تبھی ادا ہوگا یا ہوسکتا ہے جب اپنے قول وفعل میں مطابقت پیدا کی جائے۔ عُہدے صرف عُہدے لینے کے لئے نہ ہوں بلکہ خدمت کے جذبے اور اخلاص و وفا کے نمونے قائم کرنے اور کروانے کے لئے ہوں۔ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ کا ارشاد ہمیشہ پیشِ نظر ہو۔ عہدیداران کے اپنے نمونے افرادِ جماعت کو بھی نیکیوں پر قائم کرنے والے ہوں۔ اگر خود اپنے قول وفعل میں تضاد ہے تو دوسرے کو کیا اور کس منہ سے نصیحت کر سکتے ہیں۔ دوسرا تو پھر آپ کو منہ پر کہے گا کہ پہلے اپنی برائیاں درست کرو، اپنی زبان کو شستہ کرو، اپنے اخلاق کو بہتر کرو، اپنی دینی حالت کو سنوارو، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کرو، اپنی نمازوں کو درست کرو، اپنے دنیاوی معاملات میں بھی انصاف قائم کرو، اپنی ایمانداری کے معیار بھی بڑھاؤ، جماعت کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لئے ایک درد پہلے اپنے اندر پیدا کرو، یہ ہر عہدیدار کی ذمہ داری بھی ہے۔ مربیان جو خلیفہ وقت کے دینی تربیت کے لئے نمائندے ہیں، اُن کا احترام کرو۔ یہ بھی عہدیداروں کا سب سے بڑا کام ہے کہ مربیان کا احترام کریں۔ غرض اپنی ظاہری اور باطنی حالت کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرو۔ تب ہی تم یہ کہہ سکتے ہو کہ تم اُن لوگوں میں شامل ہو جو نیکیوں کو قائم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے کا حق رکھتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہر سطح پر جماعت کے، ہر عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر صدر جماعت اور امیر جماعت کو، جو جو جہاں جہاں ہے ورنہ یہ لوگ جماعت میں تفرقہ کا موجب بن رہے ہیں۔ مربیان اور مبلغین کا سب سے زیادہ احترام، صدر جماعت اور امیر جماعت کو کرنا چاہئے اور اس احترام کی وجہ سے مربیان یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ اس سے اُن میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف مزید توجہ پیدا ہونی چاہئے۔ اور جب ہم ہر سطح پر اس کے معیار حاصل کرلیں گے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی تربیت کے مسائل بھی حل ہوں گے، بہتر ہوں گے اور تبلیغ کے میدان میں بھی ہم غیر معمولی فتوحات دیکھیں گے۔ یہ اکائی اور احترام اور اتفاق ہمارے ہر کام میں برکت ڈالے گا۔ یہ بھی واضح کردوں کہ عہدیداران کا آپس کا رویہ اور سلوک بھی ایک دوسرے کے ساتھ بہت اچھا ہونا چاہئے، معیاری ہونا چاہئے۔ یہ بھی بہت ضروری ہے اور یہ کاموں میں برکت ڈالنے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ اگر پھوٹ پڑی رہے، ایک دوسرے سے اختلافات بڑھتے چلے جائیں، عزتوں اور اَناؤں کا سوال پیدا ہوتا چلا جائے، صبر اور حوصلہ کم ہوتا جائے تو پھر بہت منفی قسم کے نتائج نکلتے ہیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ جمعہ میں نے مسجد کی تعداد کے لحاظ سے ذکر کیا تھا۔ ٹیکنیکلی تو اتنا ہی ہے جو مَیں نے بتایا تھا لیکن مختلف ہالز میں جو capicity ہے، اس کے مطابق کم از کم چھ سو سے اوپر نمازی یہاں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

(خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے 26/اپریل 2013ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

مراکش کے جماعتی وفد کی ملاقات

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن ویلنسیا تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

سپین کے ہمسایہ ملک مراکش سے دو افراد پر مشتمل وفد پہنچا تھا جن میں ایک صدر جماعت مراکش تھے۔ اس وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اور وہاں کے جماعتی حالات کی مناسبت سے مختلف امور پیش کرکے رہنمائی حاصل کی۔ حضور انور نے اس وفد کو ہدایات فرمائی کہ اصحاب کہف کی طرح حکمت سے کام کریں۔ وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مراکش کے مختلف شہروں اور علاقوں میں جماعت کے قیام اور پروگراموں کے حوالہ سے رپورٹ بھی پیش کی اور ہدایات حاصل کیں۔

حضور انور نے صدر صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ مراکش کے ہر احمدی کو میرا سلام پہنچائیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

مراکش کے وفد کی ملاقات کے بعد پروگرام کے مطابق فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اِس سیشن میں 21 فیملیز کے 70 افراد اور 18/احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی بھی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز سپین کی جماعتوں بارسلونا، میڈرڈ، پیدروآباد، ویلنسیا اور ناول کارنیرو (Naval Carnero) سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ ملاقات کرنے والوں میں فرانس اور پرتگال سے آنے والے افراد بھی شامل تھے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بج کر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

6/پریل بروز ہفتہ 2013ء:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45 منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

Alcante کا سفر

آج پروگرام کے مطابق ریجن ویلنسیا (Valencia) میں Alcante کے علاقہ میں اُن پہاڑی علاقوں کا سفر تھا جو آج سے چار صدیاں قبل مسلمانوں کا مسکن ہوا کرتے تھے۔ عیسائی ظالم بادشاہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو ظالمانہ طریق سے شہری علاقوں سے نکال کر ان پہاڑی علاقوں میں محصور کردیا تھا اور پھر یہاں سے انتہائی ظلم کے ساتھ ان کو قتل بھی کیا گیا اور ملک بدر بھی کیا گیا۔

1609ء کا وہ سال تھا جب ان پہاڑوں پر آباد نہتّے مسلمانوں پر قیامت ٹوٹی اور ان کا وجود اس علاقہ سے بلکہ سپین سے کلیۃً ختم کردیا گیا۔

ان پہاڑی علاقوں کے سفر کے لئے صبح ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہوئے۔ سفر کا پہلا حصّہ موٹروے کے ذریعہ تھا۔ اس کے بعد ان پہاڑی علاقوں کا سفر تھا جہاں راستہ کٹھن اور مشکل تھا اور چھوٹی تنگ سڑک بل کھاتی ہوئی ان پہاڑوں تک لے جاتی ہے۔ اور پھر ایک وادی سے دوسری وادی میں داخل ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس سفر میں سپین سے تاریخ کے ایک پروفیسر Mr. Girones بھی ساتھ تھے۔ جونہی راستہ پہاڑی علاقوں میں داخل ہوا اور جگہ جگہ آبادیاں آنے لگیں تو پروفیسر صاحب نے ساتھ ساتھ یہاں کی تاریخ اور دردناک حالات بتانے شروع کئے۔

پروفیسر صاحب نے بتایا کہ یہ مسلمان لوگ انتہائی کسمپرسی کی حالت میں ان علاقوں میں رہے۔ ان پہاڑی علاقوں میں ان پناہ گزینوں نے Terrace System کی طرز پر کاشتکاری کی۔ اس نظام کے تحت پہاڑی ڈھلوان پر جگہ جگہ حدبندیاں کرکے منزل بمنزل سیڑھیوں کی طرح کھیت بنائے جاتے ہیں۔ یہ سارا علاقہ اسی طرح کے کھیتوں سے بھرا ہوا ہے جو سب کے سب مسلمانوں نے اپنے دور میں تیار کئے تھے۔ بعض جگہ تو پہاڑی کے نچلے حصّہ سے لے کر پہاڑی کی چوٹی تک بیس سے پچیس منازل پر مشتمل یہ کھیت ہیں۔

پروفیسر صاحب نے بتایا کہ ستمبر 1609ء میں اس علاقہ سے لاکھوں مسلمانوں کو نکال دیا گیا۔ اور یہ عام اعلان کیا گیا کہ مسلمانوں کے گھروں اور ان کی تمام جائیدادوں کے مالک عیسائی ہوں گے۔ وہ جو چیز چاہیں لے لیں، اس پر قبضہ کریں۔ اگر کسی مسلمان نے اپنا گھر یا کوئی املاک جلانے کی کوشش کی تو اسے سزائے موت دی جائے گی۔

مسلمانوں کو بندرگاہ پر لے جایا گیا اور سب سے پہلے جن مسلمانوں کو ملک بدر کیا گیا انہیں جنوبی افریقہ بھیجا گیا۔ ان مظلوم مسلمانوں کو بحری قزّاقوں نے بھی لوٹا اور جہاں جہاں پہنچے وہاں کی قوموں نے بھی لوٹا اور ان پر ظلم کئے۔ اس ملک بدری کے دوران ساحل سمندر تک جاتے جاتے بہت سے مسلمانوں، مرد و خواتین نے راستے کی دشواریوں، کٹھن پہاڑی سفروں اور خوراک کی کمی کے باعث راستہ میں ہی دم توڑ دیا۔ بعضوں نے ساحل سمندر پر پڑے پڑے اپنی جان گنوا دی، پہاڑی سفروں کی وجہ سے زخموں سے چُور اور پھر بیماریوں نے آن گھیرا۔

پروفیسر صاحب نے بتایا کہ بعض تاریخ دانوں نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ بحری جہازوں میں بٹھا کر چند میل سمندر کے اندر جاکر مسلمانوں کو سمندر کے اندر پھینک دیا جاتا۔ کیونکہ عیسائی فوج کے پاس بہت کم جہاز تھے جن کی مدد سے وہ مسلمانوں کو کسی دوسرے ملک پہنچاتے۔

پروفیسر صاحب نے بتایا کہ انتہائی ظالمانہ طریق سے عیسائی فوجوں نے مسلمانوں کے بچوں کو ان سے چھین لیا اور اغوا کرلیا اور اپنے گھروں میں غلام بنا کر رکھا اور ان کے والدین کو یا تو قتل کردیا گیا یا سمندر میں پھینک دیا گیا یا پھر ملک بدر کردیا گیا۔ اور مسلمان خواتین کو یہ بھی ظلم سہنا پڑا کہ جب عیسائی فوج ان کے گھروں پر حملہ آور ہوئی تو مسلمان خواتین اپنی عزّتیں بچانے کی خاطر اپنے چھوٹے بچوں کے ساتھ پہاڑیوں سے کود گئیں اور سنگلاخ پتھروں سے ٹکرا کر ان کے جسم بکھر گئے۔

یہ سارا علاقہ اور پہاڑوں پر جگہ جگہ آبادیاں مسلمانوں کی یاد دلاتی ہیں اور ان پر ہونے والے مظالم کے تصوّر سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

Valle De Allcala کا وزٹ۔

میئر کی طرف سے استقبال

آج سفر کی منزل ایک قصبہ "Valle De Alcala" تھا یعنی اس قصبہ کا نام ہی ''قلعہ'' ہے۔ یہ بھی سارا گاؤں مسلمانوں کا تھا۔ اس گاؤں سے دو تین کلومیٹر کے فاصلے پر مسلمانوں کے گھروں کے آثار اور باقیات ہیں جو چار صدیاں گزر جانے کے بعد بھی ابھی تک محفوظ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً دو گھنٹے دس منٹ کے سفر کے بعد ایک بجکر 40 منٹ پر اس گاؤں پہنچے۔ علاقہ کے میئر اپنے ٹاؤن ہال، دفتر سے باہر کھڑے حضور انور کے منتظر تھے۔

میئر Juan Jose Sendra صاحب نے حضور انور کو یہاں آنے پر خوش آمدید کہا اور پرتپاک استقبال کیا اور حضور انور سے درخواست کی کہ حضور انور اندر تشریف لائیں اور ان کی ''Book of Honor'' میں اپنے ریمارکس لکھیں اور دستخط کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میئر صاحب کی درخواست پر ان کے دفتر میں تشریف لے گئے اور فرمایا ابھی میں نے آپ کا یہ ٹاؤن تو دیکھا نہیں ہے لیکن سفر کے دوران یہ سارا علاقہ دیکھ لیا ہے۔

Book of Honorمیں

حضورانورکاپیغام

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ نے میئر کی خاص درخواست پر کہ ’’اردو‘‘ زبان میں لکھا جائے اردو زبان میں درج ذیل تحریر لکھی۔

’’بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجھے خوشی بھی ہے اور جذباتی کیفیت بھی ہے کہ میں آج اس علاقے میں آیا ہوں۔ جہاں مسلمانوں کو مجبور کرکے رکھا گیا اور پھر یہاں سے انہیں زبردستی نکالا گیا۔ ان کے بچوں کو چھین لیا گیا۔ جن کی پرورش پھر عیسائی گھرانوں میں ہوئی۔ آج ایک مسلمان کی حیثیت سے اس علاقے میں آکر یہاں کے اس وقت کے لوگوں اور خاص طور پر میئر صاحب کے خوشدلانہ استقبال سے یہ امید ہے کہ انشاء اللہ اب یہاں مسلمانوں کو ہمیشہ خوشدلی سے خوش آمدید کہا جائے گا۔ میں میئر صاحب کا خاص طور پر شکرگزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء دے۔

مرزا مسرور احمد

امام جماعت احمدیہ عالمگیر

خلیفۃ المسیح الخامس۔6/4/13‘‘

بعد ازاں ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے حضور انور کی تحریر کا سپینش ترجمہ میئر صاحب کو بتایا اور کہا کہ سپینش ترجمہ آپ کو لکھ کر بھی بھجوادیں گے۔

میئر نے کہا کہ بہت صدیاں گزری ہیں یہ سارا علاقہ مسلمانوں کا تھا۔ یہ سارے قصبات، آبادیاں مسلمانوں کی تھیں۔ آج حضور اُس علاقہ میں آئے ہیں جو مسلمانوں کا علاقہ رہا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ میئر صاحب بھی مسلمانوں کی ہی اولاد ہوں میئر صاحب نے جس طرح میرا استقبال کیا ہے اور بہت محبت سے پیش آئے ہیں لگتا ہے کہ اندر بھی مسلمانوں کا خون ہے۔

حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے ’’مسلم‘‘ کے لفظ کا استعمال کیا ہے۔ مسلمان کے لفظ کا استعمال صرف اسلام کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے۔ مسلمان کا لفظی مطلب یہ ہے کہ امن قائم کرنے والا، امن دینے والا، دوسروں کے لئے امن و سلامتی کا موجب۔

حضور انور نے فرمایا: حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے ہر وہ شخص جو امن پسند ہے محفوظ رہتا ہے۔ میرے نزدیک جو امن پسند لوگ ہیں وہ بھی ان معنوں کی رو سے مسلمان ہیں اور اگر کوئی مسلمان کہلاتا ہے لیکن امن قائم نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے۔

میئر نے کہا کہ حضور کا امن کا پیغام اور پھر امن کے قیام کے لئے کوشش بہت اہم ہیں۔

میئر کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا: آج کا یہ سفر دور کے علاقہ کا تھا اور چکروں والا تھا۔ لیکن یہاں آکر، مسلمانوں کے علاقہ میں آکر اور یہاں میئر سے مل کر جو تھوڑی بہت تھکاوٹ تھی وہ دور ہوگئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: سپین میں، مَیں پہلے بھی آچکا ہوں۔ اب میرا یہ تیسرا سفر ہے۔ مجھے پتہ ہوتا کہ یہاں یہ مسلمانوں کا علاقہ ہے اور ان کے آثار یہاں باقی ہیں اور ایسے خوبصورت، ملنسار انسان یہاں رہتے ہیں تو میں پہلے ہی یہاں آجاتا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور میئر عمارت سے باہر تشریف لے آئے۔ میئر نے بتایا کہ ان کی کونسل کی اس عمارت کے ساتھ والی جو عمارت ہے وہ مسلمانوں کی مسجد تھی جسے اب چرچ میں تبدیل کیا جا چکا ہے۔ اس مسجد کے باہر اس وقت کے ایک مسلمان بادشاہ اس علاقہ کے حاکم Azraq کا نام بھی لکھا ہوا ہے اور قریب ہی اس کے سر کا مجمہ بھی بنایا ہوا ہے۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی قصبہ ’’القلعہ‘‘ کے ایک ریسٹورنٹ Casa Rural میں کیا گیا تھا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد اس ریسٹورنٹ کے ایک ہال میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ یہ ریسٹورنٹ اس مسجد کے سامنے تھا جو اب چرچ بن چکی ہے۔ حضور انور نے پروفیسر Girones صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ ریسٹورنٹ جو ایک بڑی کھلی اور کشادہ عمارت ہے۔ یہاں مسلمانوں کے کسی حاکم یا بادشاہ کا گھر معلوم ہوتی ہے۔ اس پر پروفیسر نے بتایا کہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ کیونکہ مسلمان بادشاہ اور حاکم اس جگہ قیام کرتے تھے جہاں پانی قریب ہو تو یہاں اس عمارت کے پاس ہی پہاڑی کے چشمہ سے آنے والا پانی بہہ رہا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ باہر تشریف لائے اور مسجد اور اردگرد کے مکانات وغیرہ کی تصاویر اپنے کیمرہ سے بنائیں۔

Despoblats De Adzuvienta

کاوزٹ مسلمانوں کے گھروں کے 400 سال پرانے کھنڈرات

اس کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے دواڑھائی کلومیٹر دور جگہ Despoblats De Adzuvienta تشریف لے گئے جہاں مسلمانوں کی باقیات ہیں اور ان کے ویران گھر موجود ہیں۔

ایک جگہ پر اکٹھے یہ سترہ گھر ہیں جہاں 17 فیملیز مقیم تھیں۔ یہ وہ گھر ہیں جن کو مسلمانوں نے 1600ء میں تعمیر کیا تھا اور چار صدیاں گزر جانے کے بعد اب بھی موجود ہیں۔ ان گھروں کی چھتیں اور دروازے نہیں ہیں۔ یہ عیسائیوں نے اکھیڑ کر استعمال کر لئے تھے۔ بعض گھروں کی دیواریں چھتوں تک موجود ہیں۔ بعض کا کچھ حصّہ گرا ہوا ہے۔ یہ وہی گھر ہیں جن سے مسلمان 1609ء میں نکالے گئے تھے اور انہی گھروں میں ان کے بچوں کو عیسائیوں نے اپنے قبضہ میں کر لیا تھا اور اپنا غلام بنا لیا تھا۔

ان گھروں کے چپہ چپہ پر، در و دیوار پر، المناک، دل کو ہلا دینے والی داستانیں رقم ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان اجڑے ہوئے گھروں میں تشریف لے گئے۔ کبھی ایک گھر میں قدم رکھتے تو کبھی دوسرے گھر میں ایک دروازہ سے داخل ہوتے تو دوسرے دروازہ سے باہر نکلتے۔ گری ہوئی دیواروں پر قدم رکھتے ہوئے مختلف گھر دیکھے۔ غریب مسلمانوں کے یہ گھر ایسے تھے کہ یہاں بعد میں ان کو ٹھیک کرکے کسی نے رہنا گوارا نہیں کیا اور یہ اجڑی ہوئی ویران بستی آج بھی اپنے مکینوں کی یاد میں آنسو بہاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے کمرہ سے ان گھروں کی تصاویر بنائیں اور محمد احمد ناصر صاحب (انچارج سیکورٹی) کو فرمایا کہ اس گھر کی اونچی دیوار ہے اس پر کھڑے ہوکر آذان دیں۔ پھر حضور انور نے ایم ٹی اے ٹیم کے عرب ممبر منیر عودہ صاحب سے فرمایا کہ یہاں ان گھروں سے عربوں کو نکالا گیا تھا۔ آپ عرب ہیں، آپ بھی ایک گھر کی دیوار پر کھڑے ہوکر آذان دیں۔ یوں خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت چار صدیاں گزرنے کے بعد ایک بار پھر اس بستی میں اللہ اور اس کے رسول کا نام بلند ہوا اور آذان کی آواز اس وادی میں گونجی۔

آذان کے دوران ایک عجیب واقعہ رونما ہوا کہ اس جگہ بادل کے ایک ٹکڑے سے تیس سیکنڈ سے بھی کم وقت میں اولے گرے۔ یہ منظر دیکھتے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہامی مصرعہ پڑھا۔

’’پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن‘‘

حضور انور کی اس بستی میں آمد سے اور یہاں مبارک قدم پڑنے کی وجہ سے روحانی بہار بھی آئی ہوئی تھی اور پھر ظاہری طور پر بھی یہ بہار کا موسم تھا جو یقیناً آئندہ کی عظیم الشان کامیابیوں اور فتوحات کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ انشاءاللہ۔

یہ الہام 5رمئی 1906ء کا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ’’حقیقۃ الوحی‘‘ میں یہ الہام درج فرماتے ہوئے اس کے مختلف معانی بیان فرمائے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ’’ ’’ثلج‘‘ کا لفظ عربی ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدّت سردی کا موجب ہو جاتی ہے...... دوسرے معنی اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر میں ایسے دلائل اور شواہد میسر آجائیں جن سے اس کا دل مطمئن ہو جائے...... اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلّی اور سکینت پا لیتا ہے تو اس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 471)

پروفیسر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ یہاں مسلمان آباد تھے اور ان کا ہی یہ علاقہ ہے۔ اب آپ لوگ جو مسلمان ہیں یہاں آگئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ مسلمان یہاں واپس آئیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’’ہمارا پہلا قدم آگیا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اس پہلے مبارک قدم کے جلو میں مسیح محمدیؑ کے پروانوں کے ہزاروں قدم یہاں پڑیں گے جو اس بستی کو بھی اور اس سارے علاقہ کو بھی اسلام کے نور سے بھر دیں گے اور ایک دفعہ پھر یہاں کے چپّہ چپّہ سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوں گی اور دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے گا اور ہر سُو اسلام کا بول بالا ہوگا۔

پانچ بجکر بیس منٹ پر یہاں سے واپس جانے کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اپنی قیامگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ للہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم عبد الصبور نعمان صاحب مبلغ انچارج نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس دوران تشریف فرما رہے۔ یہ نکاح عزیزہ Fatouma Kinteh صاحبہ بنت مکرم Musa Kinteh صاحب کا عزیزم Lamin Makalo ابن مکرم Bakary Makalo صاحب کے ساتھ طے پایا تھا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

7اپریل بروز ہفتہ 2013ء:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت سپین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے اور ’’نیشنل مجلس عاملہ جماعت سپین‘‘ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

جنرل سیکرٹری نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سپین میں چار جماعتیں ہیں۔ ویلنسیا، بارسلونا، میڈرڈ اور پیدرو آباد۔ ان میں سے پہلی تین Active ہیں۔ ان جماعتوں سے ماہانہ رپورٹ باقاعدہ تو نہیں آتی لیکن یاد دہانی کروانے سے مل جاتی ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنی تجنید کو مکمل کریں۔ کوئی احمدی بھی ایسا نہ ہو جو آپ کی تجنید میں شامل نہ ہو خواہ کوئی کمزور احمدی ہے، وہ بھی تجنید میں شامل ہونا چاہیے۔ اسی طرح نو مبائعین کو بھی باقاعدہ اپنی تجنید میں شامل کریں اور جماعت کا فعال حصّہ بنائیں اور اپنے پروگراموں میں شامل کریں۔

سیکرٹری تعلیم نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کو دو حصّوں میں تقسیم کرکے امتحان لیا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بچوں کی پڑھائی، تعلیم کے معاملات میں ان کا مکمل ریکارڈ آپ کے پاس ہونا چاہیے۔ کل کتنے طلباء ہیں؟ کتنے سکول جا رہے ہیں؟ کتنے کالج اور یونیورسٹی میں ہیں؟ اور کس کس مضمون میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور کس لیول پر ہیں؟ جو اخراجات نہ ہونے کی وجہ سے نہیں پڑھ رہے ان کی تعداد کیا ہے؟ یہ سارا ریکارڈ آپ کے پاس ہونا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا: سیکرٹری تعلیم کی یہ بھی ذمّہ داری ہے کہ وہ طلباء کو Encourage کریں کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ یہ نہیں کہ سیکنڈری سکول سے فارغ ہوئے تو کام شروع کر دیا۔ آگے مزید تعلیم حاصل کرنی چاہیے۔ کالج جائیں اور پھر یونیورسٹی۔ اور یہ ریکارڈ بھی ہونا چاہیے کہ طلباء کالج، یونیورسٹی جا کر کونسی فیلڈ اختیار کر رہے ہیں۔ کن مضامین کا انتخاب کر رہے ہیں۔ یہ سارا ریکارڈ اور طلباء کا بائیوڈیٹا (Bio Data) آپ کے پاس مکمل ہونا چاہیے۔ پس اس طریق سے اپنا ریکارڈ تیار کریں۔

سیکرٹری وقف جدید نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وقف جدید میں شامل افراد کی تعداد 393 ہے اور گیارہ ہزار پانچصد یورو کا وعدہ ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی تجنید تو زیادہ ہے۔ کوشش کرکے چندہ دہندگان کی تعداد بڑھائیں۔

انچارج صاحب شعبہ رشتہ ناطہ نے بتایا کہ فہرست

کے مطابق لڑکوں کی تعداد دس ہے اور اس سال کوئی رشتہ طے نہیں ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: لجنہ کی مدد سے لڑکیوں کے کوائف بھی حاصل کریں۔ یہ کوائف ہوں گے تو رشتے تجویز کریں گے۔ انچارج شعبہ نے بتایا کہ لڑکوں کی یہ فہرست بعض یورپین ممالک کو اور مرکز کو بھی بھجوائی ہوئی ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مرکز اس سلسلہ میں ان کی مدد کرے۔

سیکرٹری مال کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسجد کی تعمیر کے لئے آپ نے جو وعدے لے لئے تھے وہ تو وصول کریں۔ اس پر سیکرٹری مال نے بتایا کہ 63300 یورو کے وعدے تھے۔ جن میں سے 51497 یورو کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو رقم باقی رہ گئی ہے وہ بھی وصول کریں۔

سیکرٹری مال نے بتایا کہ ہمارا بجٹ ایک لاکھ 71 ہزار یورو کا ہے اور سالانہ اخراجات دو لاکھ 53 ہزار یورو ہیں۔ جا کمی ہے وہ مرکز سے بطور گرانٹ آتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کے پاس کمانے والے احباب کی فہرست ہونی چاہیے۔ کتنے لوگ ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ ملازمت کرتے ہیں۔ کتنے ہیں جو مختلف کاروبار کر رہے ہیں۔ کتنے تاجر پیشہ ہیں۔ کتنے سٹال لگانے والے ہیں اور کتنے باغات وغیرہ میں کام کرتے ہیں۔ اور ان کی سب کی آمدنی کیا ہے۔ یہ فہرست اور یہ سارے فگرز آپ کے پاس ہوں گے تو آپ اپنا صحیح بجٹ بنائیں گے۔ اگر فہرست ہی نہیں ہے تو کس طرح چندہ لیں گے، کس معیار پر لیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اپنی سستیاں دور کریں، کم از کم صحیح حقائق تو آپ کے سامنے ہونے چاہئیں۔ جب تک آپ ہر جماعت کے لیول پر لوگوں کی آمدنی کی معلومات نہیں لیتے تو آپ صحیح بجٹ کس طرح بنائیں گے۔

سیکرٹری مال نے عرض کیا کہ ہماری تعداد کم ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا تعداد کم ہے تو آپ کو زیادہ آرگنائز ہونا چاہیے۔

سیکرٹری جائیداد نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ہمارے پاس دو جائیدادیں ہیں ایک مسجد بشارت پیدروآباد اور دوسری مسجد بیت الرحمٰن ویلنسیا۔ دونوں کا مکمل ریکارڈ ہمارے شعبہ کے پاس محفوظ ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ سارے کاغذات اور ان جائیدادوں کے حوالہ سے ڈاکومنٹس مکمل ہیں۔

سیکرٹری وقف نو نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ واقفین نو کی کل تعداد 73 ہے جس میں سے 39 لڑکے اور 34 لڑکیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو پندرہ سال سے اوپر ہیں کیا انہوں نے اپنا وقف کا فارم پر کر دیا ہے؟ جنہوں نے ابھی تک فارم نہیں بھرا اُن کو فون پر یاد دہانی کروائیں۔ اور پھر جنہوں نے فارم نہیں بھرا ان کی فہرست مرکز میں بھیج دیں تا کہ میں ان کا نام وقف سے خارج کر دوں۔

حضور انور نے فرمایا: جو واقفین نو اس وقت چھوٹی عمر کے ہیں ان کی ابھی سے اس طرح تربیت کریں کہ وہ وقف کے معیار پر قائم رہیں۔

حضور نے فرمایا: **21 سال کی عمر تک کے بچوں کا نصاب شائع ہو چکا ہے منگوالیں اور جو اس عمر کے بچے ہیں انہیں یہ نصاب پڑھائیں۔**

سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا لوگ وقف عارضی کرتے ہیں۔ وقف عارضی کی تحریک کیا کریں۔ اپنی عاملہ کے ممبران کو کہیں کہ وقف عارضی کریں۔ وقف عارضی کا ریکارڈ آپ کے پاس ہونا چاہیے اور آپ کو اس کا علم ہونا چاہیے۔ جو اپنے طور پر پروگرام بنا کر چلا گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے وقف عارضی کی ہے تو یہ وقف عارضی نہیں ہے۔ جو بھی آپ کے شعبہ کے ذریعہ باقاعدہ نظام کے تحت وقف عارضی پروگرام میں شامل نہیں ہوتا اور آپ کے سسٹم میں نہیں آتا، اس کا وقف عارضی شمار نہیں ہوگا۔ کیونکہ نظام کی خلاف ورزی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: **کوئی شخص بھی جو متعلقہ شعبہ کے نظام سے گزر کر کام نہیں کرتا وہ نہ کام کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ اگر کوئی شخص چندہ اپنی جماعت میں دینے کی بجائے نظام سے ہٹ کر کسی اور جگہ دیتا ہے تو اس سے چندہ نہیں لیا جاتا۔ ہر چیز نظام کے تابع ہونی چاہیے۔**

سیکرٹری امور عامہ و سیکرٹری صنعت و تجارت نے بتایا کہ ملازمت اور کام کے سلسلہ میں تین افراد کی رہنمائی کی گئی اور اب ان تینوں نے کام شروع کر دیا ہے۔

جھگڑوں کے حوالہ سے سیکرٹری امور عامہ نے بتایا کہ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جھگڑے کم ہیں۔ اس لئے اس حوالہ سے زیادہ کام نہیں ہے۔

سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ میں اس سال ملک میں رہا نہیں ہوں۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا آپ رہے نہیں ہیں تو پھر تربیت کس نے کرنی ہے۔ جو بھی آپ کا اسسٹنٹ یا قائمقام تھا اس کا فرض تھا کہ کام جاری رکھتا۔ شعبہ تربیت کا یہ کام ہے کہ وہ نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائے، جو کمزور ہیں ان کا مسجد سے رابطہ ہو، پھر قرآن کریم کی روزانہ تلاوت ہے، اس کی طرف توجہ ہو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب مطالعہ کی طرف توجہ ہو۔ یہ سب آپ کے کام ہیں۔ آپ کی ذمہ داری ہے۔

''**سیکرٹری وقف جدید برائے نومبائعین**'' کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ نومبائعین کی تربیت کا انتظام ہونا چاہیے اور ان سے مستقل رابطہ رہنا چاہیے۔ جو بھی آپ کے پاس فہرستیں ہیں وہ صدران جماعت کو دیں اور جماعتوں میں جو سیکرٹری وقف جدید نومبائعین ہیں ان کے پاس بھی نومبائعین کا ریکارڈ ہونا چاہیے تا کہ وہ اپنی جماعتوں میں ان سے رابطہ کر سکیں اور ان کو اپنے تربیتی پروگراموں میں شامل کر سکیں۔ اس طرح جو نومبائع انصار ہیں یا خدام ہیں یا لجنہ کی ممبر ہیں تو اس کے مطابق یہ تینوں علیحدہ علیحدہ فہرستیں ذیلی تنظیموں کو بھی مہیا ہونی چاہئیں تا کہ وہ بھی ان کی تربیت کر سکیں اور اپنے نظام اور پروگراموں میں شامل کریں۔

''**سیکرٹری امور خارجہ**'' سے حضور انور نے فرمایا کہ اسائلم سِیکرز کے لئے کیا کرتے ہیں؟ فرمایا: حکومت سے رابطہ رکھیں، تعلقات بڑھائیں، ججز سے رابطہ ہو اور ان کو رپورٹس مہیا ہوں، وکیلوں سے رابطے ہوں اور ریفیوجی ڈیپارٹمنٹ سے رابطے ہوں اور ان کو ماہانہ پرسی کیوشن (Persecution) کی رپورٹ مہیا کریں جو مرکز سے آپ کو باقاعدہ موصول ہوتی ہے۔ اس کا سپینش زبان میں ترجمہ کر کے ان سب کو مہیا کیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جو دوسرے خاندان یہاں آئے ہیں انہوں نے تو اپنی برادریوں کو یہاں لا کر لاکھوں میں کر لیا ہے۔ لیکن آپ لوگوں کی اس طرف توجہ نہیں ہے۔ پہلے ہی محدود تعداد ہے اور پھر باہر سے یہاں آ کر آباد ہونے والے بھی بہت کم ہیں۔

''**سیکرٹری سمعی و بصری**'' نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ سال ہم نے ڈوکومنٹری پروگرام تیار کر کے بھجوائے تھے لیکن وہ نشر نہیں ہوئے۔ غالبًا معیار اچھا نہ تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اچھے معیاری پروگرام بنا کر بھجوائیں۔ حضور انور نے سیکرٹری سمعی و بصری سے فرمایا کہ آپ واقفِ نو ہیں وہاں لندن آ کر ایک ہفتہ گزاریں اور وہاں دیکھیں کہ کس طرح پروگرام تیار کرتے ہیں۔ کیا سٹینڈرڈ ہے۔ وہاں سیکھیں اور پھر اس معیار کے مطابق پروگرام تیار کر کے بھجوائیں۔

سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور نے فرمایا کہ بہت سست کام ہو رہا ہے۔ آپ دو لاکھ لیف لیٹس تقسیم کر چکے ہیں تو اب جو دوسرا لیف لیٹ ہے احمدیت کا پیغام ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ہے، اس کا ذکر ہے، یہ بھی تیار کر کے تقسیم کریں اور ان سب کو دیں جن کو پہلا لیف لیٹ دیا ہے۔ اسی طرح آپ کو کانفرنس، سیمینارز کرنے چاہیے تھے۔ اس میں بڑے لوگوں کو، حکام کو، حکومتی افراد کو بلاتے اور دوسرے مختلف لوگوں کو دعوت دیتے خواہ کم تعداد ہی آتی، کم از کم جو آتے ان سے رابطہ اور تعلقات بڑھتے۔ ایسے پروگرام قرطبہ، میڈرڈ اور ویلنسیا میں کریں۔ یہاں مسجد بیت الرحمٰن میں پروگرام کریں۔ مناسب جگہوں پر ہوٹلوں میں بھی کریں۔ دس بیس یہاں بھی آ جائیں تو ٹھیک ہے۔ ایک تعارف اور تعلق بن جائے گا۔ اس طرح اپنے رابطے بڑھائیں۔

سیکرٹری اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت نو کتب کا ترجمہ سپینش زبان میں ہو چکا ہوا ہے۔ جن میں قرآن کریم کے علاوہ، اسلامی اصول کی فلاسفی، مسیح ہندوستان میں، شرائط بیعت اور ہماری ذمہ داریاں، نماز کی کتاب اور ''Islam's Response to Contemporary Issues'' شامل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: **چھوٹے چھوٹے پمفلٹ اور لٹریچر بھی شائع کریں۔ اسی طرح Peace کے اوپر جو لیکچر ہیں وہ بھی شائع کریں۔**

اس پر سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ نیوکلیئر وار کے بارہ میں جو حضور انور کا لیکچر تھا وہ شائع ہو چکا ہے، کیلگری مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضور انور نے جو خطاب فرمایا تھا وہ بھی ہم سپینش ترجمہ کے ساتھ شائع کر چکے ہیں۔ کتاب ''World Crisis and the Pathway to Peace'' کا بھی سپینش زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ نظر ثانی ہو رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: **اسے جلد شائع کریں۔ حضور انور نے فرمایا: اس میں یورپین پارلیمنٹ والا ایڈریس بھی شامل ہو چکا ہے وہ بھی ترجمہ کر کے ساتھ شائع کریں۔**

حضور انور نے فرمایا: **چھوٹے چھوٹے لٹریچر اور پمفلٹ اس طریق سے شائع کریں کہ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا آتا رہے اور تبلیغ کا راستہ کھلتا رہے۔**

حضور انور نے **جنرل سیکرٹری** سے دریافت فرمایا کہ سال میں آپ کی عاملہ کتنی میٹنگ ہوتی ہیں؟ جس پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ سال میں چھ میٹنگ ہوتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: سارے جائزوں سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی کام نہیں ہوتا اور نہ کوئی جائزہ لیا جاتا ہے۔ سب کچھ ایک ہاتھ میں ہے۔ عاملہ اس لئے بنائی جاتی ہے کہ مدد کرے۔ اس لئے نہیں بنائی جاتی کہ سال کے بعد عاملہ کو کہہ دیا جائے کہ تم تین سال کے لئے بن گئے ہو۔ اب تین سال کے بعد دیکھ لیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: عاملہ کے ممبران کو کچھ نہ کچھ اپنی ظاہری شکل بنانی چاہیے۔ کم از کم کچھ داڑھی تو ہو اور لوگوں کو یہ احساس تو ہو کہ کچھ نہ کچھ شعائر کی طرف رجحان ہے۔

حضور انور نے **مختلف جماعتی سینٹرز میں نمازوں کے بعد درس کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ درس نماز مغرب کے بعد ہونا چاہیے جب کہ لوگ زیادہ ہوتے ہیں اور اگر کسی سینٹر میں عشاء کی نماز میں حاضری زیادہ ہوتی ہے تو پھر وہاں عشاء کے بعد درس رکھیں۔**

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کی مساجد اور سینٹر میں پانچوں نمازیں باقاعدہ ہونی چاہیں۔ نمازیں جمع کر کے پڑھتے رہیں گے تو اگلی نسل میں یہ تصوّر آ جائے گا کہ تین نمازیں ہوتی ہیں، ہم نے اپنے ماں باپ کو تین نمازیں پڑھتے دیکھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: صدر جماعت کے لئے داڑھی رکھنا بہت ضروری ہے۔ جو دونوں صدر یہاں بیٹھے ہیں نوٹ کریں۔ سوائے اس کے کہ کسی کو کوئی بیماری ہے، الرجی ہے تو وہ زیرو نمبر کی مشین ہی استعمال کر لے۔ بہرحال عہدیداران کی داڑھی ہونی چاہیے۔ اس طرف سب توجہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو صدران سست ہیں ان کو فارغ کریں۔ **صدران کی ہر ماہ کی رپورٹ آنی چاہیے کہ انہوں نے دوران ماہ کیا کام کیا ہے۔** اسی طرح ہر سیکرٹری کی طرف سے، ہر شعبہ کی طرف سے رپورٹ آنی چاہیے کہ انہوں نے دوران ماہ کیا کام کیا ہے۔ آئندہ سے یہاں جماعتوں کے صدران کی منظوری میری طرف سے ہوگی۔ امیر کی طرف سے نہیں ہوگی۔

امور خارجہ کمیٹی کے ایک ممبر نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں جو پرسی کیوشن (Persecution) کی ماہانہ رپوٹ موصول ہوتی ہے ہم اس سے یہاں کے حکومتی شعبوں اور ایمبیسیز کو انفارم کرتے ہیں اور اسائلم کے متعلقہ محکمہ کو بھی بھجواتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ حُکّام سے اپنا تعلق بڑھائیں۔ رابطے کریں اور پھر مستقل رابطے رکھیں۔ آپ نے تعلق رکھا ہے تو یہاں لوگ آ گئے ہیں اور ان کو یہاں قیام کی اجازت بھی مل گئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: مزاج بدل رہے ہیں، رجحان بدل رہے ہیں اب اس سے آپ لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ **ہر علاقے میں لیف لیٹنگ کریں۔ اس سے احمدیت کا تعارف امن کے حوالے سے ہو جائے گا۔ بڑے لوگوں کو بھی یہ لٹریچر دیں، عوام کو بھی دیں اور تاجر پیشہ حضرات کو بھی دیں۔**

حضور انور نے فرمایا: **ٹیم ورک سے کام ہونا چاہیے، جہاں آپس میں ٹکراؤ ہو، ٹانگیں کھینچی جاتی ہوں تو وہاں پھر کام نہیں ہوتے، ٹیم ورک سے کام ہوں گے تو برکت پڑے گی۔**

حضور انور نے فرمایا: **جہاں آپس میں اختلاف ہوتے ہیں امیر کا کام ہے کہ ان کو حل کرے۔ اگر نہیں حل ہوتا تو پھر مجھے لکھیں اور مجھ سے ہدایت لیں۔ اچھے کام کرنے سے جماعت کی ساکھ بنتی ہے، باتیں اور معاملے دبانے سے نہیں بنتی۔**

حضور انور نے فرمایا: **کام بھی کریں اور اپنے نمونے قائم کریں۔ اپنے نمونے قائم کریں گے تو تب لوگوں کو توجہ پیدا ہوگی۔**

نیشنل مجلس عاملہ سپین کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بجکر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سپین کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ''نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ سپین'' کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے

دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر **معتمد** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام الاحمدیہ کی چار مجالس ہیں، رپورٹوں کے حصول کے لئے یاد دہانی کرواتا رہتا ہوں۔ خدام الاحمدیہ کا اپنا دفتر نہیں ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر امیر صاحب نے بتایا کہ ویلنسیا میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے ساتھ سات دفاتر بھی بنے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ان میں سے ایک دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کو دے دیا جائے۔ حضور انور نے فرمایا: اب ایک دفتر آپ کو دے دیا ہے باقاعدہ آرگنائز ہو کر کام کریں۔

مہتمم تعلیم نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ الفضل سے مختلف مواضیع پر مواد لے کر خدام کو مہیّا کیا جاتا ہے۔ قرآن کریم کی نمائش کے حوالہ سے بھی قائدین مجالس کو اشیاء مہیّا کی جاتی ہیں؛ مواد دیا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: امور طلباء کا کام بھی کریں۔ یونیورسٹیوں میں لیکچرز آرگنائز کریں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کوئی کتاب مقرر کر کے خدام سے اس کا امتحان بھی لیں۔ تمام خدام اس امتحان میں شامل ہوں۔

مہتمم اصلاح وارشاد نے بتایا کہ سیکرٹری تبلیغ سے مل کر کام کرتا ہوں۔ سکولوں میں رابطہ کر کے اسلام کے بارہ میں بات کی جاتی ہے، اسلام کی تعلیم پیش کی جاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: مہینہ میں ایک دفعہ گاؤں میں جائیں اور پمفلٹس تقسیم کریں۔ تبلیغی پروگرام بنائیں، مختلف علاقوں کا انتخاب کر کے وہاں تبلیغی پروگرام کریں۔ رابطے اور تعلق بڑھائیں، کام کریں اور بیعتیں کروائیں۔

مہتمم تجنید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سپین میں خدام کی تجنید 129 ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اپنی تجنید کو گراس رُوٹ لیول پر مکمل کریں۔ جو خدام پیچھے ہٹے ہوئے ہیں اور رابطہ نہیں کرتے ان کو بھی اپنی تجنید کا حصّہ بنائیں۔ اس طرح نو مبائعین کو بھی باقاعدہ اپنی تجنید میں شامل کر کے اپنے نظام کا حصّہ بنائیں۔ اور تربیت کریں اور جو دُور ہٹے ہوئے ہیں ان کو قریب لائیں۔

مہتمم خدمت خلق نے بتایا کہ ایک پروگرام کے تحت ہسپتالوں میں جا کر ضرورتمندوں کو تحائف دیئے۔ ان کا حال دریافت کیا۔ اب ہمارا پروگرام ہے کہ سارے خدام کے بلڈ گروپ کا ریکارڈ رکھا جائے۔

حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے رکھیں۔ لیکن یہاں جائزہ لے لیں خون لیتے بھی ہیں کہ نہیں۔ ملیریا وغیرہ کی وجہ سے ایشین کا خون نہیں لیتے۔

مہتمم صحت جسمانی کو حضور نے ہدایت فرمائی کہ خدام کے باقاعدہ کھیلوں کے پروگرام ہونے چاہئیں اور آپ کے پاس اس کا ریکارڈ ہونا چاہیے۔

مہتمم وقار عمل نے بتایا کہ مسجد کی تعمیر کے دوران وقار عمل کے ذریعہ مسجد اور ارد گرد کے ایریا کی صفائی رکھی جائے گی۔

مہتمم مال نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ہمارا بجٹ 6708 یورو ہے۔ یکصد کے قریب خدام بجٹ میں شامل ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا: کمانے والے کتنے ہیں اور نہ کمانے والوں کی تعداد کیا ہے۔ فی کس کتنا چندہ لیتے ہیں اور نہ کمانے والوں سے کتنا لیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: یہ سارا Data آپ کے پاس ہونا چاہیے۔ آپ کے پاس سارا ریکارڈ ہو اور آپ چندہ کی طرف توجہ دیں تو خدام کا چندہ بہت بڑھ سکتا ہے۔ بعض کمانے والوں کی آمد زیادہ ہے۔ یہ نہیں کہ جو بجٹ بن گیا ٹھیک ہے۔ پورا کام کریں اور آرگنائز طریقے سے کریں۔

مہتمم اشاعت نے بتایا کہ گزشتہ دو سال سے رسالہ ''طارق'' شائع کر رہے ہیں۔ ریویو اور مسلم سن رائز سے آرٹیکل وغیرہ لیتے ہیں اور اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔ ہر تین ماہ بعد شائع کرتے ہیں۔ اب ہم خدام کی ایک ویب سائیٹ بنا رہے ہیں اس سے خدام کے ساتھ رابطہ میں آسانی ہوگی۔

مہتمم عمومی نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ ڈیوٹی کے فرائض ادا کر رہی ہے اس وقت 25 خدام ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

قائد مجلس پیدرو آباد نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پیدرو آباد میں خدام کی تعداد 22 ہے۔ قریباً سب کام کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدام کا کام ہے کہ وہ مستعد اور فعال ہوں اور خدمت دین میں آگے بڑھیں۔ جہاں جماعتی نظام سست ہے وہاں خدام آگے آئیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ذیلی تنظیمیں اس لئے بنائی تھی کہ اگر جماعتی نظام سست ہے اور کام نہیں ہو رہا تو ذیلی تنظیمیں فعال ہوں اور کام کریں۔ آپ اپنے علیحدہ پروگرام بنائیں اور کام کریں۔ اگر آپ کے اپنے علیحدہ پروگرام نہیں بن رہے تو پھر فائدہ نہیں ہوگا۔ جماعتی نظام بھی سست ہے اور آپ کے بھی پروگرام نہیں ہیں تو پھر نہ آگے بڑھ سکتے ہیں اور نہ کوئی ترقی ہوسکتی ہے۔ اس لئے آپ بیدار ہوں اور فعّال ہوں اور کام کریں۔

حضور انور نے فرمایا: خدمت خلق کے کام بھی کریں۔ ہسپتالوں میں جائیں اور اولڈ ہوم میں جائیں، بوڑھوں کا حال پوچھیں، ان کے ساتھ کچھ وقت گزاریں، ان کو تحائف دیں۔ اس طرح تعارف بڑھے گا۔

اسی طرح سکولوں میں، کالجز میں اور یونیورسٹیز میں سیمینارز کا انعقاد کریں۔ کوئی بھی Topic لے لیں اسلام کے بارہ میں، امن کے قیام کے بارہ میں یا کوئی اور مضمون اور اس پر سیمینار ہو۔ اس طرح آپ کا تعارف بڑھے گا اور تبلیغ کا میدان کھلے گا۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بھی کوئی عنوان ہوسکتا ہے۔ امن کے پیغام کے حوالہ سے بھی کوئی عنوان ہوسکتا ہے۔ یہاں کے حالات دیکھ کر بھی آپ کوئی عنوان منتخب کر سکتے ہیں۔

مہتمم اطفال نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اطفال کی تعداد 28 ہے۔ ان کا نصاب ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اگر نصاب ہے تو پھر نصاب کے مطابق امتحان لیں۔ ان کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ ان کو نماز کی عادت ڈالیں، قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور ان کی طرف توجہ دیں اور رپورٹ لیا کریں۔

حضور انور نے **سیکرٹری تعلیم** کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ خدام کے امتحان میں عاملہ کے ہر ممبر کا شامل ہونا ضروری ہے۔ خدام کے جتنے عہدیداران مختلف مجالس میں ہیں وہ سب لازمی شامل ہوں۔

خدام الاحمدیہ سپین کی ویب سائیٹ کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ یوکے اور جرمنی نے اپنی ویب سائیٹس بنائی ہیں۔ آپ ان سے پوچھیں اور رہنمائی لیں۔ اس کے بعد پھر مجھے اپنا پروگرام بتائیں کہ ہم اس طرح کرنا چاہتے ہیں اور یہ ہمارا منصوبہ ہے۔ اس کے بعد میں آپ کو ہدایت دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا: خدام الاحمدیہ تبلیغ میں بھی Active ہو۔ آپ نے ہر ایک کو پیغام پہنچانا ہے۔ ہر ایک کا حق ہے کہ اس کو پیغام پہنچے۔ ہر ایک قوم کو اس کی زبان میں پیغام پہنچانا ہے مراکن ہیں تو ان کو ان کی زبان عربی میں پیغام پہنچائیں۔ عربی زبان میں لٹریچر دیں اور ویب سائٹ کا ایڈریس دیں۔ MTA کی نشریات اور عربی پروگراموں کے بارہ میں بتائیں۔

اگر کوئی پاکستانی سوچ رکھنے والا ہے تو اس کے اعتراضات کا جواب اس کی سوچ کے مطابق دینا ہوگا۔ اور عرب سوچ رکھنے والے کے اعتراضات کا جواب اس کے مزاج کے مطابق دیں۔ جو دہریہ ہیں ان کو تو پہلے خدا کے وجود کا قائل کریں۔ پھر مذہب کے بارہ میں بتائیں۔ سچے مذہب کی طرف توجہ دلائیں۔ یقین دلائیں اور مذہب کے لئے بھی قائل کریں۔

حضور انور نے فرمایا: عربوں میں پاکٹ تلاش کریں اور تبلیغ کے لئے وہاں جائیں۔ جماعتی طور پر بھی جائیں اور ذیلی تنظیمیں بھی اپنے طور پر پروگرام بنا کر جائیں۔ سب مل کر کوشش کریں گے تو اچھے نتائج ظاہر ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں ملک مالی (Mali) کے جو باشندے آباد ہیں۔ فرنچ بولتے ہیں۔ ان کو بھی تبلیغ کریں اور پروگرام بنائیں۔ ملک مالی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بہت پھیل رہی ہے۔ اس وقت وہاں ہمارے مختلف مقامات پر چھ ریڈیو اسٹیشن ہیں۔

حضور انور نے تبلیغ کے حوالہ سے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ چھوٹی جگہوں پر جائیں وہاں دین، مذہب کی طرف رجحان زیادہ ہوتا ہے ان جگہوں پر آہستہ آہستہ کام کریں اور آگے بڑھاتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جن پاکستانیوں سے رابطہ ہوتا ہے ان کو MTA کا لِنک دیں، ویب سائٹ کا ایڈریس دیں، راہ ہدیٰ پروگرام کے بارہ میں بتائیں، ریکارڈ کر کے دیں اور مہیّا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ''مسجد بیت الرحمٰن'' کی تعمیر اور افتتاح سے تبلیغ کے لئے نئے رستے کھلے ہیں۔ اب ان سے فائدہ اٹھانا آپ کا کام ہے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ سپین کی یہ میٹنگ سوا ایک بجے تک جاری رہی۔

سپین کے مبلغین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ

بعد ازاں مبلغین کرام سپین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور نے مبلغین کرام سے باری باری ان کے کاموں اور پروگراموں کا بڑی تفصیل سے جائزہ لیا اور ہدایات دیں کہ اب زیادہ سے زیادہ تبلیغی پروگرام بنائیں اور مختلف علاقوں کا انتخاب کر کے وہاں کام کریں۔ عربوں کی پاکٹس دیکھیں اور وہاں پروگرام بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں کے ہاتھ Moorish لوگ لگ گئے ہیں۔ کہاں سے، کیسے لگ گئے ہیں۔ اس بارہ میں معلومات حاصل کریں اور آپ سب پروگرام بنا کر ان Moorish لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچائیں، منصوبہ بندی کر کے ان تک پہنچیں اور تبلیغ کریں اور ان کو احمدیت میں شامل کریں۔

حضور انور نے نمائشوں کا انعقاد کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کسی بڑی لائبریری میں، کونسل ہال میں جہاں پبلک کا آنا جانا ہو اور کثرت سے لوگ وِزٹ کرتے ہوں وہاں نمائش لگائیں۔ قرآن کریم کی نمائش لگائیں اور پہلے اجازت کے حصول کے لئے کوشش کریں۔ اجازت مل جائے گی۔ اس طرح ان نمائشوں سے تعارف بڑھے گا۔ صحافیوں کو بھی دعوت دیں۔ اس طرح اخبارات کے ذریعہ بھی وسیع پیمانہ پر پیغام پہنچے گا اور تعارف بڑھے گا۔ پھر جو رابطے ہوں ان کا follow up بھی ضروری ہے۔

بارسلونا کی طرف جو لاکھوں عرب آباد ہیں اور ان کے اپنے محلّے ہیں ان کو عربی زبان کی CDs بھی دیں۔ MTA کے عربی پروگراموں کا تعارف کروائیں اور جہاں ان کے سینٹرز ہیں وہاں ان سے رابطہ کریں اور ان کے بڑے لیڈروں سے ان کے سرکردہ افراد سے ذاتی تعلقات بنائیں تو اس طرح تبلیغ کے راستے کھل جائیں گے۔ حکمت کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ویلنسیا کی پارلیمنٹ کے صدر آئے ہوئے تھے، دوسرے سرکاری حکام بھی تھے۔ ان سے اب جو رابطے اور تعلق قائم ہوا ہے اس تعلق کو بڑھائیں۔ بہت وسیع کام ہے۔ اب آپ نے مسلسل یہ رابطے قائم رکھنے میں۔ اگر کہیں کوئی روک یا مشکلات سامنے آتی ہیں تو آپ نے بتانا ہے کہ یہ روک، مشکل دور ہوسکتی ہے۔ صرف مشکل ہی نہیں بتانی بلکہ اس کا حل بھی تجویز کر کے بتانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: تینوں مبلغین مل کر تبلیغی منصوبہ بندی کریں اور ایسے پروگرام بنائیں جو نتیجہ خیز ہوں اور کامیاب ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر روٹین سے ہٹ کر کوئی غیر معمولی کریش پروگرام تبلیغ کے لئے بنائیں اور بجٹ میں گنجائش نہ ہو تو پھر اس کے علیحدہ بجٹ بنا کر باقاعدہ منظوری حاصل کریں۔ پھر یہ ضروری ہے کہ اس پروگرام کے نتائج ظاہر ہوں اور اس کو کامیاب اور باثمر بنانے کے لئے پوری محنت اور کوشش ہو۔ پھر یہ نہیں ہوگا کہ کسی علاقہ میں گئے اور پیغام دیا اور واپس آ گئے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

حضور انور نے فرمایا: مبلغین کو وسعت حوصلہ دکھانی چاہیے۔ مبلغ کا کام ہے کہ صبر اور حوصلہ سے اصلاح کی کوشش کرے۔ جہاں بھی جماعتی مفاد کے خلاف کوئی بات دیکھیں تو فوری توجّہ دلائیں اور اصلاح کریں۔ اگر تربیتی پہلو جماعت کے مفاد کے خلاف جا رہے ہیں تو آپ نے قدم اٹھانا ہے۔ ذمّہ داری آپ لوگوں کی ہے۔

تبلیغی پروگرام بھی آپ لوگوں نے بنانے ہیں۔ آپ کی ذمّہ داری ہے۔ اگر ان پروگراموں میں کہیں کوئی رکاوٹ ہے تو آپ نے مرکز کو اس کی اطلاع کرنی ہے۔

مبلغین کرام کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ ایک بجکر 40 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر مبلغین نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ چھ فیملیز کے 27افراد نے اپنے آقا کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز بارسلونا، پیدروآباداور ویلنسیا سے آئی تھیں۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں نیشنل مجلس عاملہ سپین اور مسجد کی تعمیر میں وقارِعمل کرنے والے احباب نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں زیتون اور ناشپاتی کے پودے لگائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

جرمنی سے آنے والے آٹھ سے دس خدام پر مشتمل سیکورٹی ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ سپین کے دوران اپنی ڈیوٹی کے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس رہائشگاہ پہنچے تو ان خدّام نے گروپ کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ نیز اس سفر کے دوران قافلہ کی گاڑیاں Drive کرنے والے خدام نے بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایااور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اس علاقہ میں مختلف راستوں پر پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک گھنٹہ سے زائد پیدل سیر کی اور آٹھ بج کر دس منٹ پر واپس تشریف لائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو بجے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

8اپریل بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر 45منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش پر تشریف لے آئے۔

آج سپین سے لندن (یوکے) کے لئے روانگی کا دن تھا۔ صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اس موقع پر موجود احباب جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی لمبی اور پرسوز دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ یہاں سے ویلنسیا شہر کے ریلوے اسٹیشن کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ریلوے اسٹیشن پر آمد ہوئی۔ ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت ریلوے اسٹیشن کی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایک خصوصی راستہ سے سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹرین کے اُس مخصوص کیبن میں سوار ہوئے جو اس سفر کی غرض سے بُک کروایا گیا تھا۔ تین سو کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ٹرین EVE ایکسپریس اپنے وقت پر دس بج کر پانچ منٹ پر ویلنسیا سے میڈرڈ کے لئے روانہ ہوئی۔ ویلنسیا سے میڈرڈ کا فاصلہ 360 کلومیٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ 45 منٹ کے سفر کے بعد ٹرین اپنے وقت پر گیارہ بج کر پچاس منٹ پر میڈرڈ (Madrid) کے ریلوے سٹیشن پر پہنچی۔ جہاں اسٹیشن کی انتظامیہ کے ایک سٹاف آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور ایک سپیشل انتظام کے تحت اسٹیشن سے باہر لے جایا گیا جہاں دروازہ کے ساتھ ہی گاڑیاں پارک کی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی میں تشریف فرما ہوئے۔ اور پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ائرپورٹ کے قریب واقع ایک ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں دوپہر کے کھانے کے بعد ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں۔

یہاں کچھ دیر قیام کے بعد ساڑھے تین بجے ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ تین بج کر 45منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ ائرپورٹ انتظامیہ کی طرف سے ایک خصوصی پروٹوکول انتظام کے تحت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی ایک سپیشل لاؤنج کے سامنے مین دروازہ تک لائی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ لاؤنج میں ہی امیگریشن کی کارروائی مکمل ہوئی۔

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بذریعہ کار اُس جگہ تک لے جایا گیا جہاں جہاز پارک کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔

برٹش ائرویز کی پرواز BA 461 پانچ بجے سہ پہر میڈرڈ سے لندن (برطانیہ) کے لئے روانہ ہوئی اور قریباً دو گھنٹے بیس منٹ کے سفر کے بعد برطانیہ کے وقت کے مطابق چھ بج کر بیس منٹ پر ہیتھرو ائرپورٹ لندن پہنچی۔ (برطانیہ کا وقت سپین سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)

جہاز کے دروازہ پر ائیرپورٹ کے ایک پروٹوکول آفیسر اور مکرم ناصر احمد خان صاحب نائب امیر یوکے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایک خصوصی انتظام کے تحت ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے جہاں جماعتی عہدیداران نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اسی لاؤنج میں ایک امیگریشن افسر نے آ کر پاسپورٹ چیک کئے۔ قریباً نصف گھنٹہ قیام کے بعد یہاں ائیرپورٹ سے روانہ ہو کر سات بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد فضل لندن تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ آج ہر چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا کہ آج ان کا محبوب آقا کامیاب وکامران ان میں واپس لوٹ کر آیا تھا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیّت میں جن خوش نصیبوں کو اس تاریخی سفر پر ساتھ جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں۔

1۔ حضرت سیدہ امۃ السبوح صاحبہ مدّ ظلہا العالی
(حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)
2۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب سلّمہٗ اللہ
3۔ مکرمہ صاحبزادی ہبۃ الرؤف صاحبہ سلّمہا اللہ
(بیگم مرزا وقاص احمد صاحب)
4۔ عزیزم سعد شریف احمد سلّمہٗ اللہ
5۔ مکرم فاتح احمد خاں ڈاہری صاحب (انچارج انڈیا ڈیسک)
6۔ مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ سلمہا اللہ
(دختر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ)
7۔ عزیزم منصور احمد سلّمہٗ اللہ
8۔ عزیزہ یُسریٰ فاتح سلمہا اللہ
9۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)
10۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)
11۔ مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن)
12۔ مکرم سید محمد احمد صاحب (نائب افسر حفاظت خاص لندن)
13۔ خاکسار عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)
کے علاوہ عملہ حفاظت کے کارکنان
14۔ مکرم ناصر احمد سعید صاحب
15۔ مکرم سخاوت احمد باجوہ صاحب
16۔ مکرم خواجہ عبدالقدوس صاحب
17۔ مکرم منور احمد خان صاحب
18۔ مکرم عمیر علیم صاحب (انچارج شعبہ مخزن تصاویر)

ایم ٹی اے (MTA) انٹرنیشنل کے بعض کارکنان خطبات جمعہ اور دیگر پروگراموں کی Live ٹرانسمیشن اور ریکارڈنگ کے لئے شریک سفر ہونے کی سعادت پاتے رہے۔ جن میں مکرم منیر عودہ صاحب، مکرم توقیر احمد مرزا صاحب، مکرم سفیر الدین قمر صاحب، مکرم عطاء الاوّل عباسی صاحب اور عزیزم عمران خالد صاحب شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

آسٹریا میں یوم مصلح موعود اور یوم مسیح موعودؑ کے جلسوں کا انعقاد

رپورٹ: محمود احمد شفقت۔ اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری آسٹریا

جلسہ یوم مصلح موعود

مکرم منیر احمد منور صاحب کی زیرصدارت جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ان آیات کے جرمن اور اردو ترجمہ کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا

پڑھی گئی۔ جس کے بعد مربی صاحب نے نظم میں موجود مشکل الفاظ کے معنی بیان کئے اور نظم کا پس منظر اور تشریح بتائی۔ اس کے بعد مکرم سعادت احمد صاحب چیمہ نے بطور یاددہانی حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر فرمودہ دس شرائط بیعت پڑھیں۔

جلسہ کے آغاز میں صدرِ اجلاس نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ بیان کر کے اس کے پس منظر پر روشنی ڈالی اور حاضرین کو بتایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے عالمگیر نشان نمائی کی دعوت دینے پر قادیان کے آریوں نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ آپ کے ہمسائے ہونے کے ناطے ہم نشان دکھائے جانے کے زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے ہوشیارپور میں چلّہ کشی کی جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو متّصف بصفاتِ حسنہ ایک عظیم الشان بیٹے کی خبر دی جو دین کی غیرمعمولی خدمت کرنے والا ہوگا۔ چنانچہ وہ بیٹا پیشگوئی کے عین مطابق پیدا ہوا اور اُس کی ذات میں وہ باون صفات پوری ہوئیں جن سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مطلع فرمایا تھا۔

اس کے بعد مکرم شہباز احمد صاحب قمر نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ پر مختلف حوالوں سے روشنی ڈالی۔ مکرم نسیم احمد صاحب گوندل نے حضرت مصلح موعودؓ کی قائم کردہ تنظیموں کے بارے میں بیان کیا۔ اس کے بعد ایک نظم پڑھی گئی۔ پھر مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ آسٹریا نے تقریر میں حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں کی قبولیت پر روشنی ڈالی اور خلیفہ وقت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنے کی برکات بیان کیں۔

اس کے بعد اختتامی دعا ہوئی جس کے بعد کُلُوا جمیعاً کا پروگرام ہوا۔ اس اجلاس میں 28افراد شامل ہوئے جن میں خواتین بھی شامل تھیں۔

....

رپورٹ جلسہ یوم مسیح موعودؑ

مؤرخہ 24مارچ 2013ء کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا آغاز زیرِ صدارت مکرم منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور ان کے اردو و جرمن ترجمہ کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی نظم

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا

مکرم نسیم احمد صاحب گوندل نے ''تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کا قیام'' کے موضوع پر تقریر کی جس میں انہوں نے پہلی بیعت کا ذکر کیا جس میں 40افراد نے بیعت کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد اور ان کی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا۔ انہوں نے برّصغیر کے بعض مسلمان مشاہیر کی حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے بارہ میں آراء بھی پیش کیں۔

اس کے بعد مکرم محمد یونس مائرہوفر صاحب نے جرمن زبان میں تقریر کی جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ تعلیم از کشتی نوح پیش کی۔

اس کے بعد مکرم منیر احمد صاحب منور نے تقریر کی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے ذریعے عالمگیر غلبۂ اسلام کے آسمانی منصوبے کا ذکر کیا اور بتایا کہ کس طرح اسلام کی ہمدردی ابتدا سے ہی آپؑ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور عین جوانی میں بھی آپ کے اوقات کا بڑا حصہ قرآن کریم پر تدبر اور اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا جواب سوچنے میں گزرتا تھا۔ اور کس طرح گمنام بستی میں خدا نے یہ پودا لگایا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' اور آج اللہ کے فضل سے دنیا کے کناروں تک آپ کا پیغام پہنچ چکا ہے اور دنیا کے 202 ممالک میں اس کی شاخیں پھیل گئی ہیں جن میں آسٹریا کا ملک بھی شامل ہے۔ اور اللہ کے فضل سے اب ویانا سے باہر بھی دس سے زائد شہروں میں احمدی موجود ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت چار مزید لوکل جماعتیں قائم کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ جن کے نام یہ ہیں: Linz, St.Poelten, Klagenfurt, Salzburg

مکرم مربی صاحب نے ان شہروں اور ان کے مضافات میں رہنے والے احباب جماعت کو تبلیغ کے میدان میں فعال ہونے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

دعا سے جلسہ کا اختتام ہوا۔ کل 35احباب وخواتین جلسہ میں شامل ہوئے۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ

حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کی سیرۃ پر ایک مضمون محترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے تحریر کیا تھا جسے روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8/مارچ 2010ء میں مکرّر شائع کیا گیا ہے۔

17/مارچ 1944ء کی شام حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کی وفات ہوئی۔ آپؓ قادیان کی ایک محبوب ہستی تھے۔ غریبوں کے غمگسار۔ محتاجوں، یتیموں، بیکسوں کی پناہ اور اُن کے لئے بہترین سہارا۔ متقی، پرہیزگار، مشفِق، مربی مہمان نواز، کامیاب مناظر، فصیح البیان مقرر، قوم کے سچّے خیرخواہ، اعلیٰ درجہ کے منتظم، متواضع، سادہ اور غریب مزاج، بااخلاق، پُروقار و پُررعب رفتار و گفتار کے مالک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچّے عاشِق، حدیث شریف کے متبحّر عالم اور پھر عالم باعمل انسان تھے۔

زمانۂ طالب علمی میں آپؓ کے احسانات سے بہرہ اندوز ہونے کے بعد 1937ء میں جب آپ مدرسہ احمدیہ میں بطور ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے تو اِس عاجز کو 1939ء میں مولوی فاضل پاس کر لینے کے بعد اگلے ہی سال آپ کے زیرِ سایہ مدرسہ احمدیہ میں خدمت بجالانے کی سعادت ملی اور آپؓ کو زیادہ قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ گلی میں سے گزرتے ہوئے (میری کسی درخواست کے بغیر ہی) آپؓ نے مجھے مدرسہ احمدیہ میں پڑھانے کی خدمت پر مامور فرمایا۔ پھر وقتاً فوقتاً ایسا فرماتے کہ جس کلاس میں یہ عاجز پڑھا رہا ہوتا اُس کلاس میں تشریف لے آتے۔ خود کُرسی پر بیٹھ جاتے اور یہ عاجز پڑھاتا رہتا۔ اسی طرح عملی طور پر تربیت اور اِس عاجز کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

مدرسہ احمدیہ میں تقرری کے بعد دوسرے تعلیمی سال کے آغاز ہی میں سب کلاسوں کو عربی صرف و نحو کا مضمون پڑھانے کے لئے اِس عاجز کو حکم دیا۔ یہ ایاّم دوسری جنگِ عظیم کے تھے۔ صرف و نحو کی جو مصری کتابیں مدرسہ احمدیہ میں بطور نصاب مقرر تھیں اُن دنوں ہندوستان میں نایاب تھیں۔ آپؓ نے حکم دیا کہ ان کا اُردو ترجمہ کریں ہم شائع کردیں گے۔ چنانچہ اِس عاجز نے دو رسائل کا ترجمہ کیا جنہیں آپؓ نے شائع کروادیا۔ ترجمہ کی خدمت کے دوران جب بھی آپؓ سے علمی مسائل کے لئے مدد کی درخواست کی تو آپؓ نے بڑی ہی محبت اور عمدہ پیرایہ میں نحوی مسائل کی وضاحت فرمائی۔

آپ ایک جیّد عالم ہونے کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے منتظم بھی تھے۔ ڈسپلن کا بڑا خیال رہتا تھا اور اِس جہت سے سکول میں طلباء کی خاص نگرانی فرماتے۔ لڑکوں کی تعلیم، مطالعہ اور ورزش کے اوقات سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی تلقین فرماتے۔ یہ عاجز بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں مقیم چھوٹی عمر کے لڑکوں کا ٹیوٹر تھا جن کا نسبتاً زیادہ خیال رکھتے اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں خاص ہدایات سے نوازتے اور راہنمائی فرماتے۔ اِس بات کی ہمیشہ تاکید فرماتے کہ بچّے کسی وقت بھی فارغ نہ رہیں اور ٹیوٹر کی براہِ راست نگرانی میں سب کام کریں۔ ایک بار رمضان کے دنوں میں شام کو کھانے کے بعد عشاء کی اذان سے پہلے لڑکے کھیلنے کودنے لگے، کچھ شور بھی ہوا۔ یہ دیکھ کر آپؓ نے فرمایا کہ اس فارغ وقت میں سب بچوں کو ایک کمرہ میں جمع کر کے اخبار الفضل کے آخر میں جو ''ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں'' روزانہ شائع ہوتی ہیں وہ بچوں سے پڑھائی جایا کریں۔

مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی عام تعلیمی ترقی کے ساتھ آپ کو اس بات کا بڑا خیال رہتا تھا کہ اس درسگاہ کے تمام طالب علم عمدگی سے تقریر کرنا بھی سیکھ جائیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ جو قوم سٹیج پر قابض ہو جاتی ہے، دنیا میں غلبہ پاتی ہے۔ اُن دنوں ہٹلر اور چرچل کا شہرہ تھا اُن کی مثال دیتے اور پھر سورۃ الرحمٰن کا حوالہ دے کر فرماتے تمام حیوانوں میں سے انسان ہی ایسا حیوان ہے جو خود سیکھ کر دوسروں کو سکھا سکتا ہے۔ یہی قوتِ بیان اسے دیگر حیوانوں سے ممتاز کرتی ہے۔ ایک بندر کو خواہ برسوں کرتب سکھائے جائیں پھر اُسے جنگل میں چھوڑ دیا جائے تو کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ وہ جنگل میں جائے اور سیکھے ہوئے کرتب دوسرے بندروں کو سکھانے لگے۔ لیکن انسان ہر بات سیکھ کر سکھانے کی صلاحیت رکھتا ہے اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ اِس قوّتِ بیانیہ کو خوب ترقی دی جائے اور تقریر میں ایسا ملکہ پیدا کیا جائے کہ مافی الضمیر کو پختہ دلائل کے ساتھ نہایت عمدگی سے بیان کیا جاسکے۔

آپؓ چونکہ خود بھی عالم باعمل بزرگ اور اسلام کی زندہ عملی تصویر تھے اس لئے آپؓ تمام طلباء کو بھی ایسا ہی بنانا چاہتے تھے۔ آپؓ نے مدرسہ کی دیوار پر یہ عبارت لکھوادی تھی: ''اے ہمارے قادرِ مطلق سچے بادشاہ! تُو ہمیں عالم باعمل بنا۔ ہمیں دُنیا کے سب فِکروں سے فارغ البال کر کے اپنے بندوں کی خدمت کے لئے وقف فرما......!

ہم ہیں تیرے عاجز بندے اساتذہ وطلباء مدرسہ احمدیہ''

گویا یہ وہ ماٹو تھا جسے عملی رنگ میں ہر طالب علم کے دل و دماغ میں راسخ کرنا چاہتے تھے۔

آپؓ کی ہمیشہ یہی خواہش ہوتی کہ ہر شخص جو احمدی کہلاتا ہے وہ صحیح معنوں میں پکّا اور سچّا احمدی بنے۔ اپنے مواعظِ حسنہ میں احبابِ جماعت کو خطاب فرماتے ہوئے اکثر فرمایا کرتے: ''احمدی کے معنے ہیں چھوٹا احمدؐ اس لئے ہر احمدی کو چھوٹا احمد بن کر اپنی زندگی گزارنی چاہئے۔ میری حالت تو یہ ہے کہ بسا اوقات میں بازار میں جارہا ہوتا ہوں اور اپنے نفس سے سوال کرتا ہوں کہ کیا میں احمدی ہوں؟ کیا میں احمد ثانی ہوں؟ کیا میرے چلنے پھرنے اور بول چال سے احمد صادق کی تصویر نظر آتی ہے؟''۔ فرماتے: ''اگر ہر احمدی اسی نہج پر اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے تو ہر چیز جہاں اس کے نفس کی اصلاح اور درستی کا بہترین ذریعہ ہے وہاں جماعتی لحاظ سے بھی بڑی ہی مفید اور سُودمند ہے۔''

قادیان کے احباب کا یہ تعامل تھا کہ صبح کی نماز کے بعد اپنے گھروں میں اور دکانوں پر بلند آواز سے قرآن کریم کی باقاعدہ باالتزام تلاوت کرتے۔ حضرت میر صاحبؓ کو یہ امر بڑا ہی مرغوب تھا۔ چنانچہ مکرم مرزا عبداللطیف صاحب درویش بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے اکثر دیکھا ہے کہ حضرت میر صاحب مرحوم سارے بازار میں چل رہے ہوتے اور جوکُاندار تلاوت نہ کر رہا ہوتا اُسے بڑی محبت سے توجہ دلاتے تو وہ دوست اس کی فوری تعمیل میں لگ جاتے۔

مکرم مرزا صاحب جو درزی کا کام کرتے تھے، مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت میر صاحب کی زندگی بالکل سادہ اور ہر قسم کے تکلّفات سے پاک تھی۔ متعدد بار آپؓ تشریف لاتے اور ایک دو جگہ سے پھٹی ہوئی اپنی قمیص یا شلوار مجھے دیتے کہ اِس کو سی دو۔ چنانچہ میں تعمیل کرتا۔ ایک دفعہ شلوار اس طرح زیادہ پھٹ چکی تھی کہ مَیں نے عرض کیا کہ پیوند کے بغیر اِس کی سلائی ممکن نہیں۔ فرمایا بیشک پیوند لگادیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیوند لگے کپڑے پہن لیا کرتے تھے۔

یاد رہے آپ کی یہ حالت ناداری کی وجہ سے نہ تھی بلکہ سخاوت اور غریب پروری کی وجہ سے تھی۔

محتاجوں، بے سہارا افراد، یتامیٰ و مساکین کی خبرگیری اور اُن کی پرورش سے آپ کو خاص لگاؤ اور دلچسپی تھی۔ ''دارالشیوخ'' کے نام سے ذاتی ذمہ داری پر آپؓ نے ایک مستقل شعبہ کھول رکھا تھا جس میں بیسیوں محتاج، بیکس اور بے سہارا افراد کے علاوہ ایک بڑی تعداد یتامیٰ و مساکین کی پرورش پاتی تھی۔ نیم بورڈنگ کی صورت میں زیرتربیت نوعمر بچوں کی نگرانی کے لئے ایک باقاعدہ تنخواہ دار ٹیوٹر رکھا ہوا تھا۔

حدیث کے متبحر عالم تھے۔ حدیث کا درس دینا آپ کا محبوب مشغلہ اور مطالعہ حدیث آپ کی روحانی غذا اور راحتِ جان تھی۔ درس دیتے ہوئے محبت و عشق میں ڈوبے ہوئے الفاظ میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے اور ساتھ ہی آبدیدہ بھی ہوجاتے، آواز بھرّا جاتی اور بڑے درد اور سوز سے بات کو مکمل فرماتے۔ درس دینے کا انداز بڑا پاکیزہ، دلکش اور مسحور کُن ہوتا۔ آواز میں ایسی تاثیر تھی کہ یوں معلوم ہوتا کہ گویا ایک ایک لفظ دل کی گہرائیوں سے نکل رہا ہے اور سیدھا دلوں تک پہنچ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق و محبت آپؓ کی زبان اور آپ کے نورانی چہرے سے عیاں تھا۔ اکثر فرمایا کرتے: ''جب کبھی میں غمگین ہوتا ہوں تو گھر چلا جاتا ہوں۔ علیحدگی میں بیٹھ کر بخاری شریف کھول لیتا ہوں۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات پڑھتا ہوں، رسول اللہؐ کے ارشادات کا مطالعہ کرتا ہوں......بس میرا سارا غم، سارا اندوہ دُور ہو جاتا ہے''۔

حدیث شریف کے درس میں بیسیوں معرفت کے نکات کے ساتھ مخصوص انداز میں تاریخِ اسلام کے واقعات نہایت دلنشیں طریق پر بیان فرماتے۔ مثلاً جب اِس قسم کی حدیث آتی کہ: ''لوددت ان اُقْتَلَ فی سبیل اللّٰہ ......۔ تو فی سبیل اللہ شہادت کی ارفع شان بیان کرتے اور فرماتے درحقیقت وہ انسان جو اپنے تئیں لاشئے محض قرار دیتے ہوئے سب کچھ خدا ہی کی ذات کو سمجھے اس کی ہردم یہی تمنّا ہوا کرتی ہے کہ جس طرح ہو میں اپنے محبوب کی خوشنودی حاصل کروں اور اُس کی راہ میں فنا ہوجاؤں ایسے لوگ نفس کی قربانی دینے میں لذّت محسوس کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار کی شہادت کے بعد اِسی بنا پر پھر زندگی اور فنا کی خواہش کرتے ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی راہ میں جان کی قربانی دے دینا کوئی معمولی بات نہیں۔

فرماتے: جب کبھی میں حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب کی شہادت کا تصور کرتا ہوں تو میرے دل میں اُن کے پختہ ایمان اور ان کی عظمت کی قدر بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ جب میں خود اِس بات پر غور کرتا ہوں کہ کیا اِس قسم کی قربانی میں کرسکتا ہوں تو اِس راہ میں اپنے آپ کو کمزور پاتا ہوں اس لئے کہ جس قسم کے صبر و ثبات کا نمونہ مرحوم نے دکھایا ہر کس و ناکس سے ممکن نہیں کہ ایسا کرسکے۔ حضرت عمرؓ کی شہادت کا واقعہ اور اپنے لئے حضرت عائشہؓ سے اُن کے حجرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں قبر کی جگہ کی درخواست بڑے رقّت انگیز پیرایہ میں بیان فرماتے۔ پھر حضرت عمرؓ کی اس عجیب دُعا کا بھی ذکر فرمایا کرتے کہ اے اللہ مجھے اپنے رسول کے مقدس شہر (مدینہ) میں اپنی راہ میں شہادت عطا فرما۔

فرماتے بظاہر یہ دُعا بڑی خطرناک معلوم ہوتی ہے کیونکہ آپ خلیفہ تھے اور مدینہ شریف اسلام کا مرکز اور دارالخلافہ تھا، ظاہر میں اِس دُعا کی قبولیت کا مطلب یہ تھا کہ مرکزِ اسلام شدید خطرہ میں پڑجائے۔ مگر یہ دُعا سچّے دل اور خاص تڑپ پر مبنی تھی اس لئے خدا نے اُن کی اِس آرزو کو بھی پورا کردیا اور مرکزِ اسلام کو بھی محفوظ رکھا۔ اس کے بعد ان کا ابولؤلؤ کے ہاتھوں شہادت پانے کا واقعہ تفصیل سے بیان فرماتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر جاکر دُعا کرنے کے بارہ میں فرمایا کرتے کہ وہاں جاکر اس طرح دُعا کرنی چاہیے کہ: ''اے اللہ! تیرا یہ محبوب اور پیارا بندہ تھا۔ جب تک اس دُنیا میں رہا وہ تیرے دین کی خدمت و اشاعت کے لئے ہر طرح کوشش کرتا رہا۔ اس کے دل میں کچھ نیک تمنائیں تھیں اور کچھ مقاصد تھے۔ اب وہ تیرے پاس پہنچ چکا ہے۔ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ان نیک تمنّاؤں اور اعلیٰ نیک مقاصد کو پورا کرنے والے ہوں۔'' (آمین)

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 8/فروری 2010ء میں مکرمہ سلمٰی بنت محمود صاحبہ کی ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

قسم کھا کر خدا کی، عہد جو باندھا خلافت سے
اب اس عہد وفا کی لاج رہ جائے دعا کرنا
خلافت پر میں اپنا مال و جان قربان کر جاؤں
میرا ہر لمحہ وقف دین ہو جائے دعا کرنا
میری نسلیں قیامت تک وفادار خلافت ہوں
ثباتِ پا کہیں ٹھوکر نہ کھا جائے دعا کرنا
خلافت کے توسط سے ملے گی تمکنت دیں کو
ستم کا دَور فتح میں بدل جائے دعا کرنا
کوئی احسن عمل دربار حق میں پیش کے قابل
مقدر سے میرے بھی نام ہو جائے دعا کرنا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

17th May 2013 – 23rd May 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 17th May 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an
01:20	Huzoor's Tour Of West Africa: Documenting the inauguration of various Mosques and Tahir School in Nigeria. Recorded on 11th April 2004.
02:05	Reply to Allegations
02:55	Japanese Service
03:15	Tarjamatul Qur'an Class: Recorded on 9th September 1996.
04:20	Kasre Saleeb
05:00	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 6th June 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an
06:55	Huzoor's Tours Of West Africa: Recorded on 12th April 2004.
07:55	Siraiki Service
08:25	Rah-e-Huda
09:55	Indonesian Service
11:05	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
12:00	Friday Sermon: Recorded on 10th May 2013
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
14:05	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
14:20	Yassarnal Qur'an
14:50	Bengali Reply to Allegations
15:50	Islami Mahino Ka Ta'aruf: A series of programmes about Islam's lunar calendar.
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tours Of West Africa [R]
19:20	Real Talk
20:30	Live Friday Sermon
22:50	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
23:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf

Saturday 18th May 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:40	Yassarnal Qur'an
01:10	Huzoor's Tours Of West Africa
02:15	Friday Sermon: Recorded on 17th May 2013
03:25	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Ma'al Arab: recorded on 11th June 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al Tarteel
07:00	Khuddamul Ahmadiyya Germany Ijtema: Recorded on 18th September 2011.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time
08:55	Question And Answer Session: Part 2, recorded on 15th June 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on 17th May 2013.
12:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Al Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Kuch Yaadain Kuch Baatain
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Live Huzoor's Reception
21:35	Rah-e-Huda [R]
23:10	Friday Sermon [R]

Sunday 19th May 2013

00:20	MTA World News
00:35	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:50	Al Tarteel
01:20	Khuddamul Ahmadiyya Germany Ijtema
02:30	Story Time
03:00	Friday Sermon: recorded on 17th May 2013
04:10	Kuch Yaadain Kuch Baatain
04:55	Liqa Maal Arab: recorded on 12th June 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Children's Class: Recorded 19th February 2011.
08:05	Faith Matters
09:00	Question and Answer Session: Recorded on 5th September 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 22nd June 2012.
12:05	Tilawat & Dars-e-hadith
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon: Recorded on 17th May 2013.
14:00	Bengali Reply To Allegation
15:05	Children's Class [R]
16:20	Yassarnal Qur'an
16:50	Kasuti
17:30	Live Jalsa Salana Canada
21:45	The Life Of Hadhrat Khalifatul Masih I (ra)
22:45	Friday Sermon [R]

Monday 20th May 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat& Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Children's Class
02:30	Attractions Of Canada
03:00	Friday Sermon: recorded on 17th May 2013.
04:15	Kasuti
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 13th June 1996.
06:00	Tilawat & Dars
06:35	Al-Tarteel
07:05	Inauguration of Dar-ul-Barakat Mosque: A reception held with Huzoor, on the occasion of the inauguration of Dar-ul-Barakat Mosque, in Birmingham. Recorded on 1st October 2004.
08:05	International Jama'at News
08:40	Islami Mahino Ka Ta'aruf: A series of programmes about Islam's lunar calendar.
09:10	Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat, Recorded on 16th March 1998.
10:10	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon recorded on 1st March 2013.
11:10	Tamil Service
11:35	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood
12:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:10	Insight: recent news in the field of science
12:35	Al-Tarteel
13:05	Friday Sermon: Recorded on 27th July 2007.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Tamil Service
15:35	Islami Mahino Ka Ta'aruf
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Inauguration of Dar-ul-Barakat Mosque [R]
19:30	Real Talk
20:40	Rah-e-Huda [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:05	Tamil Service
23:40	Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday 21st May 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:30	Insight: recent news in the field of science
00:55	Al Tarteel
01:30	Inauguration of Dar-ul-Barakat Mosque
02:35	Kids Time
03:10	Friday Sermon
04:00	Tamil Sevice
04:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf
04:55	Liqa Ma'al Arab: recorded on 9th July 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Khuddamul Ahmadiyya Germany Ijtema: Recorded on 18th September 2011.
08:00	Insight: recent news in the field of science
08:30	Fraser Island: Part 2 of a guided tour to Fraser Island including a ferry ride, a trip to rain forest and fresh water lake.
09:00	Question and Answer Session: Recorded on 5th September 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Translation of Friday Sermon recorded on 17th May 2013.
12:05	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service
15:35	Aao Kahani Sunain
16:00	Seerat-un-Nabi
17:00	Ilmul Abdaan
17:30	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Khuddamul Ahmadiyya Germany Ijtema [R]
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 17th May 2013.
20:30	Insight: recent news in the field of science
21:00	Aao Kahani Sunain
21:30	Fraser Island
22:00	Seerat-un-Nabi
23:00	Question and Answer Session [R]

Wednesday 22nd May 2013

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:15	Khuddamul Ahmadiyya Germany Ijtema
02:20	Ilmul Abdaan
02:45	Fraser Island
03:20	Aao Kahani Sunain
04:00	Seerat-un-Nabi
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 10th July 1996.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel
07:00	Jalsa Salana Qadian Address: Recorded on 28th December 2011.
08:00	Real Talk
09:05	Question and Answer Session: Part 2, recorded on 15th June 1996.
10:10	Indonesian Service
11:15	Swahili Service
12:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:25	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on 10th August 2007.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
15:45	Faith Matters
16:45	Maidane Amal Ki Kahani
17:30	Al Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Jalsa Salana Qadian Address [R]
19:30	Real Talk
20:35	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
21:20	Maidane Amal Ki Kahani
22:00	Friday Sermon [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 23rd May 2013

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Al-Tarteel
01:15	Jalsa Salana Qadian Address
02:20	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
03:05	Persecution Of Ahmadis
03:55	Faith Matters
04:50	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 11th July 1996
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:45	Inauguration Of Bradford Mosque: Documenting Huzur's visit to East Yorkshire featuring the inspection of Bradford Mosque and the laying of the foundation stone of Al-Mahdi Mosque in Hartlepool. Recorded on 2nd October 2004.
08:00	Beacon of Truth
09:05	Tarjamatul Qur'an class: rec. 10th September 1996.
10:05	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:25	Yassarnal Qur'an
12:55	Beacon Of Truth
14:00	Shotter Shondhane
15:00	Kasre Saleeb
15:30	Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:10	Aaina
16:40	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:40	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tours Of West Africa [R]
19:35	Faith Matters
20:35	Aaina
21:05	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:10	Kasre Saleeb R]
22:50	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 20 | Friday 10 May, 2013 | Issue No. 19

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر 84)

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’مَیں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو۔ جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا۔ اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالیٰ کے حوالے کرو۔ قیامت نزدیک ہے۔ تمہیں ان تکلیفوں سے جو دشمن تمہیں دیتے ہیں گھبرانا نہیں چاہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تم کو ان سے بہت دکھ اٹھانا پڑے گا کیوں کہ جو لوگ دائرہ تہذیب سے باہر ہوجاتے ہیں اُن کی زبان ایسی چلتی ہے جیسے کوئی پُل ٹوٹ جاوے تو ایک سیلاب پھوٹ نکلتا ہے۔ پس دیندار کو چاہئے کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ:130۔131۔جدید ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

قارئین الفضل کے لئے ماہ بماہ مرتب ہونے والی Persecution Report بابت ماہ نومبر 2012ء سے چند واقعات نہایت اختصار سے پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔

....

☆......**کوئٹہ، 11 نومبر:** کوئٹہ میں نامعلوم مسلح افراد نے حملہ کرکے صبح نو بجے مکرم منظور احمد صاحب کو بعمر 33 سال گھر کے قریب گولیاں مار کر نہایت بیدردی سے شہید کردیا۔ دو گولیاں آپ کے ماتھے میں لگیں جو مہلک ثابت ہوئیں۔ مکرم منظور صاحب کو فوری طور پر ہسپتال بھی لے جایا گیا لیکن کاری زخموں کی تاب نہ لاکر یہ احمدی بھی صحن گلشن کی آبیاری کے لئے اپنا خون دان کرگیا۔

مکرم منظور احمد صاحب اپنے حلقہ احباب میں ایک جانے مانے احمدی تھے نیز آپ کا کسی سے کوئی لڑائی جھگڑا نہ تھا مگر مذہب کی بنا پر اس معصوم کو ایک عرصہ سے دھمکیاں مل رہی تھیں اور شدید مخالفت کا سامنا تھا۔ اس علاقہ میں مولوی لوگ اپنے دروس وخطبات میں اَن پڑھ لوگوں کو احمدیوں کے خلاف جھوٹ کا سہارا لے کر بھڑکانے اور اکسانے کا کام کرتے رہے لیکن پاکستان کی سرکار بوجوہ ان شرپسندوں کی بیخ کنی تو درکنار ان نفرت کے بیوپاریوں کو لگام دینے میں کلی معذور رہے۔

مکرم منظور صاحب شہید کے بھائی مکرم مقصود احمد صاحب کو چند ماہ قبل اغوا کیا گیا تھا اور بھاری رقم تاوان لے کر رہا کیا گیا تھا۔ شہید مرحوم ایک باعمل اور مخلص احمدی تھے اور پسماندگان میں اہلیہ محترمہ، دو بیٹیاں، ایک بیٹا اور والدین شامل ہیں۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے اپنی پریس ریلیز میں واقعہ کی تفصیلات درج کرنے کے بعد لکھا:

’’کراچی میں ٹارگٹ کلنگ میں ایک تسلسل کے بعد کوئٹہ میں احمدی نوجوان کے قتل سے واضح ہوتا ہے کہ شرپسند عناصر ملک کے مختلف حصوں میں جماعت احمدیہ کے خلاف متشدد کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے طول وعرض میں احمدیوں کے خلاف نفرت پر مبنی اشتعال انگیز لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم کھلے عام جاری ہے۔ اور متعدد بار انتظامیہ کی اس جانب توجہ مبذول کروائی گئی ہے لیکن انتظامیہ کی طرف سے کبھی بھی ٹھوس کارروائی دیکھنے میں نہیں آئی ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ نے کہا کہ اس طرح کے افسوسناک واقعات پر قابو پانے کے لئے لازم ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف جاری نفرت اور تشدد کی لہر کو روکا جائے اور جو لوگ اس شرانگیزی میں ملوث ہیں ان کو قانون کے مطابق سزا دی جائے۔‘‘

☆......**27 نومبر** کو کراچی میں مکرم چوہدری نصرت محمود صاحب بھی 68 سال کی عمر میں تقریباً چالیس دن زخمی رہ کر اللہ کو پیارے ہوگئے۔ آپ 19 ؍اکتوبر کو نماز جمعہ سے واپسی پر دشمنان احمدیت کے منظّم حملہ میں شدید زخمی ہوگئے تھے۔

☆......**اورنگی ٹاؤن، کراچی:** مکرم رشید الدین بٹ صاحب خدام الاحمدیہ کے مخلص کارکن ہیں، معاندین نے 22 اکتوبر کی رات آپ کے کاروبار کو نقصان پہنچانے کے لئے حملہ کیا۔ اس حملہ میں دھماکہ خیز مواد کی مدد سے آپ کی دوکان کا بیرونی شٹر اڑا دیا گیا۔

اگلے دن بٹ صاحب کو ایک گمنام نمبر سے فون آیا۔ اس مخاطب شخص کا لہجہ پشتو والا تھا۔ اس شرپسند نے مکرم رشید الدین صاحب سے پچاس لاکھ روپے بھتہ مانگا۔ اور عدم ادائیگی کی صورت میں شدید ترین نقصان پہنچانے کی دھمکی دی۔ یہ مفسد طبقہ اس حد تک کھلم کھلا اور منظّم انداز میں کارروائیاں کررہا ہے کہ اس شخص کو مکرم رشید صاحب کے رشتہ داروں کے کوائف معلوم تھے نیز یہ شخص جماعتی عہدیداران سے بھی بخوبی آگاہ تھا۔ دھمکی دینے والے شخص نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بعد پھر فون کیا تب مکرم رشید صاحب نے اتنی بڑی رقم کے انتظام کے لئے مزید وقت مانگا جو اس فیاض ڈاکو نے بڑھا کر 24 اکتوبر کی دوپہر تک کردیا اور کسی بھی قسم کے عدم تعاون پر شدید ترین خطرناک نتائج کی دھمکی دی۔

مکرم رشید صاحب نے شدید خطرے کے پیش نظر اپنے اہل خانہ کو نئی جگہ منتقل کردیا ہے۔

☆......**مالھوکے، ضلع نارووال:** مولوی لوگ یہاں آباد معصوم احمدیوں کے درپے آزار ہیں۔ یہ مفسد 29 جون 2012ء کو تھانہ بدوملہی میں چھ احمدیوں کے خلاف تبلیغ کرنے کا الزام لگاکر PPC 298-C کی ایف آئی آر نمبر 74 درج کروانے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ ملزمان میں مکرم سلطان احمد صاحب، مکرم نصیر احمد صاحب، مکرمہ عظمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب، مکرم امین صاحب، مکرم غلام حسین صاحب اور مربی کا نام شامل تھا۔ اگر یہ مولوی لوگ عدالت کے سامنے مذکورہ بالا دفعات کے تحت الزام ثابت کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو ان احمدیوں کو تین سال کے لئے قید ہوجائے گی۔

لاہور ہائی کورٹ میں ضمانت کی استدعا کی گئی اور 14 نومبر کو چار ملزمان اپنی ضمانت کی توسیع کے لئے پیش ہوئے۔ جج نے دو احمدیوں کی ضمانت منظور کی مگر مکرم غلام حسین صاحب صدر جماعت اور مکرم امین احمد صاحب کی ضمانت خارج کردی جس پر پولیس نے فوری طور پر ان دو احمدیوں کو گرفتار کرکے بدوملہی تھانہ منتقل کردیا۔

مقدمہ کی سماعت کے دوران مکرم آصف جاوید صاحب ابن مکرم غلام حسین بھی کمرہ عدالت میں موجود تھے۔ اس نوجوان نے اپنے موبائل فون سے عدالتی کارروائی کی فلم بندی کی کوشش کی جس پر مخالف فریق کے وکیل کی نظر پڑگئی۔ اس بدتہذیب وکیل نے جج کے سامنے اس احمدی کو منہ پر تھپڑ مارا جس پر سب لوگ اس احمدی پر تشدد کرنے لگ گئے۔ ان غنڈوں نے دیگر احمدیوں کو بھی بری طرح زدوکوب کیا۔

احمدیوں کو انصاف کی فراہمی میں عدالت کے معزز جج نے بھی اپنا حصہ ڈالا اور مکرم آصف جاوید صاحب کے خلاف PPC 506 کا مقدمہ درج کرنے کا حکم جاری کردیا اور باقی تمام غنڈوں کو باعزت رخصت کردیا۔ پولیس نے فوری طور پر اس زخمی نوجوان کو گرفتار کرکے تھانہ پرانی انارکلی کے حوالات میں بند کردیا۔

☆......**لاہور، 6 نومبر:** وڈیو فلم بنانے کا ہی ایک اور واقعہ لکھتا ہوں، قارئین جانتے ہیں کہ باغبان پورہ میں معاند احمدیت عناصر غیر معمولی سرگرم ہیں۔ ان لوگوں نے نئی روش یہ اختیار کی ہے کہ احمدیوں سے متعلقہ واقعات کی تصویر کشی یا فلم بندی کرکے پولیس کو پیش کرنے لگے ہیں تا مقدمات کے اندراج میں سہولت رہے۔

یہاں ایک مقامی احمدی خاتون کی وفات ہوئی۔ رشتہ داروں نے متوفیہ کو رات دس بجے ہانڈو گجر میں واقع احمدیہ قبرستان میں دفن کرنے کا انتظام کیا اور تمام معلومات خفیہ رکھیں تا کہ کوئی شرارت نہ کرسکے۔ لیکن مخالف مولویوں کو کسی طرح علم ہوگیا اور ٹھیک رات دس بجے تقریباً تیس مولوی ان احمدیوں کے گھر کے قریب جمع ہوگئے اور ان مفسدوں کی قیادت ایک شخص بنام طوطی کررہا تھا جو معروف مولوی طاہر محمود اشرفی کا بھائی ہے۔ یاد رہے کہ اس مولوی کا پاکستان کے حکام بالا سے گہرا گٹھ جوڑ ہے۔ مذکورہ بالا طوطی کیمرہ لے کر آیا تھا اور جنازہ کی فلمبندی کی تیاری کررہا تھا۔

اب غم زدہ اہل خانہ کی پریشانی دوچند ہے۔ گھر کے اندر میت پڑی ہے اور باہر شرپسند مولوی کیمرہ سمیت جمع ہیں۔ شر کے مواقع سے بچنے کے لئے ان احمدیوں نے تدفین موخر کرنے کا فیصلہ کیا اور گھر میں اجتماعی نماز جنازہ پڑھے بغیر اگلی صبح سورج نکلنے سے قبل قبرستان پہنچ کر نماز جنازہ ادا کی اور تدفین مکمل کی۔ یوں ان احمدیوں نے خود تکلیف اٹھا کر شریر کو شرارت کا موقع فراہم نہ کیا۔

☆......**بھینی، ضلع شیخوپورہ:** مکرم برکت علی صاحب قریبی شہر میں واقع مارکیٹ میں گارڈ ہیں اور وردی پہن کر ڈیوٹی کرتے ہیں۔ ایک دن آپ ایک غیر احمدی کی دکان میں بیٹھے ہوئے تھے جو آپ کے احمدی ہونے سے ناواقف تھا۔ اس غیر احمدی دکان دار نے مکرم برکت علی صاحب کو پولیس والا سمجھ کر بندوق کا انتظام کرنے کا کہا۔ وجہ پوچھنے پر غیر احمدی دکاندار نے بتایا کہ وہ اس بندوق سے دو مرزائیوں خرم شہباز اور عدیل شہباز کو قتل کرے گا۔ ان کو قتل کرنے سے میرا جنت میں داخلہ یقینی ہوجائے گا۔ اور میں تو ان دونوں احمدیوں کی شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کرسکتا ہوں۔ اسی تعلق میں پتہ چلا ہے کہ مذکورہ بالا گاؤں کے کینہ پرور شیعہ لڑکے بھی متعدد جگہ پر اپنے احمدی ہمسایوں کو قتل کرنے کی خواہش کا اظہار کرچکے ہیں۔

حال دل لکھوں کب تک، جاؤں ان کو دکھلاؤں
انگلیاں فگار اپنی ، خامہ خوں چکاں اپنا

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعائیں بکثرت پڑھیں

❁...... **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔**

اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

❁...... **اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً**

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔